شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل

بار دوم بعد تصحیح مع ضمیمہ بی مثل و بی عدیل موسوم بہ

ہدایت السبیل

مشتمل بر جوابات اعتراضات کہ بعض لامذہبین بر کتاب نمودہ اند

در مطبع نظامی کانپور مطبوع گردید

شفاء العليل ترجمہ قول الجميل

بار دوم بعد تصحیح مع ضمیمہ بلا مثل و بلا عدیل موسوم بہ

هداية السبيل

مشتمل بر جوابات اعتراضات کہ بعض لامذہبین کتابچہ دادہ اند

در مطبع نظامی کانپور مطبوع گردید

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بعون اللہ المعین این گنجینۂ معرفت و گنجینۂ طریقت اعنی

القول الجمیل

مع ترجمہ

شفاء العلیل

بار دوم باہتمام عاجز محمد عبد الرحمٰن تربیت یافتہ برادر معظم محمد [illegible]

در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ بٹکر مطبوع گردید

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَاَوۡلِيَاۗءِ اُمَّتِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ ط

امابعد عاجز بندہ گناہون سے شرمندہ **خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ برگزیدہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کرے تا زمانۂ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہی اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہوکر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقاً بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کرلین ہرچند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیاے طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بخوف اس حدیث صحیح کے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو اونکو اپنے پرون سے آسمان تک چھا لیتے ہیں

سبب حق تعالی فرشتون کو شاہد کر کے فرماتا ہی کہ مینے اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے
اگر اون مین تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو ہون بیٹھ گیا
تو حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے اوسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھ جانے والا
شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا مترجمے اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ
حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ وستا دیز قوی ہی انشاء اللہ تعالی **نظم**
سیہ دل تبہکار گو مین ہون لیکن ؛ فدائی ہون اللہ کے عاشقون کا ؛ یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے
کہ اس دل مین بہوتے صادقون کا ؛ اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا
اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطن پر رحم کرکے
اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے **مصرع**
وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ ؛ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی **فصل**
پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرائط مین **فصل تیسری**
سالکین کی تربیت کی ترتیب مین **فصل چوتھی** مشائخ قادریہ کے اشغال مین **فصل**
پانچوین مشائخ چشتیہ کے اشغال مین **فصل چھٹی** مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین
فصل ساتوین مآل کار اشغال یعنی تحصیل نسبت مین **فصل آٹھوان** عزائم
اور اعمال مین **فصل نوین** عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح مین **فصل دسوین**
وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ مین **فصل گیارھوین** سلاسل طریقت
کے اسناد مین آپ معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمے اس کتاب مین محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے
تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع ہوا اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہی
سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور اون کے خلف الرشید
علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز رح کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تکثیر
فوائد کے واسطے اونکا ترجمہ بھی ذیل فوائد مین مندرج کر دیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو

مولانا شاہ عبدالعزیز مراد ہونگے اور اسکا شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل نام رکھا حق تعالی اسکو
اپنے عزیز کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور سائر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ بخشے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق قلوب بنی آدم مستعدۃ لفیضان الانوار متھیئۃ
لایداع المعارف والاسرار سب تعریف اللہ کو جسنے بنی آدم کے دلون کو واسطے فیضان
انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وبعث الانبیاء
المصطفین الاخیار داعین وھادین الی طرق اکتسابھا بالطاعات والاذکار
اور بھیجا انبیاء برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی
راہین بتاوین عبادات اور اذکار سے ثم جعل لھم ورثۃ یقومون بعلمھم ورشدھم
من العلماء الراسخین الابرار پھر حق تعالی نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علماے
مضبوط نیک کار جو اون کے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرناً بعد قرنٍ قائمین لا تزال
منھم طائفۃ قائمین علی الحق لا یضرھم من خذلھم من الاشرار اور ہمیشہ
تا قیامت اونمین سے چند لوگ حق پر قائم رہینگے اونکو ضرر نہ پہونچا سکینگے جو شریر اون کے
معاند اور منکر ہونگے وجعلھم سرجا یھتدی الناس بھا فی ظلمات الطبیعۃ الی قرب
الجبار اور حق تعالی نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جنسے طبیعت و بشریت کی تاریکیون
مین لوگ راہ پاتے ہین خدا کے قرب کیطرف فمن کان لہ قلب او القی السمع وھو
شھید فقد رشد ولہ النعیم المقیم والجنات والانھار سو جسکا کہ دل بیدار ہو یا اوسنے
کلام حق کو سنا دھیان کرکے سو وہ تو راہ پا گیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور نہارین
ومن اعرض وتولی فقد غوی وھوی ولہ الجحیم والحمیم وما لہ من انصار
اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اوسی کے لیے
دوزخ اور پانی گرم ہے اور کوئی اوسکا مددگار نہین نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ

وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ہم ستایش کرتے ہین اللہ کی اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بھٹکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے جو اکیلا ہی اوسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ اوسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کرکے حق تعالیٰ اونپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اون کے آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ وَلِيُّ اللّٰهِ بْنُ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ تَغَمَّدَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيمِ وَجَعَلَ مَآلَهُمَا اِلَى النَّعِيمِ الْمُقِيمِ هٰذِهِ فُصُولٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى اُصُولِ الطَّرِيقَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاهُ مِنْ مَشَايِخِنَا النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَالْجِيلَانِيَّةِ وَالْجِشْتِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَسَمَّيْتُهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہی بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبد الرحیم کا اون دونون کو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے مین اور اون دونون کا ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہراوے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات و رسلشی پر اور اوسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہی یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی و قادری و چشتی پیرون سے حاصل کیا ہی راضی ہو اللہ تعالیٰ اون سے اور

ان فصلونکا قول جمیل فی بیان سواء السبیل یعنے نام رکھا اور اللہ مجکو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے
اور نہیں بچاؤ گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانۂ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہے اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہین قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ط یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجسے اے محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ اون کے ہاتھون پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا وَاشْتَهَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا یُبَایِعُوْنَهٗ تَارَةً عَلَی الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلٰی اِقَامَةِ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَی التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ كَمَا صَحَّ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوۃ حج زکوۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکۂ کفار مین چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص و رشائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نکرنے پر وَ سَنَدِ ابْنِ مَاجَةَ اَنَّهٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَكَانَ اَحَدُهُمْ یَسْقُطُ سَوْطُهٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهٖ فَیَاْخُذُهٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت ؐ نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگون سے
کسی چیز کا سوال نکرین سو او نمین سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا اگر جاتا تھا تو اپنے
گھوڑے سے اوتر کر اوسکو اوٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا
وَمِمَّا لَاشَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ
عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَانِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّينِ
اور جسمین کچھ شک اور شبہہ نہین وہ یہ ہی کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین
ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے
مین اب کچھ شک اور شبہہ نہین بقی أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيفَةَ اللهِ فِي
أَرْضِهِ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَهُ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا
فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ
الرَّاسِخِينَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ تھے اوسکی زمین مین اور
عالم تھے اوسکے جو اللہ تعالی نے اونپر قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث
کے اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرت ؐ نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کے
واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کے کیا وہ علمای
راسخین کے واسطے سنت ہوا ف علماے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے
جامع ہین فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ أَيِّ قِسْمٍ هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ أَنَّهَا مَقْصُورَةٌ عَلَى قَبُولِ
الْخِلَافَةِ وَأَنَّ الَّذِي تَتَعَادُهُ الصُّوفِيَّةُ مِنْ مُبَايَعَةِ الْمُتَصَوِّفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا
ظَنٌّ فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ
أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَهٰذَا صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ شَاهِدٌ عَلَى أَنَّهُ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِشْتَرَطَ عَلٰی جَرِیْرٍ عِنْدَ مُبَایَعَتِہٖ فَقَالَ وَالنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ وَاَنَّہٗ
بَایَعَ قَوْمًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاشْتَرَطَ اَنْ لَّا یَخَافُوْا فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَّیَقُوْلُوْا بِالْحَقِّ
حَیْثُ کَانُوْا فَکَانَ اَحَدُھُمْ یُجَاھِرُ الْاُمَرَآءَ وَالْمُلُوْکَ بِالرَّدِّ وَالْاِنْکَارِ وَاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاشْتَرَطَ الْاِجْتِنَابَ عَنِ النَّوْحَۃِ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ
وَکُلُّ ذٰلِکَ مِنْ بَابِ التَّزْکِیَۃِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ تو ہمکو چاہیے
کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ کون قسم مین سے ہی سو بعضے لوگون نے یہ گمان کیا ہی کہ بیعت منحصر ہی
قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیون کی عادت ہی باہم اہل تصوف سے بیعت لینے
کی وہ شرعاً کچھ نہین اور یہ گمان فاسد ہی بدلیل اوسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنہ پر اور یہ حدیث
صحیح بخاری کی گواہی دے رہی ہی اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ
پر شرط کی اونکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہی ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت
نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کسی ملامت کر کی ملامت سے
اور حق ہی بات بولین جہان رہین سو اون مین سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر
بلا خوف رد اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے
بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کرین انکے سوائے بہت امور مین بیعت ثابت
ہو اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین **ف** تو صاف
ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہین فَالْحَقُّ اَنَّ الْبَیْعَۃَ عَلٰی اَقْسَامٍ مِّنْھَا
بَیْعَۃُ الْخِلَافَۃِ وَمِنْھَا بَیْعَۃُ الْاِسْلَامِ وَمِنْھَا بَیْعَۃُ التَّمَسُّکِ بِحَبْلِ التَّقْوٰی وَمِنْھَا
بَیْعَۃُ الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ وَمِنْھَا بَیْعَۃُ التَّوَثُّقِ فِی الْجِھَادِ تو حق یہ ہی کہ بیعت چند قسم پر ہی بعضی
بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی
اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد مین مضبوط ہونے کی وَکَانَتْ بَیْعَۃُ الْاِسْلَامِ

متروكة في زمن الخلفاء اما في زمن الراشدين منهم فلان دخول الناس في الاسلام في ايامهم كان غالبا بالقهر والسيف لا بالتاليف واظهار البرهان ولا طوعا ورغبة واما في غيرهم فلانهم كانوا في الاكثر ظلمة فسقة لا يهتمون باقامة السنن اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانے مین متروک تھی خلفاے راشدین کے وقت مین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام مین اون کے ایام مین اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت مین چنانچہ خلفاے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت مین اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ اونمین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش بلیغ نکرتے تھے وكذلك بيعة التمسك بحبل التقوى كانت متروكة ايا في زمان الخلفاء الراشدين فلكثرة الصحابة الذين استناروا بصحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتادبوا في حضرته فكانوا لا يحتاجون الى بيعة الخلفاء واما في زمن غيرهم فخوفا من افتراق الكلمة وان يظن بهم مبايعة الخلافة تهيج الفتن وكانت الصوفية يومئذ يقيمون الخرقة مقام البيعة ثم لما اندرس هذا الرسم في الخلفاء انتهز الصوفية الفرصة وتمسكوا بسنة البيعة والله اعلم اسی طرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت زمانۂ خلفا مین متروک ہوگئی تھی خلفاے راشدین کے زمانے مین تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب ہوگئے تھے آپ کی حضور مین تو اونکو کچھ حاجت نتھی خلفا کی بیعت کی تصفیۂ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والون کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فسادا وٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اوسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام

بیعت کیا کرتے تھے پھر بعد مدت جب یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہو گئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جانکر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے بیعت کے جاری کرنیوالے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو اوسکو اسکا اجر ملیگا اور اون لوگون کا بھی اوسکو اجر ملیگا جو اس سنت پر چلین

فصل دوسری

اس فصل مین سنیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہی

وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْبَیْعَةِ مَا هِیَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِکْمَةُ فِیْ شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ یَّاْخُذُ الْبَیْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَایِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَایِعِ وَمَا نَکْثُهُ ثُمَّ هَلْ یَجُوْزُ تَکْرَارُ الْبَیْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ کَثِیْرِیْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاْثُوْرُ عِنْدَ الْبَیْعَةِ اور شاید کہ ای مخاطب تو کہیگا کہ مجکو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہی واجب ہی یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے مین حکمت کیا ہی پھر بیعت لینے والی کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت

[illegible] بیعت

فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰی فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَةَ سُنَّةٌ وَلَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَمْ یَدُلَّ دَلِیْلٌ عَلٰی تَاْثِیْمِ تَارِکِهَا وَلَمْ یُنْکِرْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَلٰی تَارِکِهَا فَکَانَ کَالْاِجْمَاعِ عَلٰی اَنَّهَا لَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلا

جواب سوال اول

پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اوسکے سبب سے حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی

دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نکی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار
نکیا تو یہ عدم انکار گو اجماع ہو گیا اسپر کہ وہ واجب نہیں ف اور اگر بیعت تقوی کی واجب
ہوتی تو بالضرور اوسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہی اسواسطے کہ
حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ
الثَّانِيَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللهَ تَعَالٰى اَجْرٰى سُنَّتَهٗ اَنْ يَّضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِيَّةَ الْمُتَقَوِّمَةَ
فِي النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَّيَنْصِبَهَا مَقَامَهَا كَمَا اَنَّ التَّصْدِيْقَ بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِيٌّ فَاُقِيْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهٗ وَكَمَا اَنَّ رِضَى الْمُتَعَاقِدَيْنِ
بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِيْعِ اَمْرٌ خَفِيٌّ مُّضْمَرٌ فَاُقِيْمَ الْاِيْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَهٗ
اور سوال دوسرے کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس مین
پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال ورا قوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام
ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اوسکے رسول اور قیامت کے امر مخفی ہے تو اقرار
ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضا مندی بائع اور مشتری کی
قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضا سے
مخفی کے کر دیا فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيْمَةُ عَلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ وَالتَّمَسُّكُ بِحَبْلِ
التَّقْوٰى خَفِيٌّ مُّضْمَرٌ فَاُقِيْمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک
معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت کو اوسکے قائم مقام
کر دیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَّاْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ
تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهٗ عَلٰى عَالِمٍ وَّعَرَفَ مَعَانِيَهٗ
وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقِصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ
اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین

شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ اچھے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ
قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اوسکے مانند تفسیر وسیط یا وجیز
واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کر لیا ہو اور اوسکے معانی اور
ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے قریب ہی اوسکو
جان چکا ہو **ف** یعنی وہ مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور
معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ کِتَابِ
الْمَصَابِیْحِ وَعَرَفَ مَعَانِیَہٗ وَشَرْحَ غَرِیْبِہٖ وَاِعْرَابَ مُشْکِلِہٖ وَتَاوِیْلَ مُعْضِلِہٖ
عَلٰی رَأْیِ الْفُقَہَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب
مصابیح یا مشارق کے اور اوسکے معانی دریافت کر چکا ہو اور اوسکی شرح غریب یعنی لغات
مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر راے فقہاے دین کے معلوم کر چکا ہو
ف مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لفظ
اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین
نہو سکے یا دوسری حدیث اوسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی نے کہ اسیطرح مینے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہی مصنف نے
لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون
امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گویا کہ اوسنے ترک اجماع کیا وَلَا یُکَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ
وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِیْدِ اَلَا تَرٰی اَنَّ التَّابِعِیْنَ وَاَتْبَاعَہُمْ کَانُوْا یَاْخُذُوْنَ
بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قراءت کی
یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین
حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہی ساتھ پہنچ جانے حدیث کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سوا اتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص روات پر منحصر نہین اگرچہ
تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین ف منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی
سند کے بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہ جاوے اور مرسل وہی جو آخر سند مین راوی
مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین و تبع تابعین
کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہونا
ظن پہونچنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ اونکو یہ دولت قریبہ
عنداد او کہان حاصل خلاصہ یہ ہی کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا
کافی ہی لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہی وَلَا بِعِلْمِ
الْاُصُوْلِ وَالْکَلَامِ وَجُزْئِیَّاتِ الْفِقْہِ وَالْفَتَاوٰی اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور
اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوون کے یاد رکھنے کا مکلف نہین ف مولانا عبد العزیز
قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ
مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہی مترجم کہتا ہی تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات
فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجۃ ہین اونکا حفظ مشروط ہی وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ
مِنَ الْبَیْعَۃِ اَمْرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیُہٗ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاِرْشَادُہٗ اِلٰی تَحْصِیْلِ السَّکِیْنَۃِ
الْبَاطِنَۃِ وَاِزَالَۃِ الرَّذَائِلِ وَاکْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ اِمْتِثَالِ الْمُسْتَرْشِدِ بِہٖ فِیْ کُلِّ
ذٰلِکَ فَمَنْ لَمْ یَکُنْ عَالِمًا کَیْفَ یُتَصَوَّرُ مِنْہُ ھٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہمنے فقط
اتنے واسطے شرط کیا ہی کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہی مشروعات کا اور روکنا اوسکو خلاف
شرع سے اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوئون کا اور حاصل کرنا
صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اوسکو جمیع امور مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف
ان امور سے نہوگا اوس سے یہ کیونکر متصور ہوگا ف مترجم کہتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ
بالعکس ہوگیا ہی فقراے جہّال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا

کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہی اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہی اور طریقت کچھ اور حال آنکہ
صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور
کیمیای سعادت اور فتوح الغیب و غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی مین صاف
مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدونکا
نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین اون کے کلام سے بھی غافل ہین کہ وہ کیا
فرماگئے ہین وقد اتفق کلمۃ المشایخ علی ان لا یتکلم علی الناس الا من کتب الحدیث
وقرأ القرآن اور متفق ہی مشایخ کا قول اسپر کہ وعظ نکرے لوگون کو مگر وہ شخص جسنے کتابت
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اللھم الا ان یکون
رجل صحب العلماء الاتقیاء دھرا طویلا وتادب علیھم وکان متفحصا عن
الحلال والحرام ووقافا عند کتاب اللہ وسنۃ رسولہ فعسی ان یکفیہ ذلک
واللہ اعلم کچھ نہین بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو
اور اون سے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو
کتاب اور سنت کے موافق کرلیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معلومات بھی اوسکو کفایت کرے درصورت
عدم علم واللہ اعلم والشرط الثانی العدالۃ والتقوی فیجب ان یکون مجتنبا عن الکبائر
غیر مصر علی الصغائر اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہی تو واجب ہی
کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑا نہ جاتا ہو ف مولانا عبد العزیز رح نے
حاشیے مین فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفای
باطن کے اور انسان مجبول ہو اپنے بنی نوع کے اقتداے افعال پر اور صفاے باطن مین فقط
قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریرون
پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہو والشرط الثالث ان یکون زاھدا فی الدنیا

راغباً فی الآخرۃ مواظباً علی الطاعات المؤکدۃ والاذکار المأثورۃ المنقولۃ
فی صحاح الاحادیث مواظباً علی تعلق القلب باللہ سبحانہ وکان یاد داشت لہ
ملکۃ راسخۃ اور تیسری شرط بیعت لینے والے کی یہ ہی کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا
راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا
اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہی یاد داشت کی
حقیقت آگے مذکور ہوگی والشرط الرابع ان یکون آمراً بالمعروف ناھیاً عن المنکر
مستبداً برائیہ لا امعۃ لیس لہ رأی ولا امر ذا مروۃ وعقل تام لیعتمد
علیہ فی کل ما یأمر بہ وینھی عنہ قال اللہ تعالی ممن ترضون من الشھداء
فما ظنک لصاحب البیعۃ اور چوتھی شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا
اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی جسکو ندرائے
ہو نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تاکہ اوسپر اعتماد کیا جاوے اوسکے بتائے اور
روکے فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہی جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا
گمان ہی صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے
مرشد مین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ آمر
بالمعروف اور مستقل الرای وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور
شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت
قرآنی کا یہ ہی کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور
چونکہ رضا امر مخفی ہی لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ
تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعیین اوسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے
ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد مین بطریق اولی ہوگا والشرط الخامس ان
یکون صحب المشایخ وتادب بھم دھراً طویلاً واخذ منھم النور الباطن

والسکینۃ وھذا لان سنۃ اللہ جرت بان الرجل لا یفلح الا اذا رأی المفلحین
کما ان الرجل لا یتعلم الا بصحبۃ العلماء وعلی ھذا القیاس غیر ذلک من
الصناعات اور پانچوین شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو
اور اون سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز تک اور اون سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو
اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یون جاری ہوئی ہے کہ مراد نہین
ملتی جب تک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت
سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون
صحبت نجار کے نہین آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہے کہ
انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابنای
جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اون کے کمالات پیدائشی ہین
اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدائشی کمال ہے اور انسان کو بدون سیکھے
نہین آتا ولا یشترط فی ذلک ظہور الکرامات والخوارق ولا ترک الاکتساب
لان الاول ثمرۃ المجاھدات لا شرط الکمال والثانی مخالف للشرع ولا تغتر
بما فعلہ المغلوبون فی احوالھم انما المأثور القناعۃ بالقلیل والورع من
الشبھات اور شرط نہین اسمین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور خوارق عادات کی
اور نہ ترک پیشہ وری کی اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہے مجاہدات اور
ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہے اور دھوکا نہ کھائیو
اوس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال بسبب غلبے اپنے حال
کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اونکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر
منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ
مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے **ف** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کمال

ترہب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا
جاگنا اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نکھانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ
ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید
علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانونکو
تو اللہ تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ
فَاعْلَمْ اَنَّهُ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُبَايِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهُ
عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهُ فَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَدَعَا لَهُ
بِالْبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہے یہ کہ بیعت کرنے والا
جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ایک لڑکا گیا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اوسکے واسطے
برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی ف مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے
مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا
اوسکے حق مین کیا مذکور ہے وَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يُّجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَؤُّلًا
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بعضے مشایخ لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فالی
کے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کی ہے کہ حضرت
زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اونسے بیعت لی
وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارَثَةَ بَيْنَ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى وُجُوْهٍ
اَحَدُهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالثَّانِيْ بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِيْ سِلْسِلَةِ الصَّالِحِيْنَ
بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّ فِيْهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ عَلَى
التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَتَرْكِ مَا نُهِيَ عَنْهُ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

اقسام بیعت صوفیہ

اور سوال پانچوین کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طرح پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ

قسم اول و دوم

فَالْوَفَاءُ بِالْبَیْعَةِ فِیْھِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَی الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِیْ مَا ذُكِرَ یعنی کتابہ ؕ اور پہلے دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتون کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے اوسمین جنکو ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلٰی ھٰذِہِ

قسم سوم

الْھِجْرَةِ وَالْمُجَاھَدَةِ حَتّٰی یَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِیْنَةِ وَیَصِیْرَ ذٰلِكَ دَیْدَنًا لَّهٗ وَخُلُقًا وَّجِبِلَّةً فَبَعْدَ ذٰلِكَ قَدْ یُرَخَّصُ فِیْ مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا یُحْتَاجُ اِلٰی طُوْلِ التَّعَهُّدِ كَالتَّدْرِیْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِیْ ذٰلِكَ اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہوجاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہوجاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے اوسکو اجازت دیجاتی ہی اوسمین جسکو شرع نے مباح کیا ہی از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے بعضے اون کامون مین جنمین طول مدت کیطرف حاجت ہوجاتی ہی جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل کے وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَیْعَةِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاْثُوْرٌ وَكَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِیَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَیْنِ

مسئلہ ششم تکرار بیعت

وان كان بظهور خلل في من بايعه فلا باس وكذلك لعبة كوته او غيبته
المنقطعة واما بلا عذر فانه يشبه التلاعب ويذهب بالبركة ويصرف
قلوب الشيوخ عن تعهده والله اعلم اور چھٹے سوال کے جواب مین معلوم کر کہ
تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو اور اسیطرح حضرات صوفیہ سے
لیکن وہ پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر مین جس سے
بیعت کر چکا ہو تو کچھ مضائقہ نہین اور اسی طرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ
کے بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر دوسرے مرشد سے بیعت کرنا
شاید ہی کھیل کے اسہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہو اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم
اور تہذیب سے پھیرتا ہو واللہ اعلم یعنی اوسکو ہرجائی اور ہر دم خیالی سمجھکر اوسپر التفات
نہین فرماتے ہین واما المسئلة السابعة فاعلم ان اللفظ الماثور عن السلف
عند البيعة ان يخطب الشيخ الخطبة المسنونة اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر
کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت یہ ہو کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وهي الحمد لله
نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات
اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى اله وصحبه
وبارك وسلم اور خطبہ مسنون یہ ہو یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہو سب تعریف
اللہ کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اوس سے چاہتے ہین
اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے
جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی
راہ بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ
کے اور اسکی کہ محمد بندہ ہین اللہ کا اور اوسکا رسول رحمت بھیجے اللہ اوسپر اور اوسکی آل پر

اور اوسکے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ یُلَقِّنُہُ الْاِیْمَانَ الْاِجْمَالِیَّ یَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوا اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہے اور اوسکا رسول ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ خُلَفَآئِہٖ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءُ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہ کہہ مینے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور محمد رسول ہے اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہوگی اوسکی راہ کی ف استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ خُلَفَآئِہٖ عَلٰی اَنْ لَّآ اُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَآ اَسْرِقَ وَلَآ اَزْنِیَ وَلَآ اَقْتُلَ وَلَآ اٰتِیَ بِبُھْتَانٍ اَفْتَرِیْہِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَآ اَعْصِیَہٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہ کہہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفاے حضرت کے

اسپر کہ شریک نکرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرونگا

اور بہتان کو نلاؤنگا [illegible] دونون ہاتھون [illegible] درمیان سے اوسکو افترا

کرکے اور نافرمانی رسول [illegible] ہی اس مضمون کی بیعت

قرآن مجید مین منصوص ہے [illegible] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا

يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○

پھر [illegible] یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے

اور [illegible] اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ

بیعت کرتے ہین تجھسے [illegible] اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور

رحمت اون کے ہاتھون پر ہی [illegible] ایسی بات ہی کہ اوسنے اپنی ذات

کی [illegible] واسطے بیعت کو [illegible] اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب ہی اوسکو

اجر عظیم عنایت کریگا **ف** پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہی مولانا نے حاشیہ مین

[illegible] کہ مینے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اونکے ہمعصر

ایک عالم نے اونسے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت

بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے

اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان کو ہے چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہی اور عمل

صالح بھی مراد نہین ہوسکتا کہ وہ تقوی مین داخل ہی اسواسطے کہ تقوی عبارت ہی امتثال

اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ

کا مقتضی ہی اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہوسکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہی

پس متعین ہوگیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہی پھر اسکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہی

ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثم
یَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ وَلِلتِّلْمِیْذِ وَلِلْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَنَفَعَنَا
وَاِیَّاکُمْ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے
سو یون کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچاوے ہمکو اور تمکو
وَلَا بَأْسَ اَنْ یُّلَقِّنَہٗ فَیَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِیْقَۃَ النَّقْشَبَنْدِیَّۃَ اَوِ الْقَادِرِیَّۃَ
اَوِ الْچِشْتِیَّۃَ الْمَنْسُوْبَۃَ اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد اَوِ الشَّیْخِ
مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّنْجَرِیِّ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا
فُتُوْحَھَا وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ اَوْلِیَائِھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اسمین کچھ
مضایقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مینے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو
منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب
شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ
معین الدین سجزی یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقے کی عنایت کر اور
ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین
سَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ
مُبَشِّرَۃٍ فَبَایَعْتُہٗ فَاَخَذَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَدَیَّ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَنَا اُصَافِحُ
عِنْدَ الْبَیْعَۃِ عَلٰی ھٰذِہِ الصِّفَۃِ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مینے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مینے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے میرے دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اسی طرح
جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر
مریدسے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلادے پھر بیعت لینے والا اوسپر اپنا داہنا ہاتھ
رکھتا ہی اسیطرح عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَتَاہُ بَیْعَۃُ النِّسَاءِ

فَبِاَنْ یَّاخُذَ الشَّیْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالَّتِیْ تُبَایِعُ طَرَفَهُ الْاٰخَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور عورتون کی بیعت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جائز ہی بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لِتَرْبِیَةِ السَّالِکِیْنَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَاَوَّلُ مَا یَجِبُ اَنْ یَّتَغَیَّرَ فِیْهِ الْعَقِیْدَةُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُءٌ فِیْ سُلُوْکِ طَرِیْقِ اللّٰهِ فَمُرْهُ اَوَّلًا بِتَصْحِیْحِ الْعَقَائِدِ عَلٰی مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَّاحِدٍ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُتَّصِفٌ بِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ مِنَ الْحَیٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَیْرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهٖ نَفْسَهٗ وَثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب اول جسکا سنوارنا واجب ہی وہ عقیدہ ہی تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کر اوسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی معبود برحق نہین سواے اوسکے موصوف ہی وہ جمیع صفات کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت اور ارادے مین اور سواے ان کے اور صفات مین کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ اون کے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوة والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّهٌ مِّنْ جَمِیْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِیَّةِ وَالتَّحَیُّزِ وَالْعَرَضِیَّةِ وَالْجِهَةِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْکَالِ ایسا واحد ہی جو پاک ہی نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے جسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہی وَاَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَی الْعَرْشِ وَالضِّحْکِ وَاِثْبَاتِ الْیَدَیْنِ فَنُؤْمِنُ بِهٖ عَلَی الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَکِلُ تَفْصِیْلَهٗ

اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَعْلَمُ اَلْبَتَّةَ اَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهٖ بَلْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّهٗ شَيْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى لِمَا اَثْبَتَ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ اور وہ جو وارد ہوا ہی استوا علی العرش وغیرہ اور اثبات یدین کا ہم اسپر ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہی کہ کیا مراد ہی استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اوسکے استوا وغیرہ مین ہمارا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین وروہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہی اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم مین اوسکو ثابت کیا ہی **ف** مترجم کہتا ہی کہ صفات متشابہ ہین یعنی استوا وغیرہ ہین قدماے سلف سے یہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لاتے اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الہی پر سپرد کیجیے امام مالک رحمہ نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہی اور کیفیت اسکی مجہول ہی اور اسکا سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتِ نُبُوَّةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَوُجُوْبِ اتِّبَاعِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَمَرَ وَنَهٰى وَتَصْدِيْقِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِيِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جسمین کہ آپنے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سواے ان کے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہو اور روایت اوسکی صحیح ہو ثُمَّ بَتَلْوِهِ النَّظَرُ فِي اجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح

عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین والحق ان الکبیرة
کل ذنب اوعد علیه بالنار او العذاب الشدید فی القرآن او السنة الصحیحة
المعروفة عند اهل الحدیث او سمی مرتکبه کافرا کقوله من ترك الصلوة متعمدا
فقد کفر فرق ما بیننا وبین المشرکین الصلوة فمن ترکها فقد کفر او شرع علی فاعله
حد کالزناء والسرقة وقطع الطریق وشرب الخمر او کان مساویا او اکثر من هذه
المذکورات فی حکم بداهة العقل اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جسپر وعید ہو دوزخ کی
یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے
مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمدا ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری
حدیث مین ہی کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہی سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہی
یا کبیرہ وہ ہی جسکے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا
یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فمنها الاشراك
بالله تعالی عبادة واستعانة فی الرزق والشفاء وغیرهما والی التوبة منهما
الاشارة فی قوله تعالی ایاك نعبد وایاك نستعین سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر شرک باللہ
ہو یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی
اور شفا وغیرہا مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے اس
قول مین ایاک نعبد وایاک نستعین ف مولانا نے حاشیے اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنی روزی
اور شفا مین ہمارے زمانہ مین شائع ہی بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہی شرک
فی العبادة یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہین
اون کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام
بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد
وایاک نستعین مین اشراک فی العبادة اور اشراک فی الاستعانة کی توبہ کا اشارہ ہوا اوسکی وجہ یہ ہی

کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہین اور خاص کر
تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالی کو خاص ہوئی تو سولے
خدا کے اورون کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز
نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہی کہ مدد کرنا تین
صفت پر موقوف ہی ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو
نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم
اور قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو
حال آنکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدا ہے علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہین
بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو حق تعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہی تو اونسے استعانت
کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہ ہی کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے
ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اونکے نزدیک
برابر ہو ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہین اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہین
سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون کی کج بحثون کا کلام بھی لائق التفات کے نہین
حق تعالی اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاوے آمین
وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہی کاہن کا **ف** کاہن عرب مین
کچھ لوگ تھے کہ جنون سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگون کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے
اور کاہن کے مانند ہی منجم اور رمال اور جفار اور نشانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ
کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہی جو اوسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے
جھوٹا ہی وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُولِ وَالْقُرْآنِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَإِنْكَارُهَا وَالِاسْتِهْزَاءُ بِهَا
وَكَذَا إِنْكَارُ ضَرُورِيَّاتِ الدِّينِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتون کو برا کہنا
اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف**

تصدیق کاہن وغیرہ

گفتن بد پیغمبر و فرشتگان

مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصْبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكَذِبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چورانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اونکی خدمت نکرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافروں سے دوستی کرنا اون کے خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ میں نے

کبائر کے احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر صریح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالی اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ اَوْ خَالَفَ مَشْرُوْعًا اَوْ رَفَعَ طَرِيْقَةً مَأْمُوْرَةً فِي الدِّيْنِ اور گناہ صغیرہ وہ ہی جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مامورہ کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيْمُهَا عَلٰى مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْاَبْعَاضِ وَالْاٰدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْاَذْكَارِ پھر اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب اور ہیئات اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور متاکدہ سوا ان مین سے بعضے فقہا کے نزدیک بعض امر واجب ہی اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْاَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْاِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل وشرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع

اور ہیلہ ورا جارے کے تو اونکو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے

ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُورَةِ فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيبِ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ الْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَاِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ اَنْ يَشْتَغِلَ بِالْاَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ اِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ اِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلٰى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ السُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيْدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اون اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیرذلک مین مامور ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھ متادّب ہوگیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے اشغال کا اور ہمیشہ اللہ عز وجل کے ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اوسیکو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمے کا بیان علی وجہ التفصیل اون کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کرکے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور جسکو تتبع اور علم ان کتابوں کا میسر ہو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد ایمان

فائدہ تفصیل شعب ایمان

ایمان سے ورع اور تقوی کا مرادف ہی تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہی چنانچہ
اونکا بیان یون ہی کہ خدا پر ایمان لانا اور اوسکے صفات پر اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور
اوسکے ملائکہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا
اور حق تعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت
کی تعظیم ہی مین داخل ہی اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے
واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی مین داخل ہی اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی
رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا
اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضاے ربانی سے راضی
رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خُرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا
ترک کرنا اور حسد اور کینے کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا درحقیقت تواضع مین داخل ہی اور
توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کم رتبہ
تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سَو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی
رتبے مین داخل ہی اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور
استغفار ذکر ہی مین داخل ہی اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا
نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہی اور ستر کو چھپا رکھنا [۱۲ ظاہر ہی] اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور
اسی طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا
کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہی اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور
اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور
فرار بالدین یعنے ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی مین
ہجرت بھی داخل ہی اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارونکو ادا کرنا

اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت کرنی اور خلق مین اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہی اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دارالاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادا اے امانت مین داخل ہی اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہی مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور اسراف تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نکرنا اِنفَاقُ المَالِ فِی حَقِّہٖ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعبۂ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل چوتھی

فِی اَشغَالِ المَشَائِخِ الجِیلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصحَابُ اِمَامِ الطَّرِیقَۃِ الشَّیخِ اَبِی مُحَمَّدٍ مُحیِی الدِّینِ عَبدِ القَادِرِ الجِیلَانِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَعَنہُمْ اَجمَعِینَ یہ فصل مشایخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی کے مرید ہین خدا راضی رہے اون سے اور اون کے سب تابعین سے ف مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہی اور مجالس ستین اونکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ اوسمین مفصل موجود ہی

[illegible] خلاف شرع [illegible] ۱۲

[illegible] الاطاعۃ [illegible] فی معصیۃ [illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

[illegible] جواب [illegible] جواب دینا واجب علی الکفایہ [illegible]

[illegible] اور یہی حکم ہے سلام کے جواب کا ۱۲

فاول ما یلقنونه الجهر بذکر الله تعالی والمراد بهذا الجهر هو غیر المفرط حتی لا
منافاة بینه وبین ما نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث قال اربعوا
علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا الحدیث ــ پہلا شغل جسکو مشائخ قادریہ
تلقین کرتے ہین ذکر اسم جہر ہے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہی
کہ افراط سے نہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہی اسکے جوانہین اور اوس مین جسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ
تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو الی آخر الحدیث **ف** پوری حدیث یون ہی بروایت
ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہی اور جسکو تم پکارتے
ہو وہ تمسے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت قرب سے والا حق تعالی
حبل الورید سے بھی قریب تر ہی شعر اتصالی بے تکیف بے قیاس ہست رب الناس را با جان ناس
کذا فی الحاشیة العزیزیة فمنه اسم الذات اما بضربة واحدة وصفته ان یقول
الله بالشدة والمد والجهر بقوة القلب والحلق جمیعا ثم یلبث حتی یعود الیه
نفسه ثم یفعل هکذا وهکذا ــ سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو
اور طریقہ یکضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور
حلق دونون کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہان تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر
آجاوے پھر اسیطرح بار بار ذکر کرے واما بضربتین وصفته ان یجلس جلسة الصلوة
ویضرب الجلالة مرة فی الرکبة الیمنی ومرة فی القلب ویکرر ذلک بلا
فصل وینبغی ان یکون الضرب لا سیما القلبی بقوة وشدة لیتاثر القلب
ویجتمع الخاطر ــ خواہ ذکر دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہی کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات
کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل مین ضرب کرے اور اوسکو بار بار بلا فصل کرے
اور مناسب یہ ہی کہ ضرب خصوصا قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو

ہوجاوے پریشانی خاطری اور وسواس مندفع ہو وَاِمّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَّصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ
مُتَرَبِّعًا فَيَضْرِبَ مَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ
وَلٰكِنَّ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اوسکا طریقہ یہ ہی کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار
داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین ضرب کرے اور چاہیے کہ
تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاِمّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَّصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبَ
مَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰكِنَّ
الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اور اوسکا طریقہ یہ ہی کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے
زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب
سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ
جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلَ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ
ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ فَيَقُوْلَ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ
يَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ نَفْیَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ
مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہو اور وہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ ہو اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرلے اور لا
کہے گویا اپنی ناف سے اوسکو نکالتا ہی پھر اوسکو کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک پونہچے پھر
اِلٰہَ کہے گویا اوسکو دماغ کی جھلّی سے نکالتا ہی پھر اِلَّا اللّٰہ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب
کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذکر مقدس
مین دھیان کرے **ف** مولانے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہی
یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی وجود کی
وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِكْمَةُ فِی اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيْدَاتِ وَمُرَاعَاةِ اَمَاكِنِهَا
فَاَقُوْلُ يُحْمَلُ الْاِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاِنْ تَرَدَّدَ

فِی نَفْسِہِ الْاَحَادِیْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا ھٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّہِ اِلٰی غَیْرِ نَفْسِہٖ وَ کَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَۃِ لِیَتَدَرَّجَ مِنْہُ اِلٰی قَصْرِ التَّوَجُّہِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہے اون کے مکانات کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازون کی طرف کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہے کہ اوسکے دل مین باتین اور خطرات گھوما کرین تو علماے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ چھوٹے کر اوسکا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے ف مولانا حاشیے مین فرماتے ہین اور اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیآت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے یعنی صورت مین کسر نفس ہے اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہے اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسوسہ ہے اور بعضے مین نشاط ہے اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کولھے پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہے اسواسطے کہ ایسی ہیات مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیساکہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّجْتَمِعَ اَھْلُ السُّلُوْکِ حَلْقَۃً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی نَحْوِ الْجَمْعِیَّۃِ فَفِیْ ذٰلِکَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِی الْوَحْدَۃِ اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَھَرَ عَلَی الطَّالِبِ اَثَرُ ھٰذَا الذِّکْرِ الْجَلِیِّ وَشُوْھِدَ فِیْہِ نُوْرُہٗ اُمِرَ بِالذِّکْرِ الْخَفِیِّ وَالْمُرَادُ مِنْ ھٰذَا الْاَثَرِ اِنْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاطْمِیْنَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰہِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِیْثِ النَّفْسِ وَاِیْثَارُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ مَا عَدَاہُ

ملے گا یہ کہ جو علم اور اخلاص مع اللہ کے حاصل کرنے کا جیسے علم فقہ و تفسیر سے اور جو ہین بار یعنی عبارت کلام اللہ اور حدیث وغیرہ کتب دینیہ کے ۱۲

پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اوسکا نور اوسمین دکھائی دے تو اوسکو ذکر خفی کا
حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہی یعنی شوق کا اُبھرنا اور نام خدا سے
دل مین ہیبت آنا اور احادیث نفس و وساوس کا دور ہونا اور حق تعالی کو اوسکے ماسوا پر مقدم
رکھنا فَمَنْ وَاظَبَ عَلَى ذِكْرِ اسْمِ الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ مَرَّةٍ مَعَ تَقْدِيمِ
الشُّرُوطِ الَّتِي اَسْلَفْنَاهَا اَوِ اسْتَمَرَّ عَلَى ذٰلِكَ شَهْرَيْنِ اَوْ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ يَتَنَاهَى
فِيهِ الْاَثَرُ لَا مَحَالَةَ سَوَاءٌ كَانَ غَبِيًّا اَوْ ذَكِيًّا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر
ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم اون شرطوں کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے
یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اوسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو
خواہ تیز فہم اَمَّا الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَفِيهِ اسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهُ اَنْ يُغْمِضَ
عَيْنَيْهِ وَيَضُمَّ شَفَتَيْهِ وَيَقُولَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ كَاَنَّهُ
مُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ اِلَى صَدْرِهِ وَمِنْ صَدْرِهِ اِلَى دِمَاغِهِ اِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ
اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ هَابِطًا عَلَى تِلْكَ الْمَنَازِلِ كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهٰذِهِ دَوْرَةٌ وَاحِدَةٌ
ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَمِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّانِ مَنْ يَزِيْدُ اَللّٰهُ قَدِيْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو
اسم ذات ہی اور اون صفات کے ساتھ جو اصول ہین اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ اپنی دونون
آنکھون اور دونون لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا
انکو اپنی ناف سے نکالتا ہی اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہی اپنے دماغ تک اور دماغ سے
نکالتا ہی عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اوترتا ہوا انھین منزلون پر جنپر کہ
انپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے
بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین ف توضیح اسکی یون ہی کہ اللہ سمیع دل سے کہے
ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پونہچے پھر وہان
سے اللہ علیم کہکر عرش تک پونہچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اوترے یعنی اللہ علیم

کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینے تک ٹھہرے پھر اسمیع کہتے ہوے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اسمِ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پونہچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ إِمَّا كَذِكْرِنَا فِي الْجَهْرِ وَإِمَّا بِأَنْ تَكُونَ مُتَيَقِّظًا مُطَّلِعًا عَلَى أَنْفَاسِهِ فَإِذَا خَرَجَ النَّفَسُ بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهِ وَإِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَإِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْأَكَابِرُ وَهٰذَا پَاسِ أَنْفَاسٍ وَلَهُ أَثَرٌ عَظِيمٌ فِي نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہی اور طریقہ اوسکا یا اوسطرح ہی جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یا اسطرح پر ہی کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دمون پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھ دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ الا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہی کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اسکا بڑا اثر ہی نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہی **شعر** اگر تو پاس داری پاس انفاس + بسلطانی رسانندت ازین پاس + **شعر** تا بجاروب لا نروبی راہ + نرسی در مقام الا اللہ **رباعی** در ذات مقدست کسی را رہ نیست + وز عین جلال ہیچکس آگہ نیست + سرمایۂ رہروان کہ راہش **طلبند** + جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست + فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوهِدَ فِي الطَّالِبِ نُورُهُ أُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْأَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيمَتِهِ إِلَى الْفِكْرِ وَإِيثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلَى طَلَبِهِ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِأَمْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہی اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور تقدیم اسم عزوجل کی اور ہمت کا جم جانا اوسکی طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور

۶ طریق پاس انفاس

اشغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ يَجْمَعُهَا
اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَتَلَفَّظَ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَخَيَّلُهَا فِي الْجَنَانِ وَيَفْهَمُ مَعْنَاهَا
فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرُ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا نَوْعُ تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُ الْخَاطِرَ عَلٰى تِلْكَ
الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا وَنَوْعُ ذُهُوْلٍ عَمَّا سِوَاهَا
اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک
امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اوسکا دل مین خیال کرے اور اوسکے
معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہی اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت
ہی پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوا اوسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہانتک
کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا سے حاصل ہو
مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اسطرح ڈوب جانا کہ سوا اسکے کوئی چیز دھیان
مین نرہے اسکو مراقبہ کہتے ہین وَالْاَصْلُ فِيْهَا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ
كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اور اصل مراقبے کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہی سو اگر تو اوسکو
نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی فَيَتَلَفَّظُ السَّالِكُ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ
اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ يَتَخَيَّلُ فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُوْرَهٗ تَعَالٰى وَنَظَرَهٗ وَمَعِيَّتَهٗ تَصَوُّرًا جَيِّدًا
مُسْتَقِيْمًا مَعَ تَنْزِيْهِهٖ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتّٰى يَسْتَغْرِقَ فِيْ هٰذَا التَّصَوُّرِ
تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون
تلفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری اور نظر اور اوسکی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط
تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہانتک کہ تصور
کو جاوے کہ اوسمین ڈوب جاوے اَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ
مَعِيَّتَهٗ قَائِمًا وَقَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَةِ

یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالی تمھارے ساتھ ہو جہان کہین کہ تم ہو اور
اوسکے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین
اور مشغولی اور بیکاری مین او قَولُهُ تَعَالَىٰ اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ او اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ
يَرىٰ او نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ او وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا او اِنَّ مَعِيَ
رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ او هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ مُرَاقَبَاتٌ
مُفِيْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے کہ اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی
جدھر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہی یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرىٰ
یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہی یا اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنی ہم قریب تر ہین انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا
تصور کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوے ہی یا اس آیت کا
دھیان کرے اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہی وہ اب مجکو ہدایت
کریگا یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالی
اول ہی اوس سے پہلے کوئی چیز نہین آخر ہی جو بعد فناے عالم باقی رہیگا ظاہر ہی باعتبار
اپنی صفات اور افعال کے باطن ہی باعتبار اپنی ذات کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہین
سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عز وجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہین
وَاَمَّا الْمُفِيْدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّكْرِ وَالْمَحْوِ فَهِيَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا
فَانٍ وَّيَبْقىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّتَصَوَّرَ نَفْسَهٗ ذَرَّاتٍ
وَصَارَ ذَرَّاتٍ تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَكُلُّ شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيْبُهٗ
وَهَيْئَتُهٗ وَيَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِيًا مَّوْجُوْدًا فَيَبْقىٰ عَلىٰ هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَاِنَّهٗ
يُفِيْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہوجانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے
مفید ہی وہ مراقبہ اس آیت کا ہی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

یعنی جو زمین پر ہی وہ نیست و نابود ہونے والا ہی اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہی اور اوسکے مراقبے کا طریقہ یہ ہی کہ آپ کو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکھ ہوگیا جسکو ہوائین اوڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا **ف** ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہی جو صحیح مسلم مین امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ یعنی ای علیؓ کہہ کہ خداوندا مجکو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرتؐ نے امیر المومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پونہچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَکَذٰلِکَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِیْکُمْ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تمکو ملنے والی ہی جہان کہین کہ تم ہوگے موت تمکو پا لیوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون مین ہو فَاِذَا ظَھَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَةِ فِی الطَّالِبِ وَشُوْھِدَ نُوْرُہٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیِّ پھر جب اثر مراقبے کا طالب مین ظاہر ہوا اور اوسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے **ف** توحید افعالی یہ ہی کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تا کہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا **شعر** درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست۔ کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست + وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مَا یُتَلَفَّظُ بِهٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُرَاقَبَةُ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب دلا

آبادگی ولالی ایک ذکر ہے اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولاجاوے اور دوسری فکر ہے
اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قال بعض المشایخ مما جربنا لکشف الوقائع الاتیۃ
علی ما ھی علیہ ان یعتکف الطالب فی خلوۃ ویغتسل ویلبس احسن لباس و
یتطیب ویجلس علی السجادۃ ویضع مصحفا مفتوحا علی یمینہ ومصحفا مفتوحا
علی یسارہ ومصحفا کذلک بین یدیہ ومصحفا کذلک خلفہ ثم یدعو اللہ ان یکشف
علیہ الواقعۃ الفلانیۃ بجھد ھمتہ ثم یشرع فی اسم الذات من غیر غمض العین
فیضرب مرۃ فی المصحف الایمن ومرۃ فی الایسر ومرۃ خلفہ ومرۃ بین یدیہ
حتی یجد فی نفسہ انشراحا ونورا ویواظب علی ذلک سبعۃ ایام ونحوھا مع
الخلوۃ فانہ یکشف علیہ البتۃ قلت ھذا ما قیل وفی قلبی منہ شیء لما فیہ من
اساءۃ الادب بالمصحف بعضے مشایخ نے کہا ہے کہ تجربہ کیا ہو وقائع آیندہ کے
کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرے اور غسل کرے اور اچھا
عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے
اور کھلا ایک مصحف اپنے بائین طرف اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک
مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اوسپر
ظاہر کرے پھر اسم ذات کے ذکر مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایک بار داہنے
مصحف پر ضرب لگاوے اور ایکبار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگاوے
یہان تک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور سات دن اور مانند اسکے اسپر مداومت
کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اوسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والون
نے اور میرے دل مین اس سے کچھ تردد ہے اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہے (یعنی حضرت شاہ ولی اللہ) مصحف مجید کے ساتھ
والذی اختارہ سیدی الوالد فی ھذا الباب ان یذکر اللہ تعالی بھذہ الاسماء
یا علیم یا مبین یا خبیر مع مراعاۃ الشروط المذکورۃ انفا کما وصفنا فی الذکر

بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعۂ آئندہ مین جو طریقہ
ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہی وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسماے ثلاثہ سے
یا علیم یا سمیع یا بصیر شروط مذکور کی مراعات کے ساتھ یا اوس طرح جیسا ہمنے ذکر یک ضربی
مین بیان کیا ہی یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا شروط
مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے
رکھنے کے مراد ہی وَقَالُوْا مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْاَرْوَاحِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرَةِ اَنْ
تَضْرِبَ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ سُبُّوْحٌ وَّفِي الْاَيْسَرِ قُدُّوْسٌ وَّفِي السَّمَآءِ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ
وَفِي الْقَلْبِ الرُّوْحِ اور مشایخ قادریہ نے کہا ہی کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا
مجرب ہی شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہی کہ داہنی طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور بائین
طرف قدوس کی اور آسمان مین رب الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل مین والروح کی
وَلِتَحْصِيْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قُدِّرَ لَهٗ
ثُمَّ يَضْرِبَ فِي الْاَيْمَنِ يَا حَيُّ وَفِي الْاَيْسَرِ يَا وَهَّابُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ اور امور
مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے انھین شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہی کہ تہجد کی نماز
پڑھے جسقدر اوسکے واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف
یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ تَضْرِبَ اللّٰهَ
فِي الْقَلْبِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَمَا وَصَفْنَاهُ فِي النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَيَّ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ
وَالْقَيُّوْمَ فِي الْاَيْسَرِ اور انشراح خاطر دور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہی کہ اللہ کی ضرب دل مین
لگاوے اور لا الہ الا ہو کی اوسطرح ضرب لگاوے جیسا ہمنے نفی اور اثبات مین بیان کیا
اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف لگاوے وَاِذَا اَرَادَ اَنْ
يَّدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَآءِ مَرِيْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ وَّتَوْسِيْعِ الرِّزْقِ اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ
فَلْيَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهٖ فِي الْاَسْمَآءِ الْحُسْنٰى فَلْيَذْكُرْ بِذٰلِكَ الْاِسْمِ

بِضَرْبَتَیْنِ اَوْ ثَلٰثَ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَیَقُوْلُ یَا شَافِیْ اَوْ یَا صَمَدُ اَوْ یَا رَزَّاقُ اَوْ یَا مُذِلُّ
اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ اور جب اللہ عز و جل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار
کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق
اپنی حاجت کے اسماے حسنیٰ سے طلب کرے سو اوس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب
کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفاے بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشایش رزق مین
یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل و رسوا اسکے اور اسماے الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم و احکم

فصل پانچوین

فِیْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْچِشْتِیَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَةِ خَوَاجَہْ مُعِیْنِ الدِّیْنِ حَسَنِ
الْچِشْتِیِّ وَچِشْتُ قَرْیَةُ شُیُوْخِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل ہے
مشایخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور
چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہے خدا راضی رہے اون سے اور اون
سب پیرون سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ
اولیا مین ہین اونکے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوے منقول ہے کہ جب خواجہ کا
انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حَبِیْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰهِ
یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا وَقَالُوْا جَاءَ عَلِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی اَقْرَبِ الطُّرُقِ اِلَی اللّٰهِ وَاَفْضَلِهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاَسْهَلِهَا عَلَی الْعِبَادِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكَ بِمُلَازَمَةِ الذِّکْرِ فِی الْخَلْوَةِ فَقَالَ عَلِیٌّ
کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ کَیْفَ اَذْکُرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
غَمِّضْ عَیْنَیْكَ وَاسْمَعْ مِنِّیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَعَلِیٌّ یَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ

وَهٰكَذَا حَتّٰى وَصَلَ اِلَيْنَا وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اِنَّمَا وَجَدْنَاهُ عِنْدَ هٰؤُلَاءِ الْمَشَايِخِ وَعَلٰى
قَوَانِيْنِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْهِ بَحْثٌ طَوِيْلٌ مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یارسول اللہ مجکو وہ راہ بتائیے جو سب راہون سے
زیادہ تر قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اوسکے بندونپر
آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت
ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یارسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھونکو
بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الٰہ الا اللہ اور علی مرتضی سنتے تھے
پھر علی مرتضی نے تین بار لا الٰہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضی نے یہ طریقہ
حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہونچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو
تو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے
ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشرط
منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضی سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت
الفاظ اسپر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے
لیکن اولیاے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار
سے بشبہہ انقطاع ساقط نسمجھے اسواسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رح کے نزدیک
بشرط عدالت روایت حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم فَاِذَا اَرَادَ الشَّيْخُ اَنْ يُّلَقِّنَ الْمُرِيْدَ
اَمَرَهٗ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمًا فَاِنْ كَانَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَهُوَ اَوْلٰى ثُمَّ يَاْمُرُهٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ
مُحْكَمِ كِتَابِهٖ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاجْتَهِدْ اَنْ لَّا يَاْتِيَ عَلَيْكَ زَمَانٌ
اِلَّا وَاَنْتَ ذَاكِرٌ وَّاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَكَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْيِكَ الْاَيْسَرِ بِاِصْبَعَيْنِ عَلٰى صُوْرَةِ
نَوْرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِيٌّ وَبَابٌ تَحْتَانِيٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے

مرید کی تلقین کرنے کا تو اوسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبے کے دن ہو تو بہتر ہی پھر
اوس شخص نے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے
اللہ تعالی فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یعنی اللہ کو
یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجاوز نکرے
اور معلوم کر ای طالب کہ تیرا دل رکھا ہی تیری بائین چھاتی کے نیچے دو اونگل پر بصورت شگوفہ
چلغوزہ کے اور اوسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا ف
مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہی جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے
وہ مراد ہی جو روح سے متصل ہی اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِیُّ فَفَتْحُہٗ بِالذِّکْرِ الْجَلِیِّ وَاَمَّا التَّحْتَانِیُّ
فَفَتْحُہٗ بِالذِّکْرِ الْخَفِیِّ دل کے اوپر کی دروازے کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے
دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہی فَاِذَا اَرَدْتَّ الذِّکْرَ الْجَلِیَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ
الْعِرْقَ الَّذِیْ یُسَمّٰی کَیْمَاس بِاِبْہَامِ قَدَمِکَ الْیُمْنٰی وَالَّتِیْ تَلِیْھَا وَسَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ
قُدِّسَ سِرُّہٗ یَقُوْلُ ھُوَ عِرْقٌ فِیْ بَطْنِ الرُّکْبَۃِ یَھْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُہٗ بِھٰذِہِ
الْکَیْفِیَّۃِ یُفِیْدُ نَفْیَ الْخَوَاطِرِ وَیَجْمَعُ الْھِمَّۃَ وَیُسَخِّنُ الْقَلْبَ تَسْخِیْنًا عَجِیْبًا مُجَرَّبٌ تو
ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو جسکا کیماس نام ہی اپنے داہنے پاؤن
کے انگوٹھے اور بیچ کی اونگلی کو دابکر اور مین نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے
کہ کیماس وہ رگ ہی زانو کے تلے ران کی جانب سے اوتری ہی اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا
نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید ہی اور دل کو گرم کرتا ہی عجیب گرمی کے ساتھ وَاجْلِسْ
جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِیْمَۃِ ثُمَّ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِالشِّدَّۃِ وَالْمَدِّ
وَاِخْرَاجِ الْقُوَّۃِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَاَخْرِجْ لَفْظَۃَ لَا مِنَ السُّرَّۃِ وَامْدُدْھَا اِلَی الْمَنْکِبِ
الْاَیْمَنِ وَلَفْظَۃَ اِلٰہَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تُشِیْرُ بِذٰلِکَ اَنَّکَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَا سِوَی اللّٰہِ
تَعَالٰی مِنْ بَاطِنِکَ وَاَلْقَیْتَہٗ خَلْفَکَ ثُمَّ تَنَفَّسْ نَفَسًا اٰخَرَ فَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰہُ فِی الْقَلْبِ بِشِدَّۃٍ

وَالقُوَّۃِ اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت کو مجتمع کر کے
پھر کہہ لا الٰہ الا اللہ سختی اور تشدید کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا
ناف سے نکال اور اوسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ الٰہ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے
تو اس تصور سے گویا تونے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے
ڈالا پھر دوسرا دم ہے سو الا اللہ کو دل مین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کرو وَیُلَاحِظُ المُبْتَدِیْ
نَفْیَ المَعْبُوْدِیَّۃِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالمُتَوَسِّطُ نَفْیَ المَقْصُوْدِیَّۃِ وَالمُنْتَہِیْ نَفْیَ المَوْجُوْدِ
اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی
مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الاَعْظَمُ فِیْ ہٰذَا الذِّکْرِ جَمْعُ الہِمَّۃِ وَفَہْمُ
المَعْنٰی وَیَنْبَغِیْ بِصَاحِبِ الذِّکْرِ الجَلِیِّ اَنْ لَّا یُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ یَکْفِیْہِ اَنْ یُّخْلِیَ رُبُعَ
المَعِدَۃِ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّاکُلَ شَیْئًا مِّنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا یَتَشَوَّشَ دِمَاغُہٗ اور شرط اعظم
اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہی اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہی کہ کھانے
کو نہایت کم نکرے بلکہ اوسکو کافی ہی کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہی کہ کچھ چکنائی
کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَّ پَاسِ اَنْفَاسٍ فَکُنْ
مُسْتَیْقِظًا وَّاقِفًا عَلٰی اَنْفَاسِکَ فَکُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوْجِہٖ لَا اِلٰہَ کَاَنَّکَ
تُخْرِجُ مَحَبَّۃَ کُلِّ شَیْءٍ سِوَی اللّٰہِ مِنْ بَاطِنِکَ وَاِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ دُخُوْلِہٖ اِلَّا اللّٰہُ
کَاَنَّکَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّۃَ اللّٰہِ فِیْ قَلْبِکَ اور جب کہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ
کرے تو بیدار اور اپنے دمون پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اوسکے نکلنے کے ساتھ
لا الٰہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سواے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہی اور جب دم اندر کی طرف
آوے تو اوسکے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہی اور محبت الٰہی کو ثابت
کرتا ہی اپنے دل مین قَالُوْا وَالرُّکْنُ الاَعْظَمُ رَبْطُ القَلْبِ بِالشَّیْخِ عَلٰی وَصْفِ المَحَبَّۃِ
وَالتَّعْظِیْمِ وَمُلَاحَظَۃِ صُوْرَتِہٖ قُلْتُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مَظَاہِرُہٗ کَثِیْرَۃٌ فَمَا مِنْ غَائِبٍ

غیبیا کان او ذہنیا الا وقد ظہر بحذائہ صار معبوداً لہ فی مرتبتہ ولہذا السر
نزل الشرع باستقبال القبلۃ والاستواء علی العرش وقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلا یبصق قبل وجہہ فان اللہ تعالی بینہ وبین قبلتہ
وسأل جاریۃ سوداء فقال این اللہ فاشارت الی السماء فسألہا من انا فاشارت
باصبعہا تعنی اللہ ارسلک فقال ہی مؤمنۃ فلا علیک ان لا تتوجہ الا الی اللہ ولا
تربط قلبک الا بہ ولو بالتوجہ الی العرش وتصور النور الذی وضعہ علیہ وہو
ازہر اللون کمثل لون القمر او بالتوجہ الی القبلۃ کما اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فیکون کالمراقبۃ لہذا الحدیث مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا
اور لگا رہنا ہے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا میں
کہتا ہون حق تعالی کے مظاہر کثیرہ مین سے نہیں کوئی حاضر غیبی ہو یا ذہنی مگر کہ وہ اوسکے مقابل
ظاہر ہو کر اوسکا معبود ہو گیا ہے بحسب مرتبہ اوسکے کے اور اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا
اور استوا علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی ہے اوسکے
درمیان اور اوسکے قبلے کے درمیان مین اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو
فرمایا کہ اللہ کہان ہے لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ
مین کون ہون تو اوسنے اپنی اونگلی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہ کہ خدا نے تجکو بھیجا ہے پس فرمایا
آپنے کہ یہ ایماندار ہے تو ای سالک تجپر کچھ مضایقہ نہیں اسمین کہ تو متوجہ نہو مگر اللہ ہی کی
طرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اوسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اوس نور کا
تصور کرکے جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے
مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہو کر جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ
اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا۔ اسی طرف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ حق تعالی کی

عالم مثال مین تجلی ہی تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اوسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہی یہ رسالہ مختصر لایق اوسکی تفصیل کے نہین فَاِذَا اسْتَنَارَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّکْرِ اَمَرَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الرَّقِيْبِ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ يُرَاقِبُ قَلْبَهُ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهُ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهِ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّهُ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تُشَاهِدُهُ پھر جب طالب رنگین ہوجاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب یعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہی اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک بعضے مراقبات مین اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہی یا بعضے مراقبات مین اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہی جیسا اللہ اوسکی حفاظت کرتا ہی تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہی یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہی تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان مین اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہی قَالَ الْمَشَايِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهُ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ كَدَوَامِ الصِّيَامِ وَدَوَامِ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلِ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطِ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكِ الْغَفْلَةِ رَاْسًا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَهُ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا دَخَلَ فِي الْحُجْرَةِ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى تَعَوَّذَ وَسَمّٰى وَقَرَاَ سُوْرَةَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْيُسْرٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُنْ لِيْ كَمَا كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِيْ مَحَبَّتَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَاشْغَلْنِيْ بِجَمَالِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُخْلِصِيْنَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ قَلْبِيْ بِجَذَبَاتِ ذِكْرِكَ يَا اَنِيْسَ مَنْ لَّا اَنِيْسَ لَهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلے مین داخل ہونے کا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی رعایت
کرنا لازم ہی ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے
اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات مین اور
مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہان تک کہ
اوسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے پھر جب حجرے مین داہنا پانون داخل
کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب
الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو اللھم سے آخر تک دعا کرے
یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہو دنیا اور آخرت مین میرا مددگار ہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ
کا مددگار و کارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے الٰہی مجکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے
ساتھ مشغول کرلے اور مجکو عباد مخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مشاغل اور خطرات
کی کشمشون سے آہ انیس اوسکے جسکا کوئی انیس نہین آہ رب مجکو نچھوڑ یو تنہا اور تو بہتر
وارثین سے ہی فیقوم علی المصلی ویقول اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ یُرَکِّعُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی اٰیَةَ
الْکُرْسِیِّ وَفِی الثَّانِیَةِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَةً طَوِیْلَةً وَیَجْتَهِدُ فِی الدُّعَاءِ ثُمَّ
یَقُوْلُ یَا فَتَّاحُ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةٍ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِالْاَذْکَارِ الَّتِی ذَکَرْنَاهَا پھر مصلے پر کھڑا
ہو اور انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین کو اکیس بار
پڑھے یعنی مین نے اپنا مونہ متوجہ کیا یکسو ہو کر اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا
اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور
دوسری رکعت مین آمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے
پھر یا فتاح پانسو بار کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہو جنکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جلی اور
پاس انفاس اور مراقبات وَقَالُوْا اِذَا دَخَلَ الْمُقِیْمُ قَرَأَ سُوْرَةَ اِنَّا فَتَحْنَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ فَیُطْلَبُ

مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ مُسْتَدْبِرَ الْکَعْبَةِ فَیَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ وَیُکَبِّرُ وَیُهَلِّلُ وَیَقْرَأُ سُوْرَةَ
الْفَاتِحَةِ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الْمَیِّتِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اِحْدٰی
وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رُوْحُ یَضْرِبُهٗ فِی السَّمَآءِ وَیَا رُوْحَ الرُّوْحِ یَضْرِبُهٗ فِی
الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ انْشِرَاحًا وَّنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰی قَلْبِهٖ
اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورۂ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے
پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورۂ ملک پڑھے اور اللہ اکبر
اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے
یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اوسکو آسمان مین ضرب کرے اور یا روح الروح
کی دل مین ضرب کرے یہانتک کہ کشایش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جو کہ فیضان
صاحب قبر سے ہو سکے دل پر وَلِلْچِشْتِیَّةِ صَلٰوةٌ تُسَمّٰی صَلٰوةَ الْمَعْکُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ
وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَآءِ مَا نَشُدُّهَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیون کے
یہان ایک نماز ہی جسکو صلوٰۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے
ایسی اصل اوسکی نہین پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کرین اسیواسطے ہمنے اوسکو ذکر نکیا
اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہی وَلَهُمْ صَلٰوةٌ تُسَمّٰی صَلٰوةَ کُنْ فَیَکُوْنَ
اور چشتیہ کے یہان ایک نماز ہی جسکو صلوۃ کن فیکون کہتے ہین ف صلوۃ کن فیکون اسواسطے
کہتے ہین کہ مطلب بر آری مین اوسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہی قَالُوْا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهٗ
حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْیَرْکَعْ کُلَّ لَیْلَةٍ مِنْ لَیَالِی الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِیْسِ وَالْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ
فِی الْاُوْلٰی الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِی الثَّانِیَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَالْاِخْلَاصَ
مَرَّةً وَیَقُوْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ای آسان کنندۂ دشواریہا وای روشن کنندۂ تاریکیہا
مِائَةَ مَرَّةٍ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَیَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا کَانَتِ الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ

صلوۃ المعکوس

صلوۃ کن فیکون

عَنْ مَّا اسِهٖ وَ یَجْعَلُ کُمَّهٗ فِیْ عُنُقِهٖ وَیَبْکِیْ وَدَعَا اللّٰهَ اِلٰی حَاجَتِهٖ خَمْسِیْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ
لَا بُدَّ یُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہی
کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلثہ یعنی چہارشنبہ اور پنجشنبہ
اور جمعہ کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور
قل ہو اللہ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایکبار اور
سو باریون کہے ای آسان کنندہ دشواریہا وای روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور
استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالی سے دعا کرے بحضور قلب
پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اوتارے
اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے اور روئے اور حق تعالی سے دعا کرے پچاس بار
تو بالضرور انشاء اللہ تعالی دعا اوسکی مستجاب ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے
ناواقفون نے اعتراض کیا ہو آستین گردن مین ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیۂ ماثورہ
مین یہ ثابت نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب ردا یعنی چادر کا الٹا پلٹنا نماز استسقا مین
رسول علیہ السلام سے ثابت ہی تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسیطرح آستین گردن مین ڈالنا
امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کریا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر بدعت ہوگا

فصل چھٹی

فِیْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِیَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَةِ خَوَاجَه بَهَاءِ الدِّیْنِ
نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل ہی مشائخ نقشبندیہ کے
اشغال مین نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہین اللہ
راضی ہوا اون سے اور اونکے سب مریدون سے قَالُوْا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَی اللّٰهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا
الذِّکْرُ فَمِنْهُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَاثُوْرُ عَنْ مُتَّقِیْ مِیْهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک
پہنچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہو سو منجملہ اوسکے نفی اور اثبات ہی اور وہی

منقول ہی متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُهُ اَنْ يَّنْتَهِزَ فُرْصَةً مِّنَ التَّشْوِيْشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ كَالْاِسْتِمَاعِ اِلٰى اَحَادِيْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِيَّةِ كَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْاَلَمِ وَالشِّبَعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَضُمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغْمِضُ عَيْنَيْهِ وَيَحْبِسُ نَفْسَهُ فِيْ بَطْنِهِ وَيَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ اِلَى الْاَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى مَنْكِبِهٖ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَهٗ اِلٰى رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اِلٰهَ ثُمَّ يَضْرِبُ فِيْ قَلْبِهٖ بِالشِّدَّةِ اِلَّا اللّٰهُ اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ ہی کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو سنا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور مین اوسکو اپنے سامنے کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے اون گناہون کی جو اوس سے صادر ہوے پھر دونون لبون اور دونون آنکھون کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ مین حبس کرے اور دل سے کہے لَا اسکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہان تک کہ اپنے مونڈھے تک پونچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکا دے اور ہلا دے اور کہے اِلٰہَ پھر ضرب لگا دے اپنے دل مین سختی سے اِلَّا اللّٰہُ کی **ف** مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چہار باب مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات ہی ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات پر ایک ایک ہزار بار مواظبت کرنا آثار عجیب غریب کا مثمر ہی قَالُوا الْحَبْسُ النَّفَسِ خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فِيْ تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيْمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فِيْهِ وَلٰكِنْ مَا اُمِرَ بِهٖ الْجُوْكِيَّةُ بِكَوْنِ بَاتِّيْ نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہی باطن کے گرم کرنے اور جمعیت عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے مین اور تدریج اسکی اسکی حبس دم

کی مشق کرے تا او سپر گران نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور
حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہی جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پونہچے تو نقشبندیہ کے
حبس دم مین جسکو جوگی تباتے ہین فرق بعید ہے ف مصنف قدس سرہ نے فرمایا
رباعی حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند + اثبات مقالات رہا ہین بکنند + حبس نفس
وحصر نفس دارد فرق + حبس نفس ست انچہ نشانش بدہند + وَلِکَذٰلِکَ لِهٰذَا الْعَدَدِ اَلْوِتْرِ
خَاصِیَّۃٌ عَجِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْکَلِمَۃَ مَرَّۃً فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّهٰکَذَا اِبْتِدَاءً حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی اَحَدٍ وَّعِشْرِیْنَ مَعَ
الْمُرَاعَاۃِ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہے تو اول
اسی کلمہ توحید کو ایکبار ایک دم مین کہے پھر تین بار ایک دم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ
چند روز کی مشق مین اکیس بار تک پونہچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول
بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علی
ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَۃُ نَفْیِ الْمَعْبُوْدِیَّۃِ اَوِ الْمَقْصُوْدِیَّۃِ اَوِ الْوُجُوْدِ عَنْ
غَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتِهَا لَهٗ تَعَالٰی عَلٰی وَجْهِ التَّاْکِیْدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا کَمَا یُدْرِکُ
النَّفْسُ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِیْثِ اور شرط اعظم نفی واثبات ذکر مین لحاظ کرنا ہے نفی
معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات معبودیت
وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر اوس طرح جیسی دل مین خطرات
اور باتون کے خیالات گھومے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلٰی اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً وَّلَمْ یَفْتَحْ
لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاِتْمَامِهٖ
وَالنَّظَرُ عَنِ الْاِشْتِغَالِ الْاُخْرٰی فَلْیَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ یُقْبَلْ فَلْیَسْتَاْنِفْ بِهٰذِهِ
الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَۃِ اِلٰی اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پونہچا اور
اوسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گروش باطن کا دروازہ نکھلا

تو اوسکو اوسکے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو
چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول ہوا تو بشروط مذکورہ اوسکو پھر از سر نو تین
شروع کرنا چاہیے اکیس لکھ بار تک ومنه الاثبات المجرد کانه لم یکن عند المتقدمین وانما
استخرجه خواجه محمد باقی او من یقرب منه فی الزمان والله اعلم اور منجملہ
ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط الله کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور
گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اوسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اونکے کسی قریب
العصر نے نکالا ہے والله اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین
اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض
محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے سمعت سیدی الوالد یقول النفی والاثبات
انفع للسلوک والاثبات المجرد انفع للجذب مین نے اپنے والد مرشد سے سنا
فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور
کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے وصفته ان یخرج لفظة الله من سرته بالشد
التام ویمدها حتی یصل الی ام دماغه مع الحبس والتدریج فی الزیادة
حتی ان منهم من یقولها فی نفس واحد الف مرة وقد رایت امراة من مخلصات سیدی
الوالد تقولها الف مرة فی نفس واحد واکثر من ذلک ایضا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ
الله کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہانتک کہ اوسکے دماغ
کی جڑ تک پہنچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہانتک کہ
بعضے نقشبندی ایک دم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین اور البتہ مین نے ایک عورت کو جو مرشد
کے مریدون سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم مین ہزار بار کہتی تھی اور اس سے
اکثر بھی وسمعت سیدی الوالد قدس سره یحکی عن نفسه انه کان فی البدایة یقول
النفی والاثبات فی نفس واحد مائتی مرة والله اعلم اور مین نے اپنے والد

مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداے سلوک مین نفی اور اثبات کو ایک دم مین
دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وثانیہا المراقبۃ اور دوسرے طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ
ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیۂ منہیہ مین فرمایا حقیقت مراقبہ جو کہ شامل جمیع افراد
آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے
حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ
[جدا شدن ۱۲]
گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد وصفتہا ان یحبس النفس تحت
السرۃ حبسا یسیرا ثم یتوجہ بمجامع ادراکہ الی المعنی المجرد البسیط الذی
یتصورہ کل احد عند اطلاق اسم اللہ ولکن قل من یجردہ عن اللفظ فلیجتہد
ھذا الطالب ان یجرد ھذا المعنی عن الفاظ ویتوجہ الیہ من غیر مزاحمۃ
الخطرات والتوجہ الی الغیر ومن الناس من لا یمکنہ ھذا النحو من الادراک فمن
المشائخ من یأمر مثل ھذا بالدعاء وصفتہ ان لا یزال یدعو اللہ بقلبہ یقول
یا رب انت مقصودی قد تبرأت الیک عن کل ما سواک ونحو ذلک من المناجاۃ
ومنہم من یأمرہ بتخیل الخلاء المجرد او النور البسیط فیتدرج الطالب من ھذا التخیل
الی التوجہ المذکور ۱۲ اور طریقہ مراقبے کا یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے جمیع
حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کے وقت تصور
کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکین تو طالب کوشش
کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات
اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگون سے اس قسم کا ادراک نہین ہو سکتا ہے
سو بعضے مشایخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے ہین اور طریقہ اوس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ
دل سے کیا کرے یون کہے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے مین بیزار ہوا باری طرف تیرے
ماسواے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص مذکور کو خلاے

مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج
پہنچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلاے مجرد سے یہ مراد ہی کہ سارے عالم کے مکان کو بیچ اجسام
سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہی وثالثھا الرابطۃ
بشیخہٖ ہو اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پونہچانا ہی اپنے مرشد
کے ساتھ مولانا نے فرمایا حق یہ ہی کہ سب راہون سے یہ راہ زیادہ ترقریب ہی کاسے
مرید مین قابلیت نہین ہوتی تو اوسکی مزید محبت سے مرشد اوسمین تصرف کرتا ہی مشائخ
طریقت نے فرمایا ہی کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تمسے نہو سکے تو اونکی ساتھ صحبت
رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ
طریقت کے کلام کے معنی یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے
جو ایک پرتو ہی تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر
یہ نہو سکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پونہچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوے ہین جو
اپنے نفوس اور علائق ماسواے سے نجات پا گئے ہین اور اس آیت قرآنی مین کونوا مع الصادقین
یعنی سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہی رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی
کا واصل ہو تو اوسکی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی محنت
مین حاصل نہین ہوتا اور کیا خوب کہا ہی شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین طعنہ
زند بر دہہ سخرہ کند بر چلہ + وشرطھا ان یکون الشیخ قوی التوجہ دائم الیاد داشت
فاذا صحبہ خلی نفسہ عن کل شیءٍ الا محبتہ وینتظر لما یفیض منہ ویغمض عینیہ
او یفتحھما وینظر بین عینی الشیخ فاذا افاد شیئ فلیتبعہ بجامع قلبہ ولیحافظ
علیہ واذا غاب الشیخ عنہ یخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم
فتفید صورتہ ما تفیدہ صحبتہ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت
کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور

اور خیال سے خالی کر ڈالی سوا اوسکی محبت کے اور اوسکا منتظر رہے جسکا اوسکی طرف سے
فیض آوے اور دونون آنکھین بند کر لے یا اونکو کھول دے اور مرشد کی دونون
آنکھون کے بیچ مین ٹکی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اوسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے
دل کی جمعیت سے اور رہنا ہے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکی پاس نہو
تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم
کے تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تھی ف مولانا نے فرمایا
مرشد کی شرط یہ ہی کہ واصل بمقام مشاہدہ ہوا ور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکی دیکھنے سے ذکر کا
فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاء اللہ وہ
ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جنکی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے
هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور بمقتضاے اس حدیث کے هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى
جَلِيْسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا مترجم کہتا ہی
خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی اس قول مین
رباعی باہر کہ نشستی ونشد جمع دلت + وز تو نرمید صحبت آب وگلت + زنہار ز صحبتش گریزان
میباش + ورنہ نکند روح عزیزان بحلت + خلاصہ یہ ہی کہ جسکی صحبت سے دنیا سرد ہوا ور حرارت
سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اوسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی اور جب
دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہی اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہی پس واجب
ہی کہ تملو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نکرلے بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد
کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہون تو مولوی روم علیہ الرحمہ نے فرمایا
شعر اے بسا ابلیس آدم روی ہست + پس بہر دستی نشاید داد دست + اعتقاد اور محبت مرشد
کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہی ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت
پرستی کی نوبت پہونچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر

قائم رکھے آمین سمعت سیدی الوالد یقول یجب علی السالک اذا کان علی ھیئۃ وحصل لہ شیٔ من ھذا المعنی ان لا یغیر تلک الھیئۃ فان کان قائما لم یقعد وان کان قاعدا لم یقم اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہی کہ جب کسی شکل اور ہیات پر ہوا ور اوسکو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اوس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہو جاوے ومن المشایخ من یأمر بتخییل القلب مکتوبا علیہ اسم اللہ بالذھب اور بعضے وہ مشایخ ہین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا سمعت سیدی الوالد یقول امرنی خواجہ ھاشم البخاری بکتابۃ اسم الذات وانا ابن عشر سنین فاکثرت منھا واخذت بمجامع قلبی حتی انی کنت مشغولا بکتابۃ کتاب فکتبت اسم الذات علی نحو من اربعۃ اوراق وما شعرت اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا تو مین نے اسکی لکھنے کی کثرت کی ور اسکی تحریر مین نے اپنے دل مین جمالی یہان تک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین مشغول تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکھ گیا اور مجکو کچھ خبر نہوئی ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وسمعتہ یقول رأیت خواجہ خرد یکتب بابھامہ علی اصابعہ الاربع شیئا فی مجلسہ وکلامہ وشانہ کلہ فسألتہ فقال کتبت اسم الذات فی بدایۃ امری وصارت دیدنا لا استطیع الانقلاع عنھا واللہ اعلم اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ مین نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چارون انگلیون پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مین نے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ مین نے اسم ذات ابتداے سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی عادت ہو گئی ہی کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون واللہ اعلم والنقشبندیۃ کلمات علیھا

بناء طریقتهم بعضها اشارة الی هذه الاشغال وبعضها علی شروط تاثیرها فلنذکرها اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہین جنپر اونکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحون مین تو اونھین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی اونکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا چاہیے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت نگہداشت یادداشت فهذه ثمانیة الفاظ ماثورة عن الخواجه عبد الخالق الغجدوانی وبعدها ثلثة ماثورة عن الخواجه نقشبند وقوف زمانی وقوف قلبی وقوف عددی ۱ ہوش در دم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن ۴ خلوت در انجمن ۵ یاد کرد ۶ باز گشت ۷ نگہداشت ۸ یادداشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے منقول ہین اور انکے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سے مروی ہین ۱ وقوف زمانی ۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی اما هوش در دم فمعناه التیقظ فی کل نفس فلا یزال متیقظا متفحصا عن نفسه فی کل نفس هل هو غافل او ذاکر هذا طریق التدریج الی دوام الحضور وهذا للمبتدی فاذا توسط فی السلوک فلیکن متفحصا عن نفسه فی کل طائفة من الزمان مثل ان یتامل بعد کل ساعة هل دخلت علیه فیها غفلة او لا فان دخلت غفلة استغفر وعزم علی ترکها فی المستقبل وهکذا حتی یصل الی الدوام ویسمی هذا الاخیر بوقوف زمانی واستخرجه خواجه نقشبند لما رأی ان التوجه الی علم العلم فی کل نفس یشوش حال المتوسط انما اللائق به الاستغراق فی التوجه الی الله بحیث لا یزاحمه علم هذا التوجه تو ہوش در دم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہ طریقہ ہی تدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہی پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت

ہوش در دم

کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آیندہ
کو اوسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے
اور پہچانے باقی کی ہوشیاری سمی بوقوف زمانی ہے اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے
کہ اونھون نے معلوم کیا کہ منعم ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک کے
حال کو پریشان کرتا ہے اوسکی مناسب تو استغراق ہے توجہ الی الله مین اسطرح پر کہ اسکو اپنے
متوجہ ہونے کی دانست بھی مزاحم حال ہوف مترجم کہتا ہے ہر ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش
در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جسکا نام
وقوف زمانی ہے لائق بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہین
حدیث مین وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطے عمل
کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے مین فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ
تمسے حساب لیا جاوے اور ادنکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کئے جاوین اور مستعد ہو جاؤ عرض
اکبر کیواسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت مین ہوگا اوس دن تم سامنے کیے جاؤگے تمہاری کوئی
چیز چھپ سکیگی اما نظر بر قدم فمعناه ان السالک یجب علیہ ان لا ینظر فی حالِ
مشیہ الا الی قدمیہ ولا فی حالِ قعودہ الا بین یدیہ فان النظر الی النقوش المختلفۃ و
الالوان المعجبۃ یفسد علیہ حالہ ویمنعہ مما ہو بسبیلہ وفی کلمۃ الاشتغال الی امواہ
الناس واحادیثہم سمعت سیدی الوالد یقول ہذا بالنسبۃ الی المبتدی اما
المنتہی فیجب علیہ ان یتامل فی حالہ علی قدم ای نبی ہو اذ من الاولیاء من یکون علی قدم
محمد علیہ الصلوۃ والسلام ولہ الجامعیۃ التامۃ ومنہم من یکون علی قدم موسی علیہ السلام
وعلی ہذا القیاس فاذا عرف متبوعہ فلتکن احوالہ وواقعاتہ مناسبۃ بواقعات متبوعہ علیہ السلام
اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر
نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے آگے اسواسطے کہ

نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگون کا منظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور راوس سے
روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور حکم منظر مین ہی لوگون کی آوازون اور اونکی باتون کی طرف کان
لگانا اپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہی اور
منتہی پر تو واجب ہی کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا
سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہین اور اونکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل
ہوتی ہی اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے
پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب
ہون واللہ اعلم اَمَّا سَفَرْ دَرْ وَطَنْ فَمَعْنَاہُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِیَّۃِ الْخَسِیْسَۃِ
اِلَی الصِّفَاتِ الْمَلَکِیَّۃِ الْفَاضِلَۃِ فَیَجِبُ عَلَی السَّالِکِ اَنْ یَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِہٖ ھَلْ فِیْہِ بَقِیَّۃُ
حُبِّ الْخَلْقِ فَاِذَا عَرَفَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ اسْتَاْنَفَ التَّوْبَۃَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِکَ صَنَمُہٗ ثُمَّ
یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یَعْنِیْ نَفَیْتُ عَنْ قَلْبِی الشَّیْءَ الْفُلَانِیَّ وَاَثْبَتُّ حُبَّ اللہِ مَکَانَہٗ وَذٰلِکَ
لِاَنَّ عُرُوْقَ الْمَحَبَّۃِ فِیْ دَاخِلِ الْقَلْبِ کَثِیْرَۃٌ خَفِیَّۃٌ لَا یُمْکِنُ اَنْ تُسْتَخْرَجَ اِلَّا بِالتَّفَحُّصِ الْبَالِغِ
وَیَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ یَتَفَحَّصَ ھَلْ فِیْ قَلْبِہٖ حَسَدٌ لِاَحَدٍ اَوْ حِقْدٌ اَوِ اعْتِرَاضٌ
فَلْیَکْنُسْ بِمُکْنَسَۃِ ھٰذِہِ الْکَلِمَۃِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ
خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہی کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ
آیا اوسمین کچھ حب خلق باقی ہی پھر جب اوسکو جان جاوے تو سرنو سے توبہ کرے اور جانے
کہ یہ میرا بت ہی اسواسطے کہ جو تجکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہی پھر کہے لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ سے ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کردیا اور الا اللہ سے قصد کرے
کہ اللہ کی محبت مین نے اوسکے مقام پر ثابت کردی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ غیر خدا کی محبت کے
رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے
اور سالک پر واجب ہی کہ تلاش کرے کہ آیا اوسکے دل مین کسیکا حسد یا کسیکا کینہ یا اعتراض موجود

سفر در وطن

ہی تو اوسکو توڑا کرے اس کلمے کی مداومت سے ف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے
اللہ کی محبت کا خالص مزا چکہا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکہا اور سب لوگون سے اوسکو
وحشی کردیا اَمَّا خلوت در انجمن فمعناہ اَن یشتغل بقلبہ بالحق فی الاحوال کلہا
من الدرس والکلام والاکل والشرب والمشی فیجب ان یحصل السالک ملکۃ
التوجہ الی الحق فی وقت الاشتغال بہذہ الاشغال قال خواجہ نقشبند والیہ
الاشارۃ فی قولہ عز من قائل رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ
بل الحق ان التوسم بزی الفقراء ودوام التعلق باللہ یکون غالبا مظنۃ للریاء
والسمعۃ فالاولی ان یکون الزی زی العلم والدیانۃ والاجتہاد فی الطاعات
ویکون القلب مع الحق دائما قال الخواجہ علی الرامیتنی بالفارسیۃ شعر

اندرون شو آشنا و از برون بیگانہ وش + این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان

اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہی کہ دل سے خدا کے ساتہ مشغول رہے اپنے جمیع حالات مین
پڑہانے مین اور کلام کرنے اور کہانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا کی
طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پونہچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت
خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے قول مین کہ مرد وہ لوگ ہین جنکو
سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہی دل بیار و دست بکار
گویا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ بلباس فقرا نشان منہ ہوتا اور ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا
اسطرح پر کہ لوگون پر مخفی نرہے اسمین اکثر دکہانے اور سنانے کا مظنہ ہی تو بہتر یہ ہی کہ وضع اور
لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ
کے ساتہ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سے
آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہی جہان مین ف مترجم کہتا ہی مصنف
حقانی نے سچ فرمایا کہ اس زمانے مین رفع ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین

خلوت در انجمن

یا نمدا کے واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اوسکے ساتھ عقیدت
ہو گی یہی گمان کرینگے کہ یہ ملا ہین کتاب کے کوٹہ انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف
لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے **حکایت** ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے پوچھا کہ کاروبار
کی عین مشغولی مین توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل ہونا کیونکر متصور ہو اور اسپر کیا دلیل ہے خواجہ
علیہ الرحمہ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاَمَّا يَادْكَرْد
فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ
اور یادکرد سے مراد ذکر اللہ ہے یا نفی و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ہے
یادکرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اوس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہے یہان تک کہ حق جل
شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ
دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت
کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا بازگشت فَمَعْنَاهُ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ
الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فَيَدْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَجَامِعِ هِمَّتِهٖ يَا رَبِّ
اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ لَكَ اَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَارْزُقْنِيْ وُصُوْلَكَ التَّامَّ
سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ هٰذَا شَرْطٌ عَظِيْمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّغْفُلَ
السَّالِكُ عَنْهُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَكَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے
عبارت ہے کہ تھوڑے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یون دعا
کرے اللہ عز وجل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے مین نے دنیا اور آخرت
کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجکو نصیب فرما والد مرشد
قدس سرہ سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سے
غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسکی برکت سے پایا **ف** مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو
دل سے کہے تو اوسکے بعد اوسی طرح کہے آلہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے

یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہی اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نایاب اور بد کا نافی ہی تو دم بدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جائے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعای مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اوسکو انشاء اللہ تعالی اخلاص حاصل ہو جاویگا اور بازگشت سے اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ آتا ہی سرور خاطر سے تو اوسپر مغرور ہو جاتا ہی اور اوسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہی حال آنکہ اوسکے حق مین یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہی وَاَمَّا نگاہداشت فَهُوَ عِبَارَةٌ عن طرح الخطرات احادیث النفس فَيَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ السَّالِكُ مُتَيَقِّظًا فَلَا يَدَعُ خَطْرَةً يَخْطُرُ فِي قَلْبِهٖ قَالَ خواجہ نقشبند يَنْبَغِي اَنْ يَصُدَّهَا السَّالِكُ فِي اَوَّلِ مَا يَظْهَرُ لِاَنَّهَا اِذَا ظَهَرَتْ مَالَتْ اِلَيْهَا النَّفْسُ وَاَثَّرَتْهَا فَيَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهٰذَا طَرِيْقُ تَحْصِيْلِ مَلَكَةِ خُلُوِّ لَوْحِ الذِّهْنِ عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِيْثِ النَّفْسِ اور نگاہداشت تو عبارت ہی خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل مین نچھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطرے کو اوسکے ابتداے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنے ملکۂ خلو تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل مین رکھنا نچاہیے بزرگون کے نزدیک یہ امر اہم ہی اور اولیاے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہی وَاَمَّا یادداشت فَعِبَارَةٌ عَنِ التَّوَجُّهِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالْخَيَالَاتِ اِلٰى حَقِيْقَةِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ لَا يَسْتَقِيْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ مَعَ الْبَقَاءِ السَّابِعِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور یادداشت تو عبارت ہی توجہ صرف سے جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات

سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل
نہین ہوتا مگر فناے تام اور بقاے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات
مقدس کے دھیان کا نام ہی جو بلا ذریعے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت
کو البتہ حاصل ہوتی ہی جعلنا اللہ منہم بحرمۃ الوسیلۃ آمین واما وقوف زمانی فقد ذکرنا
تفسیرہ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہمنے ہوش در دم کی تفسیر مین بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت
کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین در صورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اوسکے ترک
پر ہمت باندھنا واما وقوف عددی فہو المحافظۃ علی عدد الوتر وقد مر بیانہ
اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہی اور اوسکا بیان ہوچکا یعنی ذکر
کو طاق ذکر کرنا نہ جفت واما وقوف قلبی فمعناہ التوجہ الی القلب الذی ہو موضع
الی الجانب الایسر تحت الثدی والحکمۃ فی ہذا التوجہ کالحکمۃ فی رعایۃ
الضربات عند الجیلانیۃ اور وقوف قلبی عبارت ہی اوس قلب کی طرف جو بائین طرف چھاتی کے
نیچے موضوع ہی اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی ہی جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہی مشائخ قادریہ
کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل نہو
تا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہوجاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اوسپر
واقف رہے اثناے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرلے اور اوسکو ذکر اور اوسکے
مفہوم سے معطل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین
لازم نہین فرمایا اور وقوف قلبی تو اونکے نزدیک اثناے ذکر مین لازم ہی چنانچہ رابطہ مرشد
اور مراقبات لازم ہین بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین بدون وقوف
قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہی شعر علی بیض قلبک کن کانک طائر * فمن ذلک الاحوال
فیک تولد یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہوجا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھین
حالات عجیبہ پیدا ہونگے وللنقشبندیۃ تصرفات عجیبۃ من جمع الھمۃ علی مراد

وقوف زمانی
وقوف عددی
وقوف قلبی

فیکون علیٰ وفق الھمۃ والتاثیر فی الطالب ودفع المرض عن المریض وافاضۃ
التوبۃ علی العاصی والتصرف فی قلوب الناس حتی یحبوا ویعظموا وفی مدارکھم
حتی تتمثل فیھا واقعات عظیمۃ والاطلاع علیٰ نسبۃ اھل اللّٰہ من الاحیاء
واھل القبور والاشراف علیٰ خواطر الناس وما یختلج فی الصدور وکشف الوقائع
المستقبلۃ ودفع البلیۃ النازلۃ وغیرھا ونحن ننبھک علیٰ نموذج منھا

اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات میں ہمت باندھنا کسی مراد پر جس ہوتی ہے وہ مراد ہمت
کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ
کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جاویں اونکے خیالات
میں تصرف کرنا تا اونمیں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر
زندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جو اونکی سینوں میں خلجان کر رہا ہے
اوس پر مطلع ہونا اور وقائع آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلاے نازل کو دفع کر دینا اور سواے
انکے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تجکو اس کتاب کے دیکھنے والے اونمیں سے بعض تصرفات
پر آگاہ کرتے ہیں بطریق نمونے کے اما ھذہ التصرفات عند کبرائھم اصحاب الفناء
فی اللّٰہ والبقاء بہ فلھا شان عظیم واما عند سائرھم فالتاثیر فی الطالب ان
یتوجہ الشیخ الی نفسہ الناطقۃ ویصادمھا بالھمۃ التامۃ القویۃ ثم یستغرق
فی نسبتہ بالجمعیۃ وھذا بعد ان تکون نفس الشیخ حاملۃ للنسبۃ من نسب
القوم وکانت ملکۃ راسخۃ فیھا فتنتقل نسبتہ الی الطالب علیٰ حسب استعدادہ
ومنھم من یشوب بھذا التوجہ الذکر والضرب علیٰ قلب الطالب اذا غاب
الطالب فانھم یتخیلون صورتہ ویتوجھون الیھا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیوں
کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں تو اونکی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر
کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے

نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت
مین جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اوسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہوان
بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکۂ راسخہ ہو کہ ہر دم اوسکے قابو مین
ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اوسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور
بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے
ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اوسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اوسکی طرف متوجہ
ہوتے ہین یعنی غائب کو توجہ دیتے ہین اوسکی صورت کو خیال کرکے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ
عَنِ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاكُّدِ الْعَزِيمَةِ بِصُورَةِ التَّمَنِّي وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي
الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوَى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِي مَنْ اَثِقُ بِهٖ
اَنَّ مِنَ الشُّيُوخِ مَنْ يَشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِي بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا
رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت عبارت
ہی اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اسطرح پر کہ
دل مین کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اور
مجکو خبر دی اوسنے جسپر مجکو اعتماد ہی کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین
اور لا آلہ الا اللہ سے یہ ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی
روزی دینے والا نہین یا اوسکے مناسب جو مدعا ہو سوا اللہ کے ف مولانا نے
فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد دلیل ہین اور بعضے مشایخ سے مجددی مشایخ مراد ہین
وَاَمَّا سَلْبُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ
الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَ
هٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِي خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہی کہ مرد صاحب
نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ مین ہی اور اسپر ہمت کو جمع

تصرف ہمت

سلب مرض

کرے اسطرح پر کہ اوسکے دل مین کوئی خطرہ نہ آوے سواے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہوجاویگی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہی اوسکی تعلق مین **ف** مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہین ایک یہہ کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے یا کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے یَا مَنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان مین کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلاے معصیت زائل ہوجاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہی جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ الْعَاصِيَ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِيْهِ نَوْعَ تَاْثِيْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰى نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ يَسْتَانِفُ فَيَنْدَمُ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِيَ يَتُوْبُ عَنْ قَرِيْبٍ اور افاضۂ توبہ کی صورت یہ ہی کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اسمین تاثیر دے اسطرح پر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے مل گئے اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا پھر از سر نو شروع کرے سو اوس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالی سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوْا اَوْفِيْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰى يَتَمَثَّلَ فِيْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ يُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ يَتَخَيَّلَ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَجَّهَ اِلَيْهَا بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَيْهِ يَتَاَثَّرُ وَيَظْهَرُ فِيْهِ الْحُبُّ وَيَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اونمین محبت آجاوے یا اونکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہوجاوین اوسکا طریقہ یہ ہی کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑجاوے اور اوسکو اپنے نفس سے متصل لے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اونکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت

افاضۂ توبہ

افاضۂ تصرف

تو اوسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہو اور اوسمین محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اوسکے ذہن مین صورت پکڑ جاویگا۔ وَاَمَّا الْاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَۃِ اَھْلِ اللّٰہِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ بَیْنَ یَدَیْہِ اِنْ کَانَ حَیًّا اَوْعِنْدَ قَبْرِہٖ اِنْ کَانَ مَیِّتًا وَیُفَرِّغُ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ نِسْبَۃٍ وَّیُفْضِیْ بِرُوْحِہٖ اِلٰی رُوْحِ ھٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰی یَتَّصِلَ بِھَا وَیَخْتَلِطَ ثُمَّ یَرْجِعَ اِلٰی نَفْسِہٖ فَکُلُّ مَا وَجَدَ فِیْھَا مِنَ الْکَیْفِیَّۃِ فَھُوَ نِسْبَۃُ ھٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَۃَ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونیکا طریقہ یہ ہے کہ اوسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اوسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اوسکی روح تک پونہچاوے چند ساعت یہان تک کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس مین پاوے تو البتہ وہی اوس شخص کی نسبت ہے۔ وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَی الْخَوَاطِرِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ حَدِیْثٍ وَّخَاطِرٍ وَّیُفْضِیْ بِنَفْسِہٖ اِلٰی نَفْسِ ھٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِیْ نَفْسِہٖ حَدِیْثٌ مِّنْ قَبِیْلِ الْاِنْعِکَاسِ فَھُوَ خَاطِرُہٗ اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتون کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اوس شخص کے نفس تک پونہچاوے پھر اگر اوسکے دل مین کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اوسکے دل کی ہے۔ وَاَمَّا کَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَۃِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَۃِ ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْہُ کُلُّ حَدِیْثٍ وَّکَانَ الْاِنْتِظَارُ کَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ یَرْنُوْ بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِ وَقْتِ تَحَیُّرِ الْھَمِّ فَاِنَّہٗ عَنْ قَرِیْبٍ یَّنْکَشِفُ عَلَیْہِ الْاَمْرُ بِھَتْفِ ھَاتِفٍ اَوْ رُؤْیَۃِ وَاقِعَۃٍ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ رُؤْیَا فِی الْمَنَامِ اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے کے دریافت کے انتظار

اطلاع نسبت اہل اللہ

اشراف خواطر

کشف وقائع آئندہ

سے پہر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اوس مرتبے پر ہو جیسے پیاسے
کو پانی کی طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا اسفل کیطرف بلند کرنا شروع کرے
بقدر اپنی استعداد کے اور اونھین کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اوسپر حال کھلجاویگا خواہ
ہاتف کی آواز سے یا جاگتے مین اوس واقعے کو دیکھکر یا خواب مین ف ملاء اعلی ملائکہ کو مین
کو کہتے ہین جو مقربین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا و قدر ہین اور ملاء اسافل وہ فرشتے
ہین جو مراتب مین اوسنے نیچے ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيْقَةُ اَنْ يَّتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ
بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِيَّةِ وَيَتَخَيَّلَ مُصَادَمَتَهَا وَدَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَرْبُوْ
بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰى حَيِّزِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا
عَنْ قَرِيْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلاے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اوس
بلا کو اوسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اوسکی مقاومت اور دفع کرنے کو بقوت
تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا
ملاء اسافل کے سکان کی طرف بلند کرے اور اونھین کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع
ہو جاویگی واللہ اعلم وَشَرْطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهَا اِتِّصَالُ نَفْسِ
الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِيْهِ وَالْاِلْمَامُ بِهَا وَالْاِفْضَاءُ اِلَيْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِيْدِ مِنْ
غَوَاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُوْنَ هٰذَا الْاِتِّصَالَ وَيَقْدِرُوْنَ عَلٰى تَحْصِيْلِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْاَشْغَالِ هُوَ الَّذِيْ كَانَ يَخْتَارُهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور ایسے تصرفات
کی شرط اور جو انکے قائم مقام ہین متصل کرنا ہی اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے
جسمین تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اوسکے ساتھ اور اوس تک پونہچا دینا اور جو لوگ کہ بدن
کے حجابون سے پاک ہو گئے ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اسکے حاصل کرنے پر
قادر ہین واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کئے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے
وَلِلشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيْ اَشْغَالٌ اُخْرٰى فَلْنَذْكُرْهَا بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ

تعالیٰ خلق فی الانسان ست لطائف ھی حقائق مفرزة بحیالها انما ھو ظاهر کلام
الشیخ واتباعه اوجهات واعتبارات للنفس الناطقة فهی تسمی باعتبار قلبا و
باعتبار اخر روحا الی غیر ذلک وهو الذی اختاره سیدی الوالد وصورها فی صورها
فرسم دائرة وقال هی القلب ثم دائرة اخری فی هذه الدائرة فقال هی الروح الی
ان رسم الدائرة السادسة وقال هی انا وسمعته یقول بعضها فی البعض ویستدل علی
ذلک بالحدیث الدائر علی السنة الصوفیة ان فی جسد بنی ادم قلبا وفی القلب روحا
الی اخره ولم احفظ لفظه اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے مین اور اشغال مین توجاہیے
کہ ہم اونکو مجمل ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالیٰ نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے جنکے حقائق جدا
جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف سے اور اونکے تابعین کے کلام سے
یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے
مسمی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اوسکا روح نام ہی وعلی ہذا القیاس باقی لطائف
اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجکو اون لطائف کی صورت بنا دی تو اول
ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اوس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور
کہا کہ یہ روح ہی یہان تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو
آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہی اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہی اور مین نے
والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہین اور اس مدعا پر اوس حدیث
سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائرہ اور مشہور ہی کہ مقرر ابن آدم کے جسم
مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین
ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین د
بالجملة فرض الشیخ احمد السهرندی ان کل لطیفة من تلک اللطائف ارتباطا ببعض
من الجسد فالقلب تحت الثدی الایسر باصبعین والروح تحت الثدی الایمن مثله

اَلْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْاَيْمَنِ مَائِلًا اِلٰى وَسَطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الثَّدْيِ
الْاَيْسَرِ مَائِلًا اِلَى الْوَسَطِ وَالْاَخْفٰى فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسَطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْاَوَّلِ
مِنَ الدِّمَاغِ وَفِي كُلٍّ مِنْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ حَرَكَةٌ نَبْضِيَّةٌ فَالشَّيْخُ يَأْمُرُ بِمُحَافَظَةِ تِلْكَ الْحَرَكَةِ
وَتَخَيُّلِهَا ذِكْرَ اسْمِ الذَّاتِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ مَادًّا لَفْظَةَ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ
كُلِّهَا وَضَارِبًا بِلَفْظَةِ اِلَّا اللّٰهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خلاصہ یہ ہی کہ شیخ احمد سرہندی
کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہی بدن کے بعض اعضا سے
تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہی اور روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے
بمقابلۂ دل ہی اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوے اور خفی
بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سر وسط
مین ہی اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضاے مذکورہ سے
نبض کے مانند حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات
خیال کرنے کا امر فرماتے ہین پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کے لفظ پھیلاتے ہوے
جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے
فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہی
تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا
نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہی اور اخفی سب لطائف مین الطف اور
احسن ہی اور روح الطف ہی قلب سے مشایخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات
کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس
پاتا ہی اور اوسکے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور
ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کی تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ
لا کو دماغ تک پونہچاوے اور کلمۂ الٰہ کو داہنے مونڈھے پر اپنیان راست پر پونہچاوے اور

کلمۂ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

فصل ساتوین

مَرجِعُ الطُّرُقِ کُلِّهَا اِلیٰ تَحْصِیلِ هَیْأَةٍ نَفْسَانِیَّةٍ تُسَمّٰی عِنْدَ هُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا نِسْبَةٌ وَارْتِبَاطٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّکِیْنَةِ وَبِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے طریقونکا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کے انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی اور اونکے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہی وَحَقِیْقَتُهَا کَیْفِیَّةٌ حَالَّةٌ فِی النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ التَّشْبِیْهِ بِالْمَلَائِکَةِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلَی الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کرگئی ہی از قسم تشبیہ بفرشتگان یا طلاع پانا طرف عالم جبروت کے وَتَفْصِیْلُهٗ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَاوَمَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْاَذْکَارِ حَصَلَ لَهٗ صِفَةٌ قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَکَةٌ رَاسِخَةٌ لِهٰذَا التَّوَجُّهِ فَهٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ کُلٍّ مِنْهُمَا اَنْوَاعٌ کَثِیْرَةٌ اور تفصیل اوس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات واذکار پر مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہوجاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور اِس توجہ کا ملکۂ راسخہ پیدا ہوجاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ بملکوت مراد ہی اور ملکۂ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہی تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہین فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَتَکُوْنُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِی الْقَلْبِ سو منجلہ انواع مذکورہ کے محبت و عشق کی نسبت ہی تو اوسمین محبت کی صفت محکم ہوجاتی ہی قلب کے اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ کَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّیْ عَنْ حُظُوْظِهَا وَکَانَ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ یُسَمِّیْهَا نِسْبَةَ اَهْلِ الْبَیْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہی اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کہتے تھے وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ وَهِیَ مَلَکَةُ التَّوَجُّهِ اِلَی الْحَجْرِ الْبَسِیْطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْحُضُوْرُ مَعَ اللهِ اَلْوَانٌ بِحَسْبِ قِرَانِ مَعْنًی مِنَ الْمَحَبَّةِ وَالْکَسْرِ النَّفْسِ اَوْ غَیْرِهِمَا

بیان حقیقت نسبت

بِالْیَادْدَاشْت وَالنَّفْسُ تَتَقَوَّمُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ هٰذَا اللَّوْنِ وَتُسَمّٰى تِلْكَ الْمَلَكَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلٰى حِدَتِهَا وَالْغَرْضُ مِنَ الْاَشْغَالِ تَحْصِيْلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا حَتّٰى تَكْتَسِبَ النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور منجملہ اونکے مشاہدے کی نسبت ہی وہ عبارت ہی ملکۂ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہی حاصل کلام بالاجمال یہ ہی کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہی بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا انکے غیر کی یاد داشت کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکۂ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہی اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہی اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہی اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہی اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکۂ راسخہ پیدا کرلے **ف** حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مآل کار بیان کیا کہ نسبت ہی پھر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا ہی پھر تطلع اول الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا کسواسکو نقل کرتا کہ تو راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طُرُقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّاْيِ عِنْدِيْ اَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرَائِطِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ انْفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ وَاَقْلَاعٌ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ

رَاسِخَةٌ وَهَيْأَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ فِيهَا فَظُنُّوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمُرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيْقِ مَشَايِخِنَا لَاشَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان نکیجو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انھین اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا ایک طریق ہی اور انھین مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہی کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اونکے طریق تحصیل کے مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سنے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہو جاتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ حضرات صحابہ اور تابعین اشیاے مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو اونکو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور ہیأت نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہی شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت چلا آیا ہمارے مرشدون کے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اسبات مین یہ ہے کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت سکینہ ہی اور وہ نسبت طہارت و نسبت یاد سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو اونکے کلام کا محمل اصلی اور اونکے خاص اور عام کا مطمح اولی یہی ہے تو ہمکو لائق ہے کہ اون حضرات کے احوال اور اقوال اسی پر جو مینے بتایا محمول کیجو چنانچہ اونکے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے

ف اشارات تواریث نسبت سکینہ سے نسبت طہارت اور نسبت یاد اور برکات عدالت و تقوی و سماحت ۱۲ مسئلہ نسبت صحابہ و تابعین

سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ایمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ
کیا کہ ایک دوسرے کے دامن مین چنگل مارے ہی اور اونکا سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس
کے ساتھ بنہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہی اور مین نے مشاہدہ کیا کہ اونکا قول عالم ارواح کے
باطن در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے
کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اوکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے
ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانے مین
نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہی کہ جس امر کے واسطے اولیاے طریقت رضی اللہ عنہم
نے یہ اشغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہی گو طرق اوسکی
تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیای طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوی مجتہدین
شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرالئے اور اولیاے طریقت نے
باطن شریعت کی تحصیل کے جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان بدعت سیئہ کا
گمان سراسر غلط ہی ہان یہ البتہ ہی کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفاے طبیعت اور حضور خورشید
رسالت کے تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نتھی بخلاف متاخرین کے کہ اونکو
بسبب بُعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن
اور حدیث کے فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نتھی اور اہل عجم اور بالفعل کے
عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ یَذْكُرُ رُؤْیَةً لَهٗ
طَوِیْلَةً رَأَی فِیْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِیًّا
كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنْ نِسْبَتِیْ هَلْ هِیَ الَّتِیْ كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْهَا وَتَأَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ هِیَ هِیَ بِلَا فَرْقٍ
والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین اور
سید الاولیا علی مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا

اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمکو زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی
تو تمکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے بافرق
ثُمَّ اِنَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى السَّكِيْنَةِ اَحْوَالًا رَابِعَةً تَنُوْبُهُ مَرَّةً وَّمَرَّةً
فَلْيَغْتَنِمْهَا السَّالِكُ وَلْيَعْلَمْ اَنَّهَا عَلَامَاتُ قَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَاْثِيْرِهَا فِي صَمِيْمِ
النَّفْسِ وَسُوَيْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان
نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات رفیعہ کو غنیمت جانے
اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس و دل کے اندر اثر
کرنے کے علامات ہین وَمِنْهَا اِيْثَارُ طَاعَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرَةُ عَلَيْهِ
فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّاِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ
كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطٍ لَّهٗ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ
فَجَعَلَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلَاتِهٖ فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى
فَقَالَ قَدْ اَصَابَتْنِيْ فِيْ مَالِيْ هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ اَصَابَهٗ فِيْ حَائِطِهٖ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هُوَ صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
الْمُشَارُ اِلَيْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ
مَشْهُوْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہے طاعات الٰہی کا اوسکے جمیع ماسوا پر
اور اوسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو
طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اوڑی سو ادھر ادھر جاتی
پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتے تھی یعنی درخت ایسے پیچاپن اور زمین پر جھکے تھے
کہ اوسکا نکلنا دشوار رہا تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا اور ایک ساعت اپنی نظر کو اوسکے ساتھ
دوڑا لیکے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نرہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال

یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے
یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہی اللہ کی راہ میں اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین
چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہی فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ
مشہور اور معلوم ہی مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ مجملًا یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون
کے دیکھنے مین ایسے مشغول ہوے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑون کی
پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم
ہوتی ہی اگر احیانًا کسی چیز کی مشغولی ذی طاعت مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اوس چیز کے دفع
کرنے کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام
نے گھوڑون کو مروا ڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلٰى ظَاهِرِ الْبَدَنِ
وَالْجَوَارِحِ لَهٗ آثَارٌ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ
يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحِلْيَةِ اَنَّ
عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ نَبْكِيْ حَتّٰى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ
مذکورہ کے اللہ تعالٰی کا خوف ہی اس طرح پر کہ اوسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہی حفاظ
حدیث نے اصول مین یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو
حق تعالٰی اپنے سایۂ رحمت مین رکھیگا یہان تک کہ پانچوان شخص فرمایا وہ مرد ہی جسنے اللہ کو
خالی مکان مین یاد کیا پھر اوسکی دونون آنکھین آنسوؤن سے بہنے لگین اور حدیث مین وارد
کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوے تو اتنا روے کہ داڑھی تر ہو گئی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینۂ مبارک سے جوش کی آواز
آتی تھی دیگ کے جوش کرنے کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینۂ مبارک سے
جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہی ف مولانا نے فرمایا حدیث مین وارد ہی کہ دوزخ مین داخل

ہو گا وہ مردود ہو ریا اسکے خوف سے یہان تک کہ وہ وہ تھن مین بھر جاوے اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکاء تھے آنکھین نہ تھمتی تھین آنسوؤن سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے
اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب مین نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ
شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اوڑ گیا خوف سے وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ اَخْرَجَ
الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَاَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْقَى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ
اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَبِهٖ
فُسِّرَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے
حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیکمرد سے
نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد
نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیکمرد
دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا نیکمرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک
حصہ ہی اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ اونکے واسطے بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہی بردیا
صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہی کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہی **ف**
مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سالکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ
بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم مین سے کسی نے خواب دیکھا تو اگر کوئی خواب
بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اَوْ رُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَوْ رُؤْيَةُ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ
ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ الْاٰتِيَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَاٰى

۱؎ یعنی اسکو پیدا
یا انہون نے پیدا کیا ہے
یعنی جیسے ہو دوبارہ
۲؎ خود ہی سب ہیں
۳؎ یا اسکی حالت اچھی
ہو اسکے واسطے یعنی
۴؎ حال اچھا

او الصالحة على ما هي عليه او رؤية الانوار والطيبات كشرب اللبن والعسل والسمن كما هو مذكور في كتاب الرؤيا من الاصول ورؤية الملائكة ففي الحديث ان رجلا كان يقرأ القران ذات ليلة فظهرت ظلة فيها امثال المصابيح الى اخر القصة اور رویاے صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ ہی وقائع آیندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کی واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہی اور اسیطرح فرشتون کا دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سایبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ **ف** قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت سے یون ہی کہ اُسید بن حُضَیر تہجد کے وقت سورہ بقر پڑھتے تھے تو ایک سایبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گھوڑا بھڑکنے لگا اوڈھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا اونھون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہوگئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے مترجم کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ رض سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے مجکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی احمد اور ترمذی نے عایشہ صدیقہ رض سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریٰ نے کہا کہ اوسنے تو آپکی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپکے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اوسکو

خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا ومنھا
الفراسۃ الصادقۃ والخاطر المطابق الواقع فقد جاء فی الخبر اتقوا فراسۃ
المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو
مطابق ہی واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہی کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ
نور الٰہی کے نظر کرتا ہی مترجم کہتا ہی فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہی ومنھا اجابۃ
الدعاء وظھور ما یطلبہ من اللہ تعالیٰ بجھد ھمتہ والیہ الاشارۃ فی
الحدیث رب اغبر اشعث ذی طمرین لا یؤبہ بہ لو اقسم علی اللہ لابرہ وبالجملۃ
فھذہ الوقائع وامثالھا دالۃ علی صحۃ ایمان الرجل وقبول طاعاتہ وسرایۃ
النور فی صمیم قلبہ فلیغتنمھا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہی اور
ظاہر ہونا اوسکا جسکا اللہ سے طالب ہی اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ
حدیث مین ہی کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان مو پرانے پھٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال
مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ اوسکی قسم کو سچا کر دے
یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہی کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام
یہ ہی کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوے اور مانند انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین
مرد کی صحت ایمان پہ اور اوسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کر جانے پر
اوسکے قلب کے باطن مین تو سالک انکو غنیمت جانے ثم بعد حصول النسبۃ عروج آخر
وھو الفناء فی اللہ والبقاء بہ والمحقق عندی انہ لیس متوارثا عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بواسطۃ المشایخ بالسند المتصل بل ھو موھبۃ من اللہ تعالیٰ
یھبہ من یشاء من عبادہ من غیر توارث ومما یشھد لھذا المعنی ما روی
ان خواجہ نقشبند سئل عن سلسلۃ شیوخہ فقال لم یصل احد الی اللہ
بالسلسلۃ بل وصلت الی جذبۃ فاوصلتنی الی اللہ تعنیۃ لما [illegible]

مِنْ عَبِيْدِ بَابِ اللهِ تَوَارُثِيٌّ عَمَلُ الثَّقَلَيْنِ هٰذَا مَعَ اَنَّ سِلْسِلَةَ شُيُوْخِهٖ مَعْلُوْمَةٌ وَّ
مَعْرُوْفَةٌ فَمَنْ شَآءَ هٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللهُ الْهَادِيْ پھر بعد
حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہی اور وہ عبارت ہی فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے
اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہو کہ مرتبۂ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطۂ مشایخ
سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہی جسکو اپنے بندون مین سے چاہی عنایت
کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہو جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے
کہ کسی نے اون کے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے
سے نہین پہونچا ہا مجکو تو کشش ربانی پہونچ گئی سو اوسنے مجکو اللہ تک پہونچا دیا یہ کلام
مطابق ہی اوس حدیث مروی کی کہ کششون ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے
عمل کے مقابل ہی اسکو یاد رکھنا باانیہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہی
اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونیکی تو ہماری اور کتابونکی
طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہی **ف** مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا کہ
اس مقدمے کو ہمنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین بتفصیل بیان کیا ہی جسکو شوق ہووے اوس کتاب کو دیکھے

فصل آٹھوین

فِيْ شَيْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَيِّدِي الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے
بعضے فائدے مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال مجربہ کا اسمین ذکر ہی اَوْصَانِيْ
سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ بِمُوَاظَبَةِ يَا مُغْنِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةً وَّالْعَشَرَةَ وَسُوْرَةِ
الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً وَقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَى
الْقَلْبِيِّ وَالظَّاهِرِيِّ كِلَيْهِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجکو وصیت کی یا مغنی کی مداومت کی
ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہوسکے تو گیارہ بار اور فرمایا
کہ یہ دونون عمل تمہارے دل اور ظاہری دونون کے واسطے مجرب ہین اَوْصَانِيْ بِمُوَاظَبَةِ

الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّ یَوْمٍ وَ قَالَ بِھَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا
اور مجکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے ہمنے پایا جو پایا
وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا جَآءَکَ مَنْ یَّتَاَلَّمُ ضِرْسُہٗ اَوْ رَاْسُہٗ اَوْ تَوَجَّعَ اِلَیْہَا رِیَاحٌ فَخُذْ
لَوْحًا طَاھِرًا اَوْ ضَعْ عَلَیْہِ رَمْلًا طَاھِرًا اَوْ اُکْتُبْ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ ھَوَّزْ حُطِّیْ وَشُدَّ
بِالْمِسْمَارِ عَلَی الْاَلِفِ وَاقْرَأِ الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اِصْبَعَہٗ عَلٰی
مَوْضِعِ الْاَلَمِ بِقُوَّۃٍ ثُمَّ اِسْاَلْہُ ھَلْ شُفِیْتَ فَاِنْ شُفِیَ فِیْھَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَی
الْبَاءِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَۃَ مَرَّتَیْنِ وَسَاَلْتَہٗ کَالْاُوْلٰی فَاِنْ شُفِیَ فِیْھَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ
اِلَی الْجِیْمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَۃَ ثَلٰثًا وَھٰکَذَا فَلَا تَصِلُ اِلٰی اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاہُ اللّٰہُ
تَعَالٰی اور سنا مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد
یا سر کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتے ہون تو ایک تختی یا پٹری پاک لے اور
اوسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر
زور سے داب ور ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی اونگلی کو درد کے مکان پر
زور سے رکھے رہے پھر اوس سے پوچھ کہ تجکو آرام ہوگیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہی اور نہین تو
کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے
پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد اور نہین تو جیم کی طرف کیل کو
نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جاوے اور سورۂ فاتحہ
کو ہر بار بڑھاتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچیگا مگر خدا اوسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا
وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا عَنَّتْ لَکَ حَاجَۃٌ اَوْ کَانَ لَکَ غَائِبٌ فَاَرَدْتَ اَنْ یَّرْجِعَہُ اللّٰہُ
سَالِمًا غَانِمًا اَوْ کَانَ لَکَ مَرِیْضٌ فَاَرَدْتَ اَنْ یَّشْفِیَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاقْرَأْ سُوْرَۃَ
الْفَاتِحَۃِ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً تَبْلُغُ سُنَّۃَ الْفَجْرِ وَفَرْضِہٖ اور مین نے حضرت والد
مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو

اور تو چاہیے کہ حق تعالیٰ اوسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ
اوسکو صحت بخشے تو سورۂ فاتحہ کو چالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں پڑھ
ف مولانا نے حاشیے میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب
کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے مونھ پر چھینٹا مارے تو
حق تعالیٰ اوسکو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَ عَلَيْهِ
الْجُنُوْنُ فَاكْتُبْ لَهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْزِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ
كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَمُرْهُ اَنْ يَّاْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً
اور میں نے سنا اونھیں حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باؤلا کتا کاٹے اور اوسکے دیوانہ ہو جانیکا
خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑون پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا الفاظ رویدا تک
اور اوس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ
كُلَّ لَيْلَةٍ لَّمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور میں نے اون حضرات سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۂ واقعہ
کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم
وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ عِنْدَ نَوْمِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ
الْكَهْفِ وَسَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِظَهٗ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ اَرَادَ اَيْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا
اور میں نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورۂ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اوسکو جگاوے
جس وقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہے سورۂ کہف کے
آیات مذکورہ یہ ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ
لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اھ مجمل

حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنے مسند مین روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ
وسمعتہ یقول اکتب ھذہ العوذۃ وعلقھا فی عنق الطفل یحفظہ اللہ تعالیٰ
بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ
ومن کل عین لامۃ تحصنت بحی الف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن مین لٹکا
حق تعالیٰ اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ بواسطہ
کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پورے ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے
کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی دس لاکھ لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم کے حاشیے مین وسمعتہ یقول ھذا الدعاء امان من کل آفۃ یقرأ
صباحا ومساء بسم اللہ اللھم انت ربی لا الہ الا انت علیک توکلت وانت
رب العرش العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ کان
وما لم یشأ لم یکن اشھد ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء
علما واحصی کل شیء عددا اللھم انی اعوذ بک من شر نفسی ومن شر
کل دابۃ انت آخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم وانت علی کل
شیء حفیظ ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین فان تولوا
فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم اور سنا مین نے
اونسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہے ہر آفت سے پڑھا کرے
اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہے
کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہے عرش عظیم کا اور
نہین ہے پھرنا گناہ سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہے جو اللہ نے چاہا
ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر

لیا ہی اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے
والے جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے قبضۂ قدرت مین ہو مقرر میرا رب صراط مستقیم
پر ہو اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہی جسنے قرآن اوتارا اور وہ نیکوکارونکو
دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نمانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین
سوا اوسکے اوسی پر مین نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُہٗ
یَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْیَقُلْ کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِیْتُ وَلْیَقْبِضْ
کُلَّ اِصْبَعٍ مِنَ الْیَدِ الْیُمْنٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْیُسْرٰی عِنْدَ کُلِّ
حَرْفٍ مِنَ الثَّانِیْ ثُمَّ لِیَفْتَحْہُمَا جَمِیْعًا فِیْ وَجْہِ مَنْ یَّخَافُ مِنْہُ اور مین نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اوسکو چاہیے یون کہے کھیعص کفیت حمعسق حمیت
اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر اونگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ
کی ہر اونگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی اونگلیان بند کیے
چلا جاوے پھر دونون کو کھول دے اوسکے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہی لفظ اول سے کہیعص
اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اونگلی بند کرے پھر جب
ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری اونگلی بند کرے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی اور عین کے
بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرے اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک
ایک اونگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سِتُّ اٰیَاتٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰی بِاٰیَاتِ
الشِّفَاءِ وَیَکْتُبُہَا لِلْمَرِیْضِ فِیْ اِنَاءٍ فَیَمْحُوْہَا بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ
مُّؤْمِنِیْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِہَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ
فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ہُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَاِذَا
مَرِضْتُ فَہُوَ یَشْفِیْنِ قُلْ ہُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہُدًی وَّشِفَاءٌ اور مین نے سنا حضرت والد
ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہی بیمار کے واسطے لکھکر ایک

برتن مین لکھے اور پانی سے دھوکر پلادے آیات مذکورہ ولیشیف سے آخر تک یہین وسمعتہ

یقول ثلث وثلثون ایۃ تنفع من السحر وتکون حرزا من الشیطان والصوص

والسباع اربع ایات من اول البقرۃ وایۃ الکرسی وایتان بعدھا الی خالدون

وثلث من اخر البقرۃ وثلث من الاعراف ان ربکم اللہ الی محسنین واخر

بنی اسرائیل قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن وعشر ایات من اول الصافات

الی لازب وایتان من سورۃ الرحمن یا معشر الجن الی تنتصران واخر الحشر

لو انزلنا ھذا القران وایتان من قل اوحی وانہ تعالی جد ربنا الی شططا

فھذہ ھی الایات المسماۃ بثلث وثلثین ایۃ وکان سید الوالد یزید

علیھا الفاتحۃ وقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد والمعوذتین و

یاخذ من اول السورۃ قل اوحی الی شططا اور مین نے حضرت والد سے سنا

فرماتے تھے تینتیس آیتین ہین کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور چورون

اور درندے جانورون سے پناہ ہو جاتی ہین چار آیتین سورۂ بقر کے اول سے اور

آیۃ الکرسی اور دو آیتین اوسکے بعد کی خالدون تک اور تین آیتین آخر سورہ بقر کی

یعنی للہ ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتین سورۂ اعراف کی ان ربکم سے محسنین تک

اور سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر تک اور دس آیتین

صافات کے اول سے لازب تک اور دو آیتین سورۂ رحمٰن کی یا معشر الجن سے تنتصران تک اور آخر سورۂ حشر کی لو انزلنا

سے آخر تک اور دو آیتین سورۂ جن یعنی قل اوحی کی وانہ تعالی جد ربنا سے شططا تک یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت کر

مسمی ہین اور میرے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد اور

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورۂ جن سے اول آیت یعنی قل اوحی سے شططا

تک لیتے تھے ف مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بالفاظ مختصر لکھا کہ وقت

سمجھ لیگا نا واقفون کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات معدودہ کو بیان پورا ذکر کرے تا کہ تلاش کرنی نہ پڑے

الم ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة ومما رزقناهم
ينفقون والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون اولئك على
هدى من ربهم واولئك هم المفلحون ○ الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم له ما في
السموات وما في الارض من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون
بشيء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم لا اكراه
في الدين قد تبين الرشد من الغي فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى
لا انفصام لها والله سميع عليم الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور والذين
كفروا اولياؤهم الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمات اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون
لله ما في السموات وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء
ويعذب من يشاء والله على كل شيء قدير امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون
كل امن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك
ربنا واليك المصير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا
ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة
لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين ان ربكم الله الذي
خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيثا
والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبارك الله رب العالمين ادعوا ربكم
تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين ولا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها وادعوه خوفا وطمعا ان
رحمت الله قريب من المحسنين قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى
ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم
يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتاليات ذكرا ان الهكم لواحد رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبِ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ لَا یَسَّمَّعُوْنَ
اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا
مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ
رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ لَوْ اَنْزَلْنَا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی
الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
وَّاَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِذَا ظَهَرَ مَرَضُ
الْحَصْبَةِ فَخُذْ خَیْطًا اَزْرَقَ وَاقْرَاْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَکُلَّمَا مَرَرْتَ عَلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی
فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَّانْفُثْ فِیْهَا وَعَلِّقِ الْخَیْطَ فِیْ عُنُقِ
الصَّبِیِّ یُعَافِیْهِ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَضِ اور میں نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اوس پر سورہ رحمن
پڑھ اور جب بارک تو فبای الاء ربکما تکذبان پر پہنچے تو ایک گرہ دے اور اوس پر
پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالی اوسکو اس
بیماری سے آرام دیگا وسمعتہ یقول اسماء اصحاب الکہف امان من الغرق

وَالْحَرَقِ وَالنَّهَبِ وَالسَّرَقِ وَالْمُحَيِّ ... مَةٍ يَمْلِيخَا مَكْسَلْمِينَا كَشْفُوطَطْ اَذْرَ
فَطْيُونُسْ كَشَا فَطْيُونُسْ تَبْيُونُسْ يُوَانِسْ بُوسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيرُ وَعَلَى اللهِ
قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب
کہف کے نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الٰہی سے آخر تک
دعا کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا عَنَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاقْرَأْ يَا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ
اَلْفًا وَمِائَتَيْ مَرَّةٍ اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا فَاِنَّ اللهَ يَقْضِي حَاجَتَكَ وَهٰذِهٖ عَزِيْمَةٌ اَجَازَنِي
سَيِّدِي الْوَالِدُ بِهَا فِي جُمْلَةِ مَا اَجَازَنِي اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے
تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار
پڑھا بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول
فصل سے یہان تک مجھکو میرے والد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ
جنمین مجھکو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُهِمَّةِ يَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
يَقْرَأُ فِي الْاُولٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ
رَبِّ اَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّالِثَةِ وَ
اُفَوِّضُ اَمْرِي اِلَى اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الرَّابِعَةِ قَالُوا
حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُولُ رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ
فَانْتَصِرْ مِائَةَ مَرَّةٍ حاجات مشکلہ کے برآنے کے واسطے چار رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین
سورۂ فاتحہ کے بعد لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین فاستجبنا له ونجیناه
من الغم وکذلک ننجی المؤمنین کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رب
انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے
وافوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ

کے قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر کہے رب انی مغلوب فانتصر سو بار **ف** مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم مین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے ہوے اور جو دعا کرے قبول ہوا ور مجکو تعجب آتا ہی اوس شخص سے کہ بواسطے انکے دعا کرے او قبول نہو **فائدہ جلیلہ** حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین کبریت احمر کے ہی اور اوسکو اسم اعظم شمار کیا ہی وہ یہ آیت ہی لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق یہ ہی کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع التاثیر ہی جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا اونھون نے باقسام متعدد ذکر کیا ہی آسان تر طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھے اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہی کہ اسکی قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشایخ کے اقوال سے بھی سوا اسکے قرآن مین انکی شان مین وارد ہی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین ولمن خبطہ الشیطان یقرأ فی اذنہ الیسری سبع مرات ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب اور جسکو شیطان باولا کر ڈالے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائین کان مین یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب وایضا یؤذن فی اذنہ سبع مرات ویقرأ الفاتحۃ والمعوذات وآیۃ الکرسی والطارق وآخر سورۃ الحشر وسورۃ الصافات کلھا فان الشیطان یحترق اور دفع آسیب کا

یہ بھی عمل ہی کہ اوس کے کان مین سات بار اذان دے اور سورۂ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۂ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورۂ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورۂ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَاَیْضًا یَقْرَأُ فِیْ اُذُنِہٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور آسیب زدہ کے واسطے یہ بھی عمل ہی کہ اوسکے کان مین سورۂ مومنین کی یہ آیتین پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ وَاَیْضًا یَقْرَأُ عَلٰی مَآءٍ طَاھِرٍ اَلْفَاتِحَۃَ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَخَمْسَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْجِنِّ وَیَرُشُّ بِہٖ وَجْھَہٗ فَاِنَّہٗ یُفِیْقُ وَاِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّ فِیْ مَکَانٍ فَرَشَّ مِنْ ذٰلِکَ الْمَآءِ فِیْ نَوَاحِی الْمَکَانِ فَاِنَّہٗ لَا یَعُوْدُ اِلَیْہِ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہی کہ پاک پانی پر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورۂ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا اوسکے موہنہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاوے اور جب کسی مکان مین جن معلوم ہو سو اوسی پانی سے اوس مکان کی نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہی سورۂ جن کے آیات مذکورہ یہ ہین قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا وَلِرَجْمِ الشَّیْطَانِ بِالْبَیْتِ وَرَمْیِھِمْ بِالْحِجَارَۃِ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا اِلٰی رُوَیْدًا عَلٰٓی اَرْبَعَۃِ مَسَامِیْرَ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً وَیَدُقُّ مِنْھَا فِیْ اَرْبَعَۃِ اَطْرَافِ ذٰلِکَ الْبَیْتِ اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اونکے پتھر پھینکنے کے لیے یہ آیت پڑھے

فِي رُقْعَةٍ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اِهْيًا أَشْرَاهِيًا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِي ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَإِنَّهَا تَلِدُ سَرِيْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

اور جس عورت کو درد زہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے والقت مافیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اوسکی بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجکو یاد ہے جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اہیا اشراہیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہے معنی اوسکے یہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے

ف مترجم کہتا ہے اہیا بکسر ہمزہ واشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے یعنی وہ ازلی کہ ہمیشہ اوسکو زوال نہین اور شراہیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علماے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے اَلَّتِيْ لَا تَلِدُ إِلَّا أُنْثٰى يَكْتُبُ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ عَلَى الْحَبَلِ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ إِلٰى سَمِيًّا ثُمَّ يَكْتُبُ يَحْيٰى مَرْيَمَ وَعِيْسٰى أَبْنَا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ يَحْيٰى مُحَمَّدٌ قَالَهٗ

اور جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اللّٰہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال اور اس آیت کو لکھے یا زکریا انا نبشرک بغلام ن اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا

پھر یہ لکھے بحق مریم وعیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ لِلْمِقْلَاةِ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ يَاْخُذُ نَانْخُوَا لا وَالْفُلْفُلَ الْاَسْوَدَ وَيَقْرَأُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظَهِيْرَةِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً سُوْرَةَ الشَّمْسِ يَبْدَأُ كُلَّ مَرَّةٍ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهَا تَاْكُلُهَا الْمَرْأَةُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ حَمْلِهَا اِلٰى فِطَامِ الْمَوْلُوْدِ اور اوس شخص نے جسپر مجکو اعتماد ہی خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجواین اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں پر دوشنبے کو دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اوسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک وَاَخْبَرَنِيْ اَيْضًا لِلَّتِيْ لَا تَلِدُ اِلَّا الْاُنْثٰى اَنْ يَخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِيْرًا عَلٰى بَطْنِهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ يَقُوْلُ مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ يَا مَتِيْنُ اور یہ بھی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار اونگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَى الْكَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْكَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِيِّ الَّذِيْ اَصَابَهُ عَيْنٌ عَائِنَةٌ يَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِيْرًا بِالسِّكِّيْنِ وَهُوَ يَقْرَأُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثُمَّ يَرْكُزُ السِّكِّيْنَ فِيْ وَسَطِ الدَّائِرَةِ وَيَقُوْلُ رَكَزْتُهَا فِيْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ ثُمَّ يَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف تو

کہتے ہین اونھین عزیمتون سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اوس لڑکے
کے واسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین اور ڈھنیا بھی
کہتے ہین ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوے وَقُلْ
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيُرِيْدُ
اللّٰهُ أَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ
وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر یہ دعا پڑھے أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑے اور کہے کہ مین نے چھری گاڑ دی نظر
لگانے والی کے دل مین پھر اوسکو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق
کے نیچے وَأَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ أَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهِ وَقْتَ إِصَابَتِهِ
أَوْ وَقْتَ حِكَايَتِهِ عَنْ نَفْسِهِ بَطَلَ عَمَلُهُ اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانے والے یا جادوگر کو
کہے یا فلانے اور اوسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اوس وقت جب خود اوسکا
ذکر کرے تو اوسکا اثر باطل ہو جائیگا وَأَيْضًا أَنْ يَحُقَّ لِلْعَيْنِ وَالْعَائِنِ أُمِرَ أَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ
وَرِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِيْ إِنَاءٍ وَصَبَّ ذٰلِكَ الْمَاءَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ بَرَأَ مِنْ سَاعَتِهِ ثُمَّ
أَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ أَمَرَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيْبًا مِّنْ هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ
اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگاتا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اوسکے مونہہ اور دونون
ہاتھ اور دونون پانون اور اوسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن مین اور اوس
پانی کو اوس پر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اوسی دم اچھا ہو جاوے مین کہتا ہون امام مالک نے
موطا مین روایت کی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے نظر لگانے والے کو اسی طرح کے مانند
کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دہونے کا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہے کہ
رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آتی

تو نظر غالب ہو تی ورجب کوئی تجھسے دھلا وے تو دھو دیوے یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تجھسے درخواست کرے کہ مونھ وغیرہ دھو دیجئے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہی اور روایت ہی کہ عثمان رضہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا لگا دو کہ اوسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہی کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین ہی واللہ اعلم وَاَيْضًا اِذْرَعْ مِنْ خَيْطٍ طَاهِرٍ ثَلٰثَةَ اَذْرُعٍ وَّاتْرُكْهُ عِنْدَ مَنْ يَّحْفَظُهٗ ثُمَّ اقْرَأْ هٰذِهِ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ ثُمَّ اذْرَعْ ثَانِيًا فَاِنْ زَادَ اَوْنَقَصَ فَهُوَمَعْيُوْنٌ فَكَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا يَذْهَبُ اَثَرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَوْفُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ عَظَمَتِهٖ وَحَيَاءِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اَشْرَاهِيَا بَرَاهِيَا اَدُوْنَيَا اَصْبَاوُتَ اٰلِ شَدَّايِ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهْتَ بَهْتَ اِنْتَهَتْ يَا انْقِطَاعَ النِّيَا بِالَّذِيْ لَا يَقْوٰى عَلَيْهِ اٰسَامِنْ وَّلَا سَمَاءٌ اِنِ اخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الْمَضِيْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰى فِي الْبَحْرِ طَرِيْقٌ وَّاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِّنْهُ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِتَابِعِ الْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

کالا ٹیکا لگانے سے نظر کے واسطے نفع ہونا مجرب ہے

اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہی کہ ایک پاک تاگا تین ہاتھ ناپ اور اوسکے پاس کھڑا جو نظر زدہ
کو رکھتا ہی پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک پڑھ جسپر نظر لگی ہی پھر اوس
تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اوسکو
نظر لگی ہی تو اس عمل کو تین بار مکرر کر منظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہ ہی کہ بسم اللہ
ولا حول ولا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزیمت مذکورہ شروع
کرے اور بجاے فلان بن فلانہ کے اوسکا اور اوسکی مان کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِیْضِ
اَلَّذِيْ اَعْيَى الْاَطِبَّآءَ مَرَضُهٗ يَكْتُبُ فِيْ اِنَآءٍ صِيْنِيٍّ اَبْيَضَ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ
مُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ يَا حَيُّ فَيَمْحُوْهُ بِالْمَآءِ وَيَشْرَبُ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قُلْتُ وَرَاَيْتُ
سَيِّدِيْ الْوَالِدَ يَزِيْدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ اور جسپر جادو کا اثر ہو اور اوس بیمار کے
واسطے جسکی بیماری نے طبیبون کو عاجز کردیا ہو چینی کے سفید برتن مین یہ اسم لکھے
یاحی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یاحی پھر اسکو پانی سے دھوکر چالیس دن پیے
مین کہتا ہون مین نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے تھے
وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِيْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً مِّنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ
وَنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَأَ يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰى يَأْتِ بِهَا
اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَالَّتَهٗ اور جسکی کوئی چیز کھوئی
جاوے پھر کہے یاحفیظ ایک سو انیس ۱۱۹ بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یَا بُنَيَّ
اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ
يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ایک سو انیس ۱۱۹ بار پڑھے تو حق تعالی اوسکی گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس
پھیر لاویگا وَلِمَعْرِفَةِ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ اثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ الْاِبْرِيْقَ بَيْنَهُمَا يَجْعَلَانِهٖ
بَيْنَ اِصْبَعَيْهِمَا السَّبَّابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ اسْمَ الْمُتَّهَمِ فِي الْاِبْرِيْقِ وَيَقْرَأُ سُوْرَةَ يٰسٓ
اِلٰى مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِيْ سَرَقَ دَارَ الْاِبْرِيْقُ فَاِنْ لَّمْ يَدُرْ فَلَيْسَ هُوَ

وَالْيَكْتُبْ اِسْمَ غَيْرِهٖ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَدُوْرَ مَا قُلْتُ وَيَجِبُ عَلٰى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ بِاَمْثَالِ هٰذِهٖ اَنْ لَّا يَجْزِمَ بِسَرِقَتِهٖ وَلَا يُشِيْعَ فَاحِشَتَهٗ بَلْ يَتَّبِعَ الْقَرَائِنَ فَاِنَّمَا هِيَ طَرِيْقُ اتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھین اور بدھنی کو اپنے درمیان مین تھامے رہین اور اوسکو کلمے کی دوا دو انگلیون سے اوٹھائے رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام بدھنی مین لکھے اور سورۂ یٰس کو من المکرمین تک پڑھے۔ واگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہین تک پڑھے اور اسیطرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکے چور ہونے پر یقین نکرے اور اوسکو بدنام نکرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالی نے سورۂ بنی اسرائیل مین فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اوس چیز کے جسکا تجکو یقین نہین مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَاِذَا اَبَقَ لَكَ اٰبِقٌ فَاكْتُبْ فِيْ قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْهُ فِيْ غِطَاءٍ وَّاتْرُكْهُ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اكْتُبِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَضْيَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثُمَّ اكْتُبْ اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ اِلٰى فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ مین لکھ اور اوسکو کسی چیز مین لپیٹ کر اندھیرے کوٹھری مین دو پتھرون کے بیچ مین رکھ دے یعنی سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللّٰہم یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ دعا پڑھے اللّٰہم انی اسألک سے آخر تک وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ یَّقْضِیَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِیْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَأُ مِنْ یَّوْمِ الْاَحَدِ بَیْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَّالْیَوْمَ الثَّانِیْ سِتِّیْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ یَوْمٍ عَشَرَةً حَتّٰی یَكُوْنَ یَوْمَ السَّبْتِ عَشَرَةً اور جب تو چاہے کہ حق تعالیٰ تیری مراد بر لاوے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اسطرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملاوے یکشنبے کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اوسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہان تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَرٰی فِیْ مَنَامِكَ مَا یُنْبِهُ مَخْرَجًا مِّمَّا اَنْتَ فِیْهِ مِنَ الضِّیْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِیَابًا طَاهِرَةً وَّنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰی یَمِیْنِكَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّاللَّیْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سُوْرَةَ التِّیْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِیْ فَاِنْ رَاَیْتَ مَا یَسُرُّكَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِی اللَّیْلَةِ الثَّانِیَةِ فَاِنْ رَاَیْتَ وَاِلَّا فِی الثَّالِثَةِ اِلَی السَّابِعَةِ لَا یَعْدُوْهَا الْاَمْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب مین وہ حال دیکھے جسمین تیری نکاسی ہو اور اوس تنگی سے جسمین

تو مبتلا ہی تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورہ والشمس کو
سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری
روایت مین قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہی پھر یون کہے خداوندا
مجکو میرے خواب مین ایسا اور ایسا دکھلائے اور میرے اس حال مین کشادگی اور نکاسی کرے
اور میرے خواب مین وہ چیز دکھاوے جس سے مین اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو دریافت
کر جاؤن تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جسکو تو چاہتا ہی تو خوب ہوا اور نہین
تو اسی طرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا فہو المراد اور نہین تو تیسری رات بھی
اسیطرح کر ساتوین رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جاویگا
اس عمل کا ہماری صحبت والون نے تجربہ کیا ہی رقیۃ المحموم ان یکتب ویعلق علی
عضدہ یبرأ سریعا باذن اللہ تعالی بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ
العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم وتشرب الدم وتھشم
العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وان کنت یھودیۃ فبحق موسی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح
عیسی بن مریم علیہ السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ لحما ولا شربت لہ دما ولا
ھشمت لہ عظما وتحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الھا آخر لا الہ الا ھو العزیز
الحکیم والا فانت بریئۃ من اللہ تعالی واللہ تعالی بریء منک وحسبنا اللہ ونعم
الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم
جسکو تپ آتی ہو اوسکا افسون یہ ہی کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اوسکے بازو پر باندھے
جلد اچھا ہو جاویگا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب
کی زبان مین تپ کی کنیت ہی اور بجاے فلان بن فلانۃ کے مریض کا اور اوسکی ماں کا
نام لکھے وایضا یقرأ کل یوم بعد صلوۃ العصر سورۃ المجادلۃ ثلث مرات اور یہ بھی عمل

بہر دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورۂ مجادلہ تین بار پڑھے تپ دفع ہووے برو لمن
بِهِ الخَنَازِيرُ يَعقِدُ عَلَى سَيرٍ مِنَ الأَدِيمِ عَلَى مِقدَارِ طُولِ المَرِيضِ إِحدَى وَأَربَعِينَ
عُقدَةً يَنفُثُ فِي كُلِّ عُقدَةٍ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدرَةِ اللهِ
وَقُوَّةِ اللهِ وَعَظَمَةِ اللهِ وَبُرهَانِ اللهِ وَسُلطَانِ اللهِ وَكَنَفِ اللهِ وَجِوَارِ اللهِ
وَأَمَانِ اللهِ وَحِرزِ اللهِ وَصُنعِ اللهِ وَكِبرِيَاءِ اللهِ وَنَظَرِ اللهِ وَبَهَاءِ اللهِ وَجَلَالِ اللهِ وَكَمَالِ اللهِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ مِن شَرِّ مَا أَجِدُ۔ اور جسکی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے
تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ
سے آخر تک۔ ولمن ظَهَرَت عَلَى بَدَنِهِ الحُمرَةُ يَرقِيهِ بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبعَ مَرَّاتٍ بِتَشرِيرِ
بِالسَّكِّينِ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِك
وَسَلِّم بِسمِ اللهِ العَظِيمِ الحَلِيمِ الكَرِيمِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ رَبِّ العَرشِ العَظِيمِ
بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدرَتِهِ وَسُلطَانِهِ أَيَّتُهَا الحُمرَةُ جَاءَتكِ جُنُودٌ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيمَانُ
أَيَّتُهَا الرِّيحُ أَجِيبِي دَاعِيَ اللهِ وَمَن لَم يُجِب دَاعِيَ اللهِ فَمَا لَهُ مِن مَلجَإٍ وَمَا لَهُ مِن ظَهِيرٍ
بِسمِ اللهِ وَالثَّنَاءِ وَالطِّيبِ عَلَى اللهِ يَكفِيكَ وَاللهُ يَشفِيكَ مِن كُلِّ دَاءٍ يُؤذِيكَ
وَمِن كُلِّ آفَةٍ تَعتَرِيكَ لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظِيمِ وَصَلَّى اللهُ
عَلَى خَيرِ خَلقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصحَابِهِ أَجمَعِينَ وَسَلَّمَ تَسلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا
بِرَحمَتِكَ يَا أَرحَمَ الرَّاحِمِينَ اور جسکے بدن پر سرخ باد نمودار ہو وہ افسون کرے اس
دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے
آخر تک ہے۔ ولمن يَشكُو بَصَرَهُ يَقرَأُ هٰذِهِ الآيَةَ فَكَشَفنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ
اليَومَ حَدِيدٌ بَعدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكتُوبَةٍ۔ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ
یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنی فَكَشَفنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ اليَومَ حَدِيدٌ و دوا
اِكتَحِلُ بِالإِثمِدِ بِأَحَدٍ لَوحًا مِنَ النُّحَاسِ فَيَنقُشُ فِيهِ أَوَّلَ سَاعَةٍ مِن يَومِ الأَحَدِ

فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ الْاٰخَرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ

اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی سے سوا وسمین یکشنبے کی پہلی ساعت مین اوس تختی کے ایک طرف یہ لکھدوا وے یَا قَہَّارُ اَنْتَ الَّذِی لَا یُطَاقُ انْتِقَامُہٗ یَا قَہَّارُ اور دوسری طرف یہ لکھدہ اوے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَہْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار رہینے اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے

فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہو اوسکے آداب اس فصل مین ارشاد کئے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈرا دین جب اونکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا او نکا ٹھہرا دین اور ڈرانے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو کہ ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سیکھانا ضروری ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھین گے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے غرض یہ ہے کہ خود دین پر قائم ہوا اور باقی لوگون کو دین پر لاوے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکا دے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا

نظم علم گر تو ترا نہ بستاند + جہل ازان علم بہ بود صد بار + نہ بدان لعنت ست بر ابلیس
کہ ندانند یکی ہمین و بسیار + بل بدان لعنت ست کاندر دین + علم دانند و عمل نکند کار + اَلْعَالِمُ
الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يَكُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ هُوَ مَنْ يُحَافِظُ عَلَى اُمُوْرٍ عالم
ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہووہ ہی جو محافظت کرے چند امور پر
ازانجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ يَّدْرُسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِيْرِ
وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَغِلَ
بِالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ منجملہ ان امور
کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور
فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول
اور منطق سے مشغول رہے حق تعالی نے سورۂ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہی جسنے ان پڑھون
مین رسول بھیجا اونھین مین سے یعنی وہ بھی امی ہی خواندہ نہین تلاوت کرتا ہی اونپر آیات
خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث
ف مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہی قرآن اور حدیث
مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت
بجاے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجاے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین
مین شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر
عطف تفسیری ہی اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ یا اصول
حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو اونکے اصول بھی علوم
دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیے مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد
علم بالله اور اوسکے صفات اور افعال سے عبارت ہی دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور

اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو
مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور
نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین آور وہ یعنی کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدیعیہ پے
وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ أَشْيَاءُ شَرْحُ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات
واجب ہی چند چیزین ہین ۱ شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال
ہو جسکے معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْقَوْلِ
الْمُغْلَقِ نَحْوًا ۲ اور جو شکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اوسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی
صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ در پیچ کہ شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اوسکو موافق صرف اور
نحو کے حل کردے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِأَنْ تُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَبَيَّنَ حَاصِلَهَا
۳ اور توجیہ مسائل کی اسطرح کرنا کہ اوسکی صورت باندھ دے جزئی مثالون سے اور
اونکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے
ہون تو صاف عبارت سے اونکی بعض جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اونکا
اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِحُصُولِ النَّتِيجَةِ
بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدَّمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ ۴ اور تقریب دلائل اسطرح
پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے
بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلے پر دلیل قائم ہو تو اوسکے مقدمات
پیچیدہ کو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہی تو لزوم بعض مقدمات
سے بعض کو آور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ
حاصل ہوجاوے تقریب دلیل عبارت ہی سوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو
وَفَوَائِدُ الْقُيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ ۵ اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات
اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تاکہ جامع اور

مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہے مثلاً کلے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ دَوَالِّ اَرْبَع سے احتراز ہوجاوے اسواسطے کہ وہ کلے کے افراد مین نہین اور اسطرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسے سعید بن المُسَیَّب کے مراسیل امام شافعی کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوْہِ الْحَصْرِ فِی التَّقْسِیْمَاتِ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہے وَدَفْعِ الشُّبُہَاتِ الظَّاہِرَۃِ کَمُخْتَلِفَیْنِ یُرٰی اَنَّہُمَا مُشْتَبِہَانِ اَوْ مُشْتَبِہَیْنِ یُرٰی اَنَّہُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاہِبِ وَالتَّوْجِیْہَاتِ وَالْعِبَارَاتِ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہین یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقۃ مخالف اور مختلف ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین تقریر واضح فرق بیان کرے اسکو تفریق ملتبسین کہتے ہین اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ اختلاف دونونکا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَکَلُزُوْمِ مَا یَمْتَنِعُ فِی التَّعْرِیْفَاتِ کَالْاِسْتِدْرَاکِ وَذِکْرِ الْاَخْفٰی وَالْبَرَاہِیْنِ کَجُزْئِیَّۃِ الْکُبْرٰی وَسَلْبِ الصُّغْرٰی اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہے جیسے استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس عدم جمع ومنع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبری کا اور سالبہ ہونا صغری کا مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اوس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین اخفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا اُسْطُقُسٌّ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ

له یعنی خلاصہ
اور اشارات
اور مثال کے بیان
اور عقود
سے اور
یعنی ادلہ کے مقصود
[illegible] ۱۲

اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ اَوْ مُخَالَفَةٍ بِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ لِكَلَامِ اِمَامٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے امامون مین داخل ہو یعنی اگر مصنف کی عبارت اوسکے کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اوس فن کے امام کے مخالف ہو تو اوسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے مین نظر آتا ہو اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر درست نکلتا ہو تو اوسکا دفع کرنا ضرور ہی کذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ اخری فالعالم لا یفید تلامذتہ فائدۃ تامۃ حتی یبین لھم ھذہ الامور ثم ینبہ علیھا فی درسہ تو عالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ نکریگا جب تک اونسے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پھر انھین امور پر اثنائے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہوگیا وَمِنْهَا اَنْ يُّلَقِّنَ الْاَشْغَالَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا بِالتَّفْصِيْلِ وَلْيَكُنْ لَّهٗ وَقْتٌ يَّجْلِسُ فِيْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِمْ يُلْقِيْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةَ فَاِنَّ صُحْبَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُكَمِّلَةِ ثُمَّ الْاِسْتِطَاعَةِ الْمُيَسِّرَةِ وَمِنَ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةُ وَالْحَثُّ عَلَى الْاَشْغَالِ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيُزَكِّيْهِمْ اور منجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر لازم ہی یہ ہی کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہمنے اونکو تفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہی اور اوسکے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ بیٹھے اونکی طرف متوجہ ہوکر اونپر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ صحبت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت مکملہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہی اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور

اسی کی طرف یعنی صفائی دل بہ برکت صحبت کہ اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں وَیُزَکِّیْهِمْ
یعنی رسول کریم انکو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے وَمِنْهَا اَنْ یَّتَخَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی وَیَتَجَنَّبُ
الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِّیْنَا فِی الْاُصُوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ
مِنْ بَعْدِهٖ کَانُوْا یَتَخَوَّلُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِّیْنَا فِیْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَیْرِهٖ اَنَّ
الْقَصَصَ لَمْ تَکُنْ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِیْ زَمَانِ اَبِیْ بَکْرٍ
وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرُوِّیْنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ کَانُوْا یُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ
فَعَلِمْنَا اَنَّ الْقَصَصَ غَیْرُ مَوْعِظَةٍ وَاَنَّهٗ مَذْمُوْمٌ وَاَنَّهَا مُحْدَثَةٌ اور منجملہ امور مذکورہ
کے یہ ہے کہ لوگون کا خبرگیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی
سے پرہیز کرے کہ ہمکو روایت پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اونکے اصحاب اونکے بعد خبرگیری کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو
روایت پہنچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
مین نہ تھی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو روایت ثابت ہوا ہے
کہ صحابہ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیتے تھے پس ان روایات سے معلوم
کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین
مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ مین نہ تھی اور وہ قصہ خوانون کو نکال دیتے تھے اور وعظ
اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے
فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ یَّذْکُرَ الْحِکَایَاتِ الْعَجِیْبَةَ النَّادِرَةَ وَیُبَالِغَ فِیْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ وَیُکْثِرَهَا
بِمَا لَیْسَ بِحَقٍّ وَلَا یَقْصِدُ فِیْ ذٰلِكَ تَدْرِیْجَ تَلْقِیْنِهِمُ السُّنَّةَ وَتَسْهِیْلِهِمْ بِهَا بَلِ
التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَیُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِیْرَادِ الْاٰیَاتِ

وکلا منشأ الی تدیا اشتیاق فالفرق بینہما امر مبہم یشتبہ علی انہ تمہید سو قصہ گوئی
سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو ذکر کرے اور قصہ اہل اقبال یا اسکے غیر کو بالتمام
بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس کا ارادہ ہے اوسکا مقصود نہیں کہ لوگوں کو
اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کرے بلکہ مقصود
اظہار زبان آوری اور رواجیہ گفتاری اور لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور
ضمن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے غرض حاصل کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا
ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی میں **ف**
مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت
طویل عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص
صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاتے ہیں ایسے ہی حکایات
مصداق ہیں اوس حدیث کے جو صحیح مسلم میں ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت میں کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی حدیثیں
نقل کرینگے کہ تمنے اور تمہارے باپوں نے نہیں سنی ہونگی تو انکی صحبت سے آپ کو بچائیو دور
رہیو۔ وَمِنْهَا الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ يَّرٰى اَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ لِغَسْلٍ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ اَوْ لَا يُتِمُّ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ
صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ
اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ شَانُ الْاُمَرَاءِ
وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کے امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پانوں کو پورا نہیں
دھوتا ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بطمانینت

نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ تبدیلی تو نہین ہے اپنی جگہ ہی بالذات اور پوشاک اور
گفتگو اور انکی سوا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے جو تعالی فرماتا ہے اور
چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا امر کرین اور برے کام خلاف شرع
سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح پانے والے ہین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
مین ملایمت اور نرم کلامی آداب سے اور سختی اور بد مزاجی کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
امرا اور سلاطین کا طریقہ ہی اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ جاؤ لکر اوسکے اوس طریق
پر جو نیک تر ہی یعنی لطف اور نرمی سے وَمِنْهَا اِكْرَامُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ
الْاِمْكَانِ فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ اِخْوَانٌ يُوَافِقُونَ حَزْمَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ
فَاِذَا وَجَدْتَ هٰذِهِ الصِّفَاتِ مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهُ وَارِثُ
الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَاَنَّهُ الَّذِي يُدْعَى فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَاَنَّهُ الَّذِي يَدْعُو لَهُ
خَلْقُ اللهِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوتَنَّكَ
فَاِنَّهُ الْكِبْرِيتُ الْاَحْمَرُ وَاللهُ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کی خبر گیری اور حسن سلوک ہی فقرا
اور طالب علمون سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اوسکے برادران دینی ہوافق
مزاج مقدور والے ہون تو اونکو تحریص اور ترغیب لاوے اونکے ساتھ سلوک کرنے کی تو
اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہون تو ہرگز شک نکرنا اوسکے
وارث الانبیاء والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان مشہور
ہی اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہی یہان تک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی
ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہی تو اے مخاطب اسکا ساتھ نچھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت
نہ فوت ہو جاوے اسواسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہی واللہ اعلم **ف**
مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے
ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت

ذکر کرکے اونمین مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مین تعلیم کے واسطے مبعوث
ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے
جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سر ہے خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے
سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہے
اس آیت مین هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ولہذا اس فصل کے سرے پر
مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا فَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصِبَ الْهِدَايَةِ وَالدَّعْوَةِ
اِلَى اللّٰهِ مَتٰى مَا اَخَلَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِيْهِ ثُلْمَةً حَتّٰى يَسُدَّهَا
اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل انداز
ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اوسمین رخنہ ہے تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اوس
صفت کو حاصل کرے تب کامل ہوگا یعنی کامل مطلق فی الواقع وہی ہے جو علم ظاہر
اور باطن دونون کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین والا ظاہر تحصیل نسبت باطن کا
محتاج ہے اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنیکا محتاج ہے اسلئے شیخ ابن العربی
اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاء سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین حضرت قاضی
اُوْصِيْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِّنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ الْاَغْنِيَاءَ اِلَّا لِلّٰهِ فِيْ مَظْلَمَةٍ عَنِ
النَّاسِ وَكَفِّ عَادِيَتِهِمْ عَلَى الْمَحْكُوْمِ هٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ
الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَبَيْنَ مَا صَحِبَهُمْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ
اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور کی انمنجلہ یہ ہے کہ اغنیا اور امراے صحبت
نرکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اونکو مستعد کرنیکے واسطے خیر پر اور یہ
وجہ ہے جس سے اون احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتے
ہین اور درمیان اوسکے اکثر علماے صالحین نے اونکی صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر
تعارض دفع ہوتا ہے وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوْفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَالْمُتَفَقِّهَةِ

من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق

من الفقهاء ولا الظاهرية من المحدثين ولا الغلاة من اصحاب المعقول والكلام بل يكون عالما صوفيا زاهدا في الدنيا دائم التوجه الى الله متصفا بالاحوال العلية راغبا في السنة متتبعا لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وآثار الصحابة طالبا لشرحها وبيانها من كلام الفقهاء المحققين المائلين الى الحديث عن النظر واصحاب العقائد الماخوذة من السنة الناظرين في الدليل العقلي تبرعا واصحاب السلوك الجامعين بين العلم والتصوف غير المتشددين على انفسهم والمدققين زيادة على السنة ولا يصحب الا من اتصف بهذه الصفات

اور از انجملہ یہ وصیت ہی کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول ور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہردم اسد کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث ور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا اون فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اون اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور اون اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو ف مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن ہین ہو حافظ شیراز علیہ الرحمہ نے فرمایا شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید + صوفی جاہل و عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کب خالی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا شعر خیالات نادان خلوت نشین + بہم بر کند عاقبت کفر و دین + او فقیہ زاہد خشک از باطن

اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور
غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور سب برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے
بیگانہ بخلاف اوس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار
اور مطلع الانوار ہوکر وارث سید الابرار ہی ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہی
حق تعالی اپنی رحمت بے غایت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَّا
يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيْحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ
بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ
كِلَاهُمَا مُخْرَجَيْنِ اَتْبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ فَاِنْ كَانَ سَوَآءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ
الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِّنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو نکرے
فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک دوسرے پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو
بالاجمال مقبول جانے اور اونمین سے اوسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر
کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اوس
قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار ہی چاہے
اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ایمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون
تعصب کے ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہی لہذا اسکو مجملاً
حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا
اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے
بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر
طعن کرتے ہین اسی بھید سے افضل الخلق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے
مجکو افضل نکہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہی جسکا مطلب
ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ

ترمذی اور ابو داؤد اور اونکے سوا اور ایمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور
سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فی مابین شافعیہ
اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی ہے جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو شخص
درصورت اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج
سے مراد وہ ہی جسپر صریح نص دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اوسپر
قیاس کر لیا ہی یا سنت سے قاعدۂ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہی یا نص اس
طرحپر وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ ملکہ جواب مسئلے کی مقتضی ہی یا نص اس طرحپر
وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات
عمل سے قرار دیا سو اوس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث
پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ مؤول اور غیر مؤول پر قادر ہو حدیث صحیح
صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی [illegible]
سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہین جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث
کا فقط ترجمہ دریافت کرکے آپ کو محدث قرار دیتا ہی شعر تکیہ برجای بزرگان نتوان زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی + وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضِهَا
عَلٰى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوبِيْنَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُؤَوِّلِيْنَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهٖ
وَلَا يَتَّبِعَ هُوَ نَفْسُهٗ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ
الْمُحَقِّقِيْنَ الرَّاسِخِيْنَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو نکرے صوفیون
کے طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اونمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے
اور نہ اونپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکی جو سنت سے
ثابت ہی اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق
دینے والا ہی اور مددگار اولیا طریقت کے طریقے مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ

کے جامع ہین پھیریون کرنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل ہو ... ہی ... اسکے کہنا ہے فائدہ ہی جو جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہی خواجہ ... قول کا کہ انکار سکینم ورنہ این کار سکینم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کیونکہ وہ ... سے یہ فعل کرتے ہین تحلیل حرام صریحاً نہین کرتے جو اونکا انکار واجب ہو ... اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے مین فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست ورسوم ایشان ہیچ نمے ارزد

فصل دسوین

اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ رُكْنٌ عَظِيْمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلْمَحُهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ اَيِّ عِلْمٍ اِسْتِمْدَادُهٗ وَمَا ذَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ فِيْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا سمجھا یا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہی اور اپنے ہم کلام موسی سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کر وقایع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہی اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اوس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہی اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہی اور تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے مدد خواست مددگاری کی ہی فَاَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوْا

فِي رَاوِي الحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہی کہ مکلف یعنی مسلمان
عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین علما نے تکلیف اور
عدالت شرط کی ہی **ف** مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق یا صاحب بدعت
جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہیں مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِنْ اَخْبَارِ
السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف
صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے
واقف ہو وَنَعْنِي بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِاَنْ يَكُوْنَ قَرَاَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ
مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَ
كَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهِ وَبِمَا رُوِيَ
عَنِ السَّلَفِ فِي تَفْسِيْرِهٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی
صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرحپر کہ یہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھکر سند
کر چکا ہو اور اونکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو
اگرچہ معرفت صحت اور سقم کے حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسیطرح
مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی
توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہولی ہو اوسکو جانتا ہو
وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ
يَكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب یہ ہی کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو
گفتگو کرتا ہو لوگون کے مراد مگر بقدر اونکے فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور
مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہ
نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوسقدر جتنا اونکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور
رسول کے لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہین آتا ہو

اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہی پس معلوم ہوا کہ وعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل
مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اوسمین ضلالت کا خوف ہی مولانانے فرمایا کہ
واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہی اوسکا
کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا
عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہ صفت حاصل نہین وہ اون لوگون کے مشابہ ہی جنکا قول
فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا كَيْفِيَّتُهَا التَّذْكِيْرُ
اَنْ لَّا يَذْكُرَ اِلَّا غِبًّا وَّلَا يَتَكَلَّمَ وَفِيْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعَ عَنْهُمْ
وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہی کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ سے یعنی ہر روز یا ہر وقت
نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اوس حالت مین جب سامعین کو ملال اور ناخوشی ہو بلکہ اوسوقت
وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ
اونمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہی اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی سعدی
علیہ الرحمہ نے فرمایا مصرعہ ازان پیش بس کن کہ گویند بس وَاَنْ يَّجْلِسَ فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ
كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَّبْدَاَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَّلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ
کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے چنانچہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور انھین سے
ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر لوگون کے واسطے خصوصاً وَلَا يَخُصَّ
فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ يَشُوْبَ كَلَامَهُ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ
مِنْ اِسْتِعْدَادَاتِ الْوَعْدِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نکرے کلام کو
فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا جاتا
رہے کبھی اس سے اور کبھی اوس سے جیسا کہ حق تعالی کی عادت ہی قرآن مجید مین وعدے کے
پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط

ترغیب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہو اور فقط ترہیب سے یاس اور نا امیدی حاصل ہوتی ہے تو
ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پہ ذکر کرنا چاہیے مصرعہ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است +
وَاَنْ یَکُوْنَ مُیَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَیُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا یَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ
وَاَنْ لَا یُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰی شَخْصٍ بَلْ یُعَمِّمُ مِثْلَ اَنْ یَقُوْلَ مَا
بَالُ اَقْوَامٍ یَفْعَلُوْنَ كَذَا اَوْ كَذَا اور واعظ کو لازم ہو کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی
کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے
گروہ کو چھوڑکر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہہ نکرے
بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہی لوگون کا کہ ایسا ایسا کرتے ہین **ف**
مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پہ محمول ہوگا اوس قوم اور
شخص معین کے ساتھ تو بعید نہین ہی کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلون سے اوسکی
دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا یَتَكَلَّمَ بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ
اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ بنولے **ف** اسواسطے کہ کلام سخیف اور
خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھودیتی ہی تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَیُحَسِّنَ
الْحَسَنَ وَیُقَبِّحَ الْقَبِیْحَ وَیَاْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا یَكُوْنَ اِمَّعَةً
اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا
امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مرد ہرجائی رکابی مذہب نہو کہ جس محفل مین جاوے
اونکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے وَاَمَّا الْغَایَةُ الَّتِیْ یَلْحَقُهَا فَیَنْبَغِیْ
اَنْ یُّزْدَرَ فِیْ نَفْسِهٖ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِیْ اَعْمَالِهٖ وَحِفْظِ لِسَانِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَحْوَالِهِ
الْقَلْبِیَّةِ وَمُدَاوَمَتِهٖ عَلَی الْاَذْكَارِ ثُمَّ لِیُحَقِّقَ فِیْهِمْ تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا
بِالتَّدْرِیْجِ عَلٰی حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَیَاْمُرَ اَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِیَ
السَّیِّئَاتِ فِی اللِّبَاسِ وَالزِّیِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَیْرِهَا فَاِذَا تَاَدَّبُوْا فَلْیَاْمُرْهُمْ بِالْاَذْكَارِ

فَاِذَا اَتْرَقِیْهِمْ فَلْیُحَرِّضْهُمْ عَلٰی ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ لِیَسْتَعِیْنَ فِیْ تَاْثِیْرِ هٰذِہٖ
فِیْ قُلُوْبِهِمْ بِذِکْرِ اَیَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهٖ مِنْ ظَاهِرِ اَفْعَالِهٖ وَتَصْرِیْفِهٖ وَتَعْذِیْبِهٖ
لِاُمَمٍ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ یَوْمِ الْحِسَابِ وَ
عَذَابِ النَّارِ وَکَذٰلِکَ بِالتَّرْغِیْبَاتِ عَلٰی حَسْبِ مَا ذَکَرْنَا اور غایت وعظ کی
جو مقصود ہے سو مناسب یون ہی کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اوسکے اعمال
مین اور اوسکے حفظ لسان اور اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی
مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور
متحقق کردے اندک اندک انکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیون اور سیئات کی
برائیون کا امر کرے لباس و شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب اسکے خوگر ہو جاوین
تو انکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اونمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو انکو رغبت اور شوق
دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکے دلون مین
ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے
منجملہ حقتعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین
ہو چکی ہے پھر استعانت چاہی موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب
اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اوسکے
موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہین وَاَمَّا اِسْتِمْدَادُہٗ فَلْیَکُنْ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَلٰی تَاْوِیْلِهِ
الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَاٰثَارِ الصَّحَابَةِ
وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِهِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَیَانِ سِیْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل
یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہی اور صحابہ
اور تابعین اور انکے سوا اور مؤمنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے

ف مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہی جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پہ محمول کرینگے اور گمراہ ہو لگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہان تک اوسکی جہالت کی نوبت پہونچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہی خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو غور کر کہ اس وعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور راون احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین وَلَا یَذْکُرُ الْقِصَصَ الْمُجَازِفَةَ فَاِنَّ الصَّحَابَةَ اَنْکَرُوْا عَلٰی ذٰلِكَ اَشَدَّ الْاِنْکَارِ وَ اَخْرَجُوْا الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوْهُمْ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ هٰذَا فِی الْاِسْرَائِیْلِیَّاتِ الَّتِیْ لَا یُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِی السِّیْرَةِ وَشَانِ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصون کو جو روایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابۂ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیا ہی اور اونکو مارا ہی اور یہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وَاَمَّا اَرْکَانُهٗ فَالتَّرْغِیْبُ وَالتَّرْهِیْبُ وَالتَّمْثِیْلُ بِالْاَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقِصَصِ الْمُرَقِّقَةِ وَالنِّکَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا طَرِیْقُ التَّذْکِیْرِ الشَّرْعِیِّ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب و ترہیب ہی اور مثال کھلانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش

سو یہ طریقہ ہی تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا إِمَّا مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ
أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعْوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ
فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ إِنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَطَرِيقًا فِي تَعْلِيمِهَا اور جس
مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ
سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس قول ظاہر یہ ہی کہ بیان کرے
واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اوسکے سکھانے طریق معلوم ہو وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ
فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْغَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا
يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ
لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَتَحَمَّلُهُ فُهُومُ الْعَامَّةِ
فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَإِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ
كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ إِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى
كَلَامُهُ سَأَلَهُ اور وعظ کی سماعت کرنے والون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے
سامنے ہون اور لہو ولعب نکرین اور شور نہ مچادین اور آپس مین وعظ کے اندر
باتین نکرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو
اگر اوسکو مسئلہ مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی
فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس مین پھر اگر
چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اوسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا
مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کرلے وَلْيُعِدِ
الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے
ف بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے
تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب سمجھ مین آجاوے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ الْعَابِ شَيْءٌ

وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَاِجْمَالَهٗ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ انکی زبان پر قادر ہو تو اوسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ الْوُعَّاظَ فِيْ زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيْزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعْوَاتِ الَّتِيْ عَدَّهَا الْمُحَدِّثُوْنَ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتی ہین سو اونمین سے ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اونکا موضوعات اور محرفات ہین اور مذکور کرنا اونکا اون نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین شمار کیا ہی **ف** سبب اسکا یہ ہی کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق ہو او وعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین عوام سے پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالآنکہ حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمداً آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہی مترجم کہتا ہی کہ اہل ایمان پر واجب ہی کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابون مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ اور انمین سے مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شی مین ترغیب اور ترہیب سے **ف** چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورت سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضائے نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہی یا جو کوئی بھنگ پیے اوسنے گویا اپنی مان سے کعبہ معظمہ مین فعل کیا حق تعالی بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ فِيْ ذِكْرِ كَرْبَلَاءَ وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَخَلْطُهُمْ فِيْهَا اور انمین سے قصہ کربلا اور وفات کی

قصہ خوانی اور اوسکے سواے اور موقعون مین قصہ گوئی اور ایام مین خطبہ خوانی کرنا اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہی بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہی تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اولٹا زمانہ ہوگیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اونکے بدعات مین نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہی شعر ہر پیہ دز اصل کار وپیوستہ بفرع کم معتقد بخدا و بسیار بشرع

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہی صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِاٰدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَالسُّلُوْكِ مُتَّصِلَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ الْمُسْتَفِيْضِ الْمُتَّصِلِ وَاِنْ لَّمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْاٰدَابِ وَلَا تِلْكَ الْاَشْغَالِ ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند سے جو مشہور اور متصل ہی یعنی مصنف سے تا مبدء رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہی فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَاَلْحَقَهٗ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الشَّيْخَ الْاَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى اَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُوْمَ الظَّاهِرَةَ وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِ بِاٰدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَرَاٰى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَاَلَهٗ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيْرًا مِّنْ فَوَائِدِ الطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ وَمَا جَرٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى شُيُوْخِهٖ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْكَلِمَاتِ جَزَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيْدِيْهِ خَيْرًا تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے کہ حق تعالی اوس سے عفو کرے

اور اوسکو اونکے ساتھ صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ
اجل عبد الرحیم کی خدا راضی ہو اونسے اور راضی کرے اونکو اور اونھین سے علوم ظاہرہ
اور آداب طریقت کے سیکھے اور اونسے کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھے اور اونسے اکثر
فوائد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو اونپر اور اونکے مرشدون پر واقعات اور حالات
اور کرامات گذرے اونسے سمیع ہوے اللہ سبحانہ مولف اور باقی اونکے مستفیدون کیطرف
اونکو نیک بدلہ دے وَصَحِبَ هُوَ شُيُوخًا كَثِيرًا اَجَلُّهُمْ ثَلٰثَةٌ اَوَّلُهُمْ خَوَاجَه خُرْد
صَحِبَ الشَّيْخَ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيَّ وَالشَّيْخَ اِلْهَدَادُ وَخَوَاجَه حِسَامَ الدِّيْنِ صَحِبُوا خَوَاجَه
مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَانِيْهِمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ صَحِبَ الشَّيْخَ اٰدَمَ الْبَنُّوْرِيَّ صَحِبَ الشَّيْخَ اَحْمَدَ
السَّهْرِنْدِيَّ صَحِبَ خَوَاجَه مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَالِثُهُمُ الْخَلِيْفَةُ اَبُو الْقَاسِمِ صَحِبَ مُلَّا وَلِيْ مُحَمَّدٍ
صَحِبَ الْاَمِيْرَ اَبَا الْعُلٰى اور شیخ عبد الرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگ تر
اونمین سے تین مرشد ہین اول اونمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ الہداد اور
خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور دوسر
مرشد شیخ عبد الرحیم کے سید عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہے اور وہ
شیخ احمد سہرندی کی صحبت مین رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسرے
مرشد شیخ عبد الرحیم کے خلیفہ ابو قاسم ہین جو ملا ولی محمد کی صحبت مین رہے وہ امیر ابو العلا کی
صحبت مین رہے ف سہرند شہر لاہور کے قریب اور تنور بروزن تنور قصبہ ہے سہرند کے تواضع
ثُمَّ الْخَوَاجَه مُحَمَّدْ بَاقِيْ صَحِبَ خَوَاجَه مُحَمَّدْ اَمْكَنْكِيْ صَحِبَ اَبَاهُ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ دَرْوِيْش
صَحِبَ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ زَاهِدْ صَحِبَ خَوَاجَه عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَحْرَارَ وَالْاَمِيْرُ اَبُو الْعُلٰى صَحِبَ
الْاَمِيْرَ عَبْدَ اللّٰهِ صَحِبَ الْاَمِيْرَ يَحْيٰى صَحِبَ خَوَاجَه عَبْدَ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَه عُبَيْدَ اللّٰهِ
الْاَحْرَارَ الْمَذْكُوْرَ پہر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنکی کی صحبت مین رہے وہ اپنے باپ مولانا
درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار

کی صحبت مین رہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے وہ امیر یحیی کی صحبت
مین رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے
وَالخَوَاجَہ اَحرَار صَحِبَ شُیُوخًا کَثِیرِینَ مِنھُم مَولَانَا یَعقُوبُ الچَرخِی وَخَوَاجَہ
عَلَاءُ الدِّینِ الغجدَوَانِی صَحِبَا خَوَاجَہ نَقشبَند بِلَا وَاسِطَۃٍ وَصَحِبَ الاَوَّلَ اَیضًا
خَوَاجَہ عَلَاءَ الدِّینِ عَطَّار وَالثَّانِی خَوَاجَہ مُحَمَّد پَارسَا وَھُمَا مِن کِبَارِ اَصحَابِ خَوَاجَہ نقشبند
اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمین سے مولانا یعقوب چرخی
خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین رہے بلا واسطہ اور مرشد
اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی بھی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی
یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا
خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ قریہ ہے غزنی کے توابع سے اور غجدوان
بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب باف کو کہتے ہین خواجہ
نقشبند اور اونکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالخَوَاجَہ نَقشبَند صَحِبَ شُیُوخًا کَثِیرِینَ
اَجَلُّھُم خَوَاجَہ مُحَمَّد بَابَا سَمَّاسِی وَخَلِیفَتُہُ الاَمِیر سَیِّد کُلَال وَالخَوَاجَہ مُحَمَّد
صَحِبَ خَوَاجَہ عَلِیِّ نِ الرَّامِیتَنِی صَحِبَ خَوَاجَہ مَحمُود اَبَا الخَیرِ الفغنَوِی صَحِبَ خَوَاجَہ
عَارِف ریوگری صَحِبَ خَوَاجَہ عَبدَ الخَالِقِ الغجدَوَانِی صَحِبَ خَوَاجَہ یُوسُفَ الھَمدَانِی
صَحِبَ عَلِیِّ نِ الفَارمدِی اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہے
بزرگ تر اونمین خواجہ محمد باباسماسی ہین اور اونکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد باباسماسی
خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ
خواجہ عارف ریوگری کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے
وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے
ف سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہے

بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا وسکون غین معجمہ قریہ ہی بخارا کے توابع سے اور ریوگر
بکسر رائے مہملہ قریہ ہی بخارا کے مضافات سے اور تخارمد قریہ ہی طوس کے توابع سے صحب
شُيُوخًا كَثِيرِينَ اَجَلُّهُمُ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ صَحِبَ
اَبَا عَلِيِّ بْنِ الدَّقَّاقِ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَابَادِيَّ وَالْحُصْرِيَّ صَحِبَا الشِّبْلِيَّ صَحِبَ سَيِّدَ
الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ وَالثَّانِي خَوَاجَہ اَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَانِيُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ
الْمَغْرِبِيَّ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ بْنِ الْكَاتِبِ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ بْنِ الرُّوذْبَارِيِّ صَحِبَ الْجُنَيْدَ بْنَ الْبَغْدَادِيَّ

علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت مین رہے بزرگترا ونمین سے دو ہین ایک امام ابوالقاسم قیشری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابوالقاسم نصرآبادی اور ابوالحسین حضرمی کی صحبت مین رہے اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین رہے وہ سیدۃ الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم کرگانی ہین جو ابوعثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابوعلی کاتب کے صحبت مین رہے وہ ابوعلی رودباری کی صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے **ف** ابوالقاسم قیشری رسالہ قیشریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہی قیشر قبیلہ ہی عرب کا اور دقاق بفتح دال وتشدید قاف ہی اور کرگان بضم کاف عربی وتشدید رائے مہملہ وکاف عجمی ایک گانون کا نام ہی رودباری منسوب بناحیہ کہ اونکے آبا کا منشا تھا وَالْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ

صَحِبَ خَالَهُ السَّرِيَّ السَّقَطِيَّ صَحِبَ مَعْرُوفَ الْكَرْخِيَّ صَحِبَ شُيُوخًا كَثِيرِينَ اَجَلُّهُمُ
اثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ عَلِيُّ ابْنُ مُوسَى الرِّضَا صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوسَى الْكَاظِمَ
صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ بْنَ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ بْنَ الْبَاقِرَ
صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِينَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَيْنَ
صَحِبَ اَبَاهُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ صَحِبَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَثَانِیْہِمَا دَاؤُدُ الطَّائِیُّ صَحِبَ فُضَیْلًا وَحَبِیْبًا
نِ الْعَجَمِیَّ وَذَا النُّوْنِ صَحِبُوْا شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَتَبَعِہِمْ
اَجَلُّہُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ صَحِبَ ہٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمْ اَنَسٌ خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَحَافِظُ سُنَّتِہٖ فَہٰذِہٖ سِلْسِلَۃُ الصُّحْبَۃِ لَا شَکَّ فِیْ صِحَّتِہَا وَاتِّصَالِہَا

اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہے وہ معروف کرخی کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہین وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابیطالب کی صحبت مین رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذو النون مصری کی صحبت مین رہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین سے حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہے اونمین سے انس بن مالک ہین جو خادم تھے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور اونکے احکام کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچھ شک نہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہین اس رسالے مین کیون نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے مین غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی مرتبہ عالم شہادت مین جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت قوی اور

صحیح ہی شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہی اور اونکو بایزید بسطامی
کی روحانیت سے اور اونکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہی چنانچہ رسالہ
قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے مذکور کیا ہی وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ
اَیْضًا انْتِسَابٌ اِلٰی جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ
نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اور امام جعفر صادق کو انتساب ہی اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رض کی طرف
بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی سلمان فارسی سے اونکو ابی بکر صدیق سے اونکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْہَا سَلَاسِلُ اُخْرَی الْاِتِّصَالُ فِیْ طَرَفٍ مِّنْہَا بِالصُّحْبَۃِ وَفِیْ طَرَفٍ بِالْبَیْعَۃِ
اَوِ الْخِرْقَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ وَلِیُّ اللّٰہِ اَخَذَ الطَّرِیْقَۃَ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ
عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الشَّیْخِ اٰدَمَ عَنِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّرْہِنْدِیِّ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ
عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاہِ کَمَالٍ اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین جنکے بعض مین بنا بر صحبت کے
اتصال ہی اور بعض مین بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ اپنے
والد شیخ عبد الرحیم سے اونھون نے سید عبد اللہ سے اونھون نے شیخ آدم بنوری سے
اونھون نے شیخ احمد سرہندی سے اونھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اونھون نے شیخ
شاہ کمال سے وَاَیْضًا عَنْ شَیْخِ سِکَنْدَرَ عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ کَمَالِ نِ الْمَذْکُوْرِ عَنِ السَّیِّدِ
فُضَیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ گَدَا رَحْمٰنَ عَنِ السَّیِّدِ شَمْسِ الدِّیْنِ عَارِفٍ عَنِ السَّیِّدِ گَدَا رَحْمٰنَ بْنِ
اَبِی الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّیْنِ الصَّحْرَائِیِّ عَنِ السَّیِّدِ عَقِیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ بَہَاءِ الدِّیْنِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الْوَہَّابِ
عَنِ السَّیِّدِ شَرَفِ الدِّیْنِ قِتَالٍ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِیْہِ اِمَامِ الطَّرِیْقِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْقُرَشِیِّ عَنْ اَبِی الْفَرَجِ الطَّرْطُوْسِیِّ عَنْ اَبِی الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ
التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الشِّبْلِیِّ بِسَنَدِہِ الْمَذْکُوْرِ
اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا ہی اور اونکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور

سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدا رحمن سے اونکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن ابو الحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے اونکو سید عقیل سے اونکو سید بہاء الدین سے اونکو سید عبد الوہاب سے اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبد الرزاق سے اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی سے اونکو ابو سعید مخزمی سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرح طرطوسی سے اونکو ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابو بکر شبلی سے اونکو اوس سند سے جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رض

ف یہ شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بضم میم و تشدید راے مہملہ مشددہ وہ محلہ بغداد کا ایک کوچہ ہے وَاَیْضًا تَاَدَّبَ شَیْخُنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ عَلٰی رُوْحِ جَدِّہٖ لِاُمِّہٖ الشَّیْخِ رَفِیْعِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ وَاَجَازَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یُوْلَدَ بِسِنِیْنَ بِطَرِیْقِ خَرْقِ الْعَادَۃِ عَنْ اَبِیْہِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ جَائِیْلَدَہٗ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوے اپنے نانا شیخ رفیع الدین کی روح سے اور اونھون نے اونکو اجازت طریقت دی اونکے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق جائیلدہ سے اونکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہین وَلَہٗ طُرُقٌ اُخْرٰی اَجَازَ لَہٗ السَّیِّدُ عَظْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَرْاٰبَادِیُّ عَنْ اٰبَائِہٖ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ قَاضِیْ خَانْ یُوْسُفَ النَّاصِحِیِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاھِرٍ عَنْ سَیِّدِ رَاجِیْ حَامِدْ شَاہ عَنِ الشَّیْخِ حِسَامِ الدِّیْنِ الْمَانِکْپُوْرِیِّ عَنْ خَوَاجَہ نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ اَبِیْہِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ اَسْعَدَ اللَّاھُوْرِیِّ الْبَنْگَالِیِّ اَخِیْ سِرَاجِ عُثْمَانَ الْاَوْدِیِّ عَنِ الشَّیْخِ نِظَامِ الدِّیْنِ اَوْلِیَا عَنِ الشَّیْخِ فَرِیْدِ الدِّیْنِ گَنْجِ شَکَرْ عَنْ خَوَاجَہ قُطْبِ الدِّیْنِ بَخْتِیَارْ کَاکِیْ عَنْ خَوَاجَہ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السِّجْزِیِّ

عَنْ خَوَاجَہ عُثْمَانَ ھَارُوْنِی عَنْ حَاجِی شَرِیْفِ الزَّنْدَنِیْ عَنْ خَوَاجہ مُوْدُوْد چِشْتِیْ عَنْ اَبِیْہِ خَوَاجَہ یُوْسُفْ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِمْعَانَ چِشْتِیْ عَنْ خَالِہٖ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ چِشْتِیْ عَنْ اَبِیْہِ خَوَاجَہ اَبِیْ اَحْمَدْ چِشْتِیْ عَنْ خَوَاجَہ اَبِیْ اِسْحٰق الشَّامِیْ عَنْ مَمْشَاد عِلْوِ الدِّیْنَوَرِیْ عَنْ اَبِیْ ھُبَیْرَۃَ الْبَصْرِیْ عَنْ حُذَیْفَۃَ الْمَرْعَشِیْ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ اَدْھَمْ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عِیَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیْ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہین اونکو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے اونکو سند حاصل ہی اپنے باپ دادون سے اونکو شیخ عبد العزیز سے اونکو قاضی خان یوسف ناصحی سے اونکو حسن بن طاہر سے اونکو سید راجی حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل ہین لاہوری ہین اور مسکن ہین بنگالی اونکو اخی سراج عثمان اودھی سے اونکو سلطان المشایخ نظام الدین اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اونکو خواجہ معین الدین سنجری یعنی سیستانی سے اونکو خواجہ عثمان ہارونی سے اونکو حاجی شریف زندنی سے اونکو خواجہ مودود چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے اونکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے اونکو خواجہ ابو اسحٰق شامی سے اونکو ممشاد علو دینوری سے اونکو ابو ہبیرہ بصری سے اونکو حذیفہ بن مرعشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم سے اونکو فضیل بن عیاض سے اونکو عبد الواحد بن زید سے اونکو حسن بصری سے اونکو امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے اونکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہی الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہی پورب مین جسکو اب فیض آباد کہتے ہین اور سنجری بکسر سین مہملہ وسکون جیم

سند سلسلہ چشتیہ

ورا سے تجہ منسوب ہی سجستان کی طرف جو معرب ہو سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع
ہی ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیاے
کثیر کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اوسکی مثالین
بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور کعب کا لقب احبار اور زندنہ ایک
پرگنہ ہی بخارا کے سات پرگنون مین سے اور بار وزن قریہ ہی زندنہ سے آدھ کوس پر
اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع ہی دو منزل ہرات سے اور اب اوسکو شافلان کہتے ہین
اور مرعش ایک شہر ہی شام کے توابع سے وَتَأَدَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ أَيْضًا بِحَسَبِ الْبَاطِنِ
مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ رَاٰهُ فِي مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعَهُ
وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ وَأَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ
عَلَّمَهُ اسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوے بحسب باطن کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت کو خواب مین دیکھا اوسنے
بیعت کی اور آپ نے اونکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی
علیہ الصلوۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی اونھون نے تعلیم فرمائی وَأَيْضًا
مِنْ رُوحِ الْأَئِمَّةِ الشَّيْخِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ وَالْخَوَاجَه بَهَاءِ الدِّيْنِ
مُحَمَّدٍ نَقْشَبَنْد وَالْخَوَاجَه مُعِيْنِ الدِّيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَإِنَّهُ
رَاٰهُمْ وَأَخَذَ مِنْهُمُ الْإِجَازَةَ وَعَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهَا
مِمَّا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهِ وَكَانَ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَعَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ اور بھی والد مرشد نے فیض پایا ایمہ طریقت کے ارواح سے یعنی شیخ
ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن
کی روح سے اور اونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت
اونسے علحدہ علحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف سے اونکے دل پر

اور حضرت والد ہے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی اوسنے اور اون حضرات
سب سے راضی ہو وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ
وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ
سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَأَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلٰى اَخِيْهِ اَبِي الرِّضٰى
مُحَمَّدٍ وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلٰى اَمِيْرِ زَاهِدِ الْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِي الْمَشْهُوْرَةِ
عَنْ مِيْرِزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا يُوْسُفَ الْكَوْسَجِ عَنْ مِيْرِزَا جَانَ وَغَيْرِهِ عَنِ الْمُحَقِّقِ
مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَسْعَدَ وَغَيْرِهِ عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ
وَالْعَلَّامَةِ الشَّرِيْفِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور علوم ظاہر منجملہ
تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے
سوا اونکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابین اپنے
بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین میرزاہد ہروی سے پڑھین جو
مصنف ہین حواشی مشہورۂ درسیہ کے اور میرزاہد نے میرزا فاضل سے اونھون نے
ملا یوسف کوسج سے اونھون نے میرزا جان وغیرہ سے اونھون نے محقق ملا جلال
دوانی سے اونھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ
میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم **ف** علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف
جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہی لہذا مصنف نے اوسکو ذکر فرمایا وَاَجَازَنِي
مِشْكٰوةَ الْمَصَابِيْحِ وَصَحِيْحَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرَهُ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَةُ
الثَّبْتُ حَاجِيْ مُحَمَّدٌ اَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدْ سَعِيْد
عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ الطَّرِيْقَةِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيْلِ الْمَذْكُوْرِ
فِي مَقَامَاتِهِ وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِيْرَادَهُ فِي هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری

وغیرہ صحاح ستہ معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبدالاحد سے اونھون نے
اپنے والد شیخ محمد سعید سے اونھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے
اونکی سند طویل مذکور ہے اونکے مقامات اور تصانیف مین اور یہ تمامی ہے اوس مضمون
کی جسکے لانیکا ہمنے اس رسالے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی حق تعالی کا ابتدا مین بھی
اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اوسکے حسن توفیق
سے ترجمہ قول الجمیل کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۰ھ بارہ سو ساٹھ ہجری مین پورا ہوگیا حق تعالے
میری بھول چوک اور کج فہمی کو ببرکت ارواح طیبہ اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے
اور ان حضرات کے نور باطن سے میری ظلمت کدہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور
اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین ۃ

خاتمۃ الطبع

ہزارون شکر پروردگار و درود بیشمار بر نبی مختار و آل اطہار و اصحاب اخیار کہ اندنون یہ کتاب علم
و معرفت مین لاجواب کہ متن اوسکا **قول الجمیل** تصنیف عارف باللہ آیۃ من آیات اللہ
حضرت **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی کا ہی اور ترجمہ اوسکا **شفاء العلیل**
تالیف مولانا خرم علی صاحب بلہوری مرحوم کا ہی اور فوائد اوسکے
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز سے مستفاد ہین حواشی
اوسپر مولانا نواب قطب الدین خان دہلوی لکھے ہوئے ہین
بتصحیح تمام بار دوم **مطبع نظامی** واقع کانپور
مین ماہ رمضان سنہ ۱۲۸۳ ہجریہ کو
حلیۂ طبع سے آراستہ
ہوئی

هِدَايَةُ السَّبِيل

ضمیمہ

شِفَاءُ العَلِيل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و سپاس بیقیاس اوس خداوند وحدت اساس کا کہ جسنے ہمکو واسطے معرفت طریق باطن کے عقل و دانش عنایت فرمائی اور قران شریف بھیجکر راہ راست حقیقت کی بتائی اور ہزارون صلوات وسلام اوس شفیع یوم القیام و آلہ العظام وصحبہ الکرام پر کہ جسنے ہمکو ظلمت گمراہی کفر سے نکالکر ہدایت دین اسلام کی روشنی دکھائی اور تعلیم احکام شریعت کے طریقت سلوک معارف کی سکھائی بعد اسکے ارباب عرفان واصحاب ایقان پر ظاہر ہو کہ ہمیشہ سے فرقۂ ظاہریہ کو علوم باطنیہ واسرار عرفانیہ سے نفرت اور حضرات صوفیہ صافیہ سے عداوت رہی کسی نے انپر تکفیر کا حکم لگایا اور کسی نے طریقت کو خلاف شریعت کے بتایا تصوف کو زندقہ ٹھہرایا بیعت مسنونہ کو بدعت مذمومہ بنایا خصوصًا اس زمانے مین فساد اسکا پھیلا کہ جو لوگ علم ظاہر و باطن مین کامل اور کتاب و سنت کے پورے عامل تھے اونپر بھی اعتراض ہونے لگے سچ پوچھیے تو یہ لوگ دین اسلام کے صاف رستے مین رخنہ اندازی کے کانٹے بونے لگے چنانچہ اس فرقے مین کا ایک شخص پنجابی لامذہبون مین مجتہد مشہور مذاق عرفانی سے کوسون دور مولوی ابو عبد اللہ غلام علی ساکن قصور نے ایک کتاب موسوم تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام تصنیف کی اور اوسمین نسبت بیعت والہام

ودیگر طرق حضرات صوفیہ کرام کے مذمت کی داد دی اور نہایت بیباکی سے بزرگان دین
اور سلف صالحین کو مخالف کتاب وسنت کے ٹھہرایا اور اونکو نشانہ تیر ملامت کا بنایا اگرچہ
عموماً جواب ان سب خرافات بے معنی اور ہفوات لایعنی کا کتاب اثبات الالہام والبیعۃ
بادلۃ الکتاب والسنۃ مین ہوچکا ہی لیکن خصوصاً جو ایرادات اس کتاب **قول الجمیل**
کی نسبت اقوال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر وارد کیے گئے تھے جواب ان اعتراضات کا
بنام ہدایتہ السبیل لکھکر بطور ضمیمے کے اس کتاب مین لگا دیا گیا واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

اعتراضات قصوری

یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی بدعت اور مستحدث ہین فقرا اور اہل اللہ کی صحبت
مین کچھ اثر نہین آور نہ انکے فیض تعلیم سے نماز مین حلاوت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہی اور
نہ اشغال پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل ہی اور جو درباره بیعت کے **قول الجمیل** مین
مرقوم ہی ظَنَّ قَوْمٌ اَنَّهَا مَقْصُورَةٌ عَلٰی قَبُولِ الْخِلَافَةِ وَاَنَّ الَّذِي تَعْتَادُهُ الصُّوفِيَّةُ
مِنْ مُبَايَعَةِ الْمُتَصَوِّفِيْنَ لَيْسَ بِشَيْءٍ یعنی پس ظن کیا ایک قوم علما نے کہ بیشک یہ بیعت منحصر ہی
قبول خلافت پر اور جو عادت صوفیون کی ہی کہ اپنے مریدون سے بیعت کرتے ہین یہ بیعت کچھ بھی
چیز نہین اگرچہ شاہ ولی اللہ نے اسکا رد کیا ہی لیکن تامل اور فکر سے معلوم ہوا کہ یہ رد اونکا ہیچ
در ہیچ ہی اور پورا نہین کیونکہ قوم علمائے مجتہدین جنکے انکار کی شیخ نے نقل کی ہی اونکا دعوی یہ ہی
کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک ہوگئی الا بیعت
قبول خلافت اور شیخ کا جواب کہ آنحضرت کبھی اقامت ارکان اسلام کی بیعت کرتے تھے
اور کبھی تمسک بالسنۃ کی اور کبھی عدم سوال پر الی آخرہ جواب لغو ہی کیونکہ خلاف دعوے کے ہی
اور پھر کہا کہ بیعت اسلام کی خلفای راشدین کے وقت مین متروک تھی یہ اونکے قول کی تسلیم ہی
اور وجہ ترک کی یہ بیان کی کہ خلفائے راشدین کے وقت یہ لوگ جبراً مسلمان کیے جاتے تھے
اسی واسطے متروک تھی اس جواب پر یہ اعتراض ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

الا آیہ یعنے ایمان اکراہ سے قبول ہی نہین ہوتا اور پھر کہاہے کہ غیر خلفاے راشدین کے وقت
متروک تھی اسکا جواب یہ دیا کہ اکثر خلفا ظالم اور فاسق تھے اسواسطے بیعت اونسے نہ کی گئی
اسپر یہ اعتراض ہی کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبدالعزیز نے کیون نہ جاری کی اگر خلیفہ
فاجر تھے تو اور علمای مجتہدین تبع تابعین تو موجود تھے انھون نے کیون نہ بیعت کی معلوم ہوتا
ہی کہ شیخ کے زعم مین بیعت صرف خلیفہ پر منحصر ہی ہ مراخواندی وخود بدام آمدی پھر شیخصاحب
فرماتے ہین کہ بیعت تمسک بحبل القوی بھی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی
اسواسطے کہ وہ صحابہ تھے اونکو آنحضرت کی برکت سے کسی کے ساتھ بیعت کی حاجت نہ تھی
راقم کہتا ہی کہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ روم وشام وغیرہ ملکون کے جو نئے مسلمان
ہوتے تھے اونکو بھی حاجت نہ تھی اقامت سنت کی کسکو حاجت نہین ہوتی پھر السلام
علیک بھی ترک کرنا چاہیے تھا برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل ہی نہ ترک سنت کی
پھر شیخصاحب کہتے ہین کہ زمانہ خلفاے راشدین مین کیون متروک تھی اسواسطے
کہ خوف تھا افتراق کلمۂ خلافت کا اور اس بات کا خوف تھا کہ اس بیعت کو لوگ بیعت
خلافت نہ سمجھ لیں اور فتنہ نہ اوٹھے حاصل یہ کہ مارے خوف خلیفون کے بیعت توبہ متروک
تھی مین کہتا ہون کہ یہ دلیل تو اور بیعتون کے وقت مین بھی لگتی ہی یعنے خلفاے راشدین
کے وقت اسی فتنے کے خوف سے بیعت توبہ کی ترک ہوئی اس وجہ سے کہ زمانۂ غیر خلفا
سے لگانا اوسا دسیر خاص کرنا بیوجہ ہی بلکہ اتنا کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہ الے آخرہ
اسی خوف سے ترک ہوئین الا بیعت قبول خلافت پھر کہتے ہین کہ اسوقت کے صوفیون نے
خرقہ پہنانے کو قائم مقام بیعت کے کیا راقم کہتا ہی کہ خلفاے عباسیہ کی حکومت ۶۵۶ھ ہجری تک قائم
رہی اسوقت تک صوفیون نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا آپ فرمایے تغیر سنت کے کیا معنے ہی
ہین کہ ایک سنت کو ترک کرکے اوسکی جگہ ایک شئی مستحدث قائم کرلین کس دلیل سے اون
لوگون نے خرقے کو قائم مقام بیعت کے کیا آیا یہ بھی کوئی مسئلہ شرعی ہی کہ جب خوف سے

کوئی سنت ادا نہو سکے تو سنت کو ترک کرکے اوسکے قائم مقام کوئی ایسی شے احداث کرلین
جسکی کوئی اصل دین مین نہو اسکی نظیر شرع مین کبھی نہ ملیگی پھر اگر یہ بات خوف سے تھی تو
مداہنت اونھون نے کیون کی چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے جہان سنت قائم ہوتی
وہان جاکر رہتے اگر ہجرت نہو سکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تقیہ کرتے چھپ چھپکے
ایسے طریق سے سنت کو ادا کرتے جس سے وہم بیعت خلافت کا نہوتا تمنے دیکھا کہ سکھون
کے عہد حکومت مین اذان اور ذبح سے ممانعت تھی مگر مسلمان لوگ پانچون وقت اذان
خفیہ دیتے تھے اور قربانی بھی کرتے رہے کیا یہ بھی دوا ئے طبی ہو کہ ایک دوا نہ ملے تو دوسری
دوا قائم مقام اوسکے کردین اور کسی تاریخ سے یہ بات ثابت نہین کہ خلفا نے مشایخ کو بیعت سے
منع کیا ہو یہ صرف شیخصاحب کا عذر اور بہانہ ہو شیخصاحب تو خود اور اونکے والد ماجد (یعنی
مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب) اس بلا مین مبتلا تھے یہ نہ کہتے تو اور کیا کہتے پھر شیخصاحب
کہتے ہین کہ جب بیعت کی رسم خلیفون مین او ٹھگئی تو صوفیون نے فرصت کو غنیمت جانکر بیعت
مسنونہ جاری کی مین کہتا ہون کہ شیخصاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا
چاہیے تھا یہان شاہ عبد العزیز صاحب حاشیے پر لکھتے ہین کہ حضرات صوفیہ اس کام کے
جاری کرنے مین مصداق اس حدیث کے ہوے مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِي قَدْ اُمِيْتَتْ
بَعْدِي فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا یعنے جسنے رواج دیا میری سنت کو بعد
میرے کہ لوگون نے اوسکو چھوڑ دیا ہو پس اوسکو اون سبکا ثواب ملیگا جنھون نے اسپر
عمل کیا مین کہتا ہون کہ یہ لوگ اس حدیث کے مصداق نہین ہوئے بلکہ انھون نے تو بدعت
صریحہ یعنی خرقہ پوشی کو چھوڑ کر ایسا پیری مریدی کا طریقہ نکالا کہ مشتبہ بالسنت ہوا اور سنت
متروکہ ومنسوخہ بالاجماع کو جاری کرنے والے کے مصداق ہوئے فَنَدَبَّرْ لیکن شیخصاحب
اور اونکی اولاد تو اسمین متعدد رہین قول الجمیل مین کیا کچھ لکھا ہو جو دیکھنے سے معلوم ہوتا
ہو مثل مشہور ہو حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ تمام ہوئی عبارت قصوری کی

جوابات

قولہ یہ چارون مذہب بدعت ہین الخ حالانکہ یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی
موافق عمل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے حق ہین اور حقیقت دین اسلام کی انہین
چارون مین دائر و سائر ہی اور قیامت تک یہی قائم رہینگے اور کسی کے بدعت کہنے
سے نہ مٹین گے اور انہین جو بعض مسائل فرع کا اختلاف ہے یہ کسی طرح منافی حقیت کے
نہین بلکہ یہ اختلاف ایسا ہے جیسا صحابہ کرام مین بعض مسائل کا اختلاف ہوا کرتا تھا
اور باوجود اختلاف کے ایک دوسرے سے بغض و عداوت نہین رکھتے تھے اور مثل
خوارج اور روافض کے باہم سب و شتم نہین کرتے تھے صلحا اور ائمہ دین کی محبت جز و ایمان
ہے اور عداوت اونسے گمراہی کا نشان ہے یہ چارون مذہب انکے ساتھ اس اعتبار سے منسوب
ہین کہ انھون نے استنباط مسائل فرعیہ کے احکام حلال و حرام مین بڑی بڑی کوششین
اور محنتین کی ہین اور کتاب و سنت کے کلیات سے ان جزئیات امور دینیہ کے استخراج مین
نہایت مشقتین اوٹھائی ہین اور ہر ایک نے خالصا لوجہ اللہ کیسی کیسی تحقیق و تنقیح کی ہے اور کس درجہ
کی تلاش کامل اور تفحص بالغ سے دین محمدی کو رونق دی ہے اسیواسطے تقلید ان حضرات کی
مسائل فروع مجتہد فیہا اور احکام اجتہادیہ مین ہمپر ضروری ہوگئی کہ بغیر اسکے حفظ دین کی
کوئی صورت نہ تھی اور اصول مسائل منصوصہ کے تو دین محمدی مین ایک ہین تعصب اسمین کسیکو
نہ چاہیے صراط مستقیم مابین افراط و تفریط کے ہے اللّٰھُمَّ اھدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اور یہ ظاہر ہے
کہ غیر مقلدی اور لامذہبی اس زمانے مین بالکل تلہی فی الدین اور موافق خواہش نفس امارہ کی
موجب تخفیف مکلفین ہے کہ جب کسی امام کی تقلید نہین ہے تو پھر کیا پوچھنا کہ عمل بالمسائل المختلفہ
کا فتح باب ہوگیا جو جی مین آیا اور نفس کو بھایا اوسی پر عمل کیا کسی امر کی پابندی نہ رہی چلو فراغت
ہوئی تکلیف شرعی اوٹھگئی قید تقلید سے چھوٹ گئے آزادی ہاتھ لگی غرض کہ مقلد ہو کر حنفی
یا شافعی بنا اور خاص کسی امام کی ایمۂ اربعہ مین سے متابعت کرنا عین اتباع محمدی و مختیار

طریقۂ نبوی ہی ہے کہ اصل ان مذاہب اربعہ کی وہی قرآن وحدیث اور حکم خدا و رسول ہے اور درحقیقت
یہ ائمہ مجتہدین اور انکے مقلدین فقہا ہی کاملین اور محدثین محققین سب کے سب حافظان شریعت و پاسبانان
سنت ہیں اور انھیں کے ذریعے سے ہمکو سیدھی راہ دین اسلام کی معلوم ہوئی اور ہر چیز کی حلت
وحرمت مفہوم ہوئی انھوں نے فقہ وحدیث کو خوب چھانا اور اجتہاد کی کسوٹی پر دین کے
کھوٹے کھرے کو خوب پہچانا انھیں کے طفیل سے مسائل فقہیہ کی تفصیل معلوم ہوئی اور اونھیں کے
بیان سے صحت اور ضعف حدیث کا سمجھ میں آیا اور کتاب و سنت کے ناسخ و منسوخ کو پایا وہی لوگ
قرآن وحدیث کو خوب سمجھ گئے اور کلام شارع سے مسائل کے نکالنے میں کامل اور صاحب مذہب
ہو گئے وہی حدیث کے راوی اور ناقل ہیں اونھیں کی کتابوں سے آج تمام امت سند پکڑتی ہے
اور اونھیں کے اعتبار پر مدار کار ہے اگر وہ حنفی یا شافعی ہونے کے باعث معاذ اللہ گمراہ تھے
تو اونکی روایت کا کیا اعتبار رہا امام بغوی دارقطنی نووی ذہبی ابن حجر عسقلانی ابن عبد البر
طحاوی زیلعی ابن قیم جوزی حافظ سیوطی وغیرہم جو بڑے بڑے محدث اور فقیہ تھے اور صدہا
مثل انکے بلکہ روایت و درایت میں انسے بھی بڑھکر سب کے سب مذاہب ائمہ اربعہ کی طرف منسوب
ہوتے تھے اور اس امر کو بوجوہ مصالح دینی ضروری سمجھتے تھے اگر یہ سب لوگ امر مستحدث اور
بدعت کیطرف نسبت کرنے سے بدعتی اور گمراہ ٹھہریں تو بتلائیے پھر ہدایت والا کون ہے
کون رہبر ہو بھلا جب خضر بہکانے لگیں ۔ ہوں مسیحا دشمن جان پھر دوا کسکی کریں ۔ بس
بزرگان دین خصوصاً حضرات ائمہ مجتہدین کو اپنا پیشوا جانے اور حسن عقیدت سے اونکا اتباع کرے
اور اونکے طریقے کو عین طریق سنت سمجھے اور اگر کسی جزئی مسئلے میں کسی ظاہر حدیث سے اونکے قول کی
مخالفت پائی جاوے تو وہاں بلا تحقیق اور بغیر تفحص کتب مسائل کے بدظن ہو کر برا نکہے دیکھو
انھیں لوگوں کے حق میں سوء ظنی اور بدگوئی سے بچے کیواسطے حق تعالیٰ نے ہم لوگوں کو اسطرح
دعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل
فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم [illegible]

سمجھا ہون کو جو ہم سے سابق تھے ایمان مین اور نکر ہمارے دلون مین مومنون کی بابت کا لگاؤ اے رب ہمارے
بیشک تو ہی مہربان رحم والا انتہی بلکہ ہمپر ان حضرات مجتہدین کی شکر گذاری بموجب اس حدیث شریف کے
واجب ہے مَن لَّم یَشکُرِ النَّاسَ لَم یَشکُرِ اللہَ یعنی جو لوگون کا شکر گذار نہین وہ اللہ کا بھی شکر نہین کرتا
پس ہمپر انکے احسان کا کتنا بڑا حق شکر ہے کہ انھون نے ہماری ہدایت کیواسطے تنقیح مسائل دینیہ مین
کیسی کیسی کوششین کین کہ جنکی برکت تقلید سے ہزارون نے مرتبہ ولایت کو پایا اور لاکھون کروڑون
کو پابندی مذہب کے فیض تعلیم سے منزل قربت تک پونہچایا **قولہ** فقرا اور اہل اللہ کی تاثیر صحبت سے
عبادات مین کیفیت نورانی پیدا نہین ہوتی الخ اسمین تو قصوری صاحب کا انکار بدیہی ہے بیشک اہل اللہ
کی صحبت مین عبادت کی اور ہی لذت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہے اسواسطے کہ صحابہ کرام رض
آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی حضور وصحبت کے فیض وبرکت سے ایسی توجہ دلی واطمینان قلبی
کے ساتھ نماز مین مشغول ہوتے اور عبادت کرتے کہ دشمنون کے تیر بدن مین گھس جاتے اور فوج کفار سے
زخم پہ زخم کھاتے باینہمہ فرط حلاوت سے جبتک نماز سے فارغ ہوتے اپنی حالت کیطرف توجہ نکرتے
(یہ قصہ ابوداؤد مین موجود ہے) جسکا جی چاہے دیکھ لے مگر قصوری صاحب نے تو اسطرح کا خشوع وخضوع
وتبتل الی اللہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا یہی منشا انکار فیض صحبت کا ہے افسوس صد افسوس کہ
ایسا انکار بھی بیجا ہے کہ جس سے انکار کرامات اولیاء اللہ کا لازم آوے اب اس زمانے مین بھی
ہزارون نے صوفیہ کرام کی ایسی حالتین بچشم خود ملاحظہ کی ہین جنکو وہ لوگ جنکو اللہ تعالی چاہتا ہے اپنے نور
محبت سے منور کرتا ہے اور اونکے دل وجان کی روح پر تجلی خاص کا پرتو ڈالتا ہے چنانچہ اللہ تعالی مثال نور
کی بیان فرماتا ہے یَکَادُ زَیتُہَا یُضِیءُ وَلَو لَم تَمسَسہُ نَارٌ نُورٌ عَلَی نُورٍ یَہدِی اللہُ لِنُورِہِ
مَن یَّشَاءُ یعنی قریب ہے کہ تیل اوسکا خود ہی روشن ہوجاوے اگرچہ نہ چھووے اوسکو آگ نور ہے اوپر نور کے راہ بتائی
کرتا ہے اللہ اپنے نور سے جسکو چاہے انتہی اور نیکی صحبت کے برکات وفوائد احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت
ہین آنحضرت نے فرمایا مَثَلُ الجَلِیسِ الصَّالِحِ کَحَامِلِ المِسکِ اِمَّا اَن یُّحذِیَکَ وَاِمَّا اَن تَبتَاعَ
مِنہُ وَاِمَّا اَن تَجِدَ مِنہُ رِیحًا طَیِّبَۃً متفق علیہ یعنی صحبت نیک عمل کی مانند صحبت

مشکک وش کو بھی جو پاس انکے بیٹھے گا بے نصیب ہوگا یہ حدیث مروی ہے بخاری اور مسلم مین اور ایسا ہی دوسری
حدیث بھی صحیحین مین وارد ہے هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ یعنی ذاکرین خدا ایسے لوگ ہین کہ
کہ ہمنشین انکا فیض و برکت صحبت سے بے نصیب و محروم نہین رہتا اگر قصوری صاحب کو اسپر اطلاع ہوتی تو
ہرگز اس تاثیر صحبت بزرگان دین کا انکار نکر بیٹھتے ظاہر ہے کہ اہل غفلت مردہ دل کی نماز کو اہل اللہ زندہ دل
کی نماز کے ساتھ کچھ نسبت نہین جیسا کہ غافلون کے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ
هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ یعنی عذاب الٰہی سے خرابی اور تباہی ہے ان نمازیونکی جو اپنی نماز کی کیفیت
غافل ہین اور اہل اللہ کے حق مین ارشاد کرتا ہے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ
خَاشِعُونَ یعنی بیشک کامیاب ہوے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین انتہی لیس ان
دونون آیتونکے مفہوم کو بنظر تدبر دیکھنا چاہیے کہ حق تعالی نے غافلون کی نماز کو ویل و خرابی اور تباہی
کا سبب فرمایا اور خشوع کرنیوالونکی نماز کو فلاح اور کامیابی کا منشا ٹھیرایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ يُكْتَبْ لَهُ مِنْهَا إِلَّا نِصْفُهَا إِلَّا ثُلُثُهَا
حَتَّى قَالَ إِلَّا عُشْرُهَا یعنی خدا کا بندہ نماز پڑھکر فارغ ہوا اور اسکے نامہ اعمال مین نماز کا ثواب
کبھی آدھا لکھا جاتا ہے اور کبھی تہائی یہانتک فرمایا کبھی دسوان حصہ رواہ اصحاب السنن پس ظاہر
ہے کہ یہ کمی بیشی ثواب کی بعلت قلت و زیادت خشوع و حضوری نماز ہی کے ہے ورنہ بحسب ظاہر تو سب نمازی
برابر ہین ان نصوص پر اگر قصوری صاحب کو آگہی ہوتی تو بے سمجھے یہ اعتراض نکر بیٹھتے **قولہ اشغال**
پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل نہین الخ حال آنکہ یہ دعوی محض غلط ہے اکثر اشغال و اوراد صوفیہ کرام
کے اذکار قرآنیہ و ادعیہ نبویہ ہین اور مراقبات انکے بحکم نصوص ثابت ہین جنسے دل کو نورانیت اور حیات ابدی
حاصل ہوتی ہے اور رجوع الی اللہ و انابت و انقطاع و خشیت و تذلل پیدا ہوتا ہے مراقبہ معیت مراقبہ قربت
مراقبہ صمدیت اکثر آیات قرآنیہ سے ثابت ہے جیسے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ یعنی وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے
جہان کہین تم ہو اور آیت وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم انسان کی طرف اسکی
رگ جان سے زیادہ قریب ہین اور آیت قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ یعنی کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے

جب پہر وہابیں قصوری صاحب کا اشغال و اذکار صوفیہ کو بے اصل کہنا صرف منشا جہالت اور بے علمی کا
سبب ہی اسمین کوئی شک نہین کہ کوئی امر بدعی اور محدث کسی قوم مین مروج ہو شرعا کچھ قدر نہین
رکھتا اور عند اللہ ایک جو کی برابر نہین بلکہ موجب ضلالت اور خلاف شریعت ہی صوفیہ کا ایجاد ہویا
کسی اور کا احداث ہان البتہ بدعت حسنہ جو مؤید دین اور باعث عمل خیر اور ذریعہ وصول الی اللہ ہو
بشرطیکہ شریعت میں اوسکی ممانعت نہ آئی ہو اوسکا کرنے والا مثاب ہوگا اور اشغال و اذکار صوفیہ
کے جنسے انقطاع و تبتل و خشیت و تذلل و قناعت و توکل و انابت و استقلال و تقویٰ و تحلیہ روح
و تخلیہ دل و تزکیہ نفس وغیرہ من الکمالات الانسانیہ حاصل ہوتا ہی کتاب و سنت سے ثابت ہین اور
اصل اونکی شرع مین موجود ہی پس نبی ان سب امور معمولہ صوفیہ کا ہدایت و ارشاد ہی پہر ایسے امر
بدیہی الثبوت کا انکار خرط القتاد ہی **قولہ** اس بیعت کے انکار مین اکثر ایمۂ دین بہی کاتب الحروف
کے ساتھ ہین انتہی واہ اس جہوٹ کا کیا کہنا قصوری صاحب اکثر کو تو جانے دیں یہ دین مین سے
دو ایک کا ہی نام تبلا دین کہ کون اس انکار بدیہی مین اونکا شریک ہی ہرگز کوئی اونکا شریک نہین
فقط اس عبارت قول الجمیل کو دیکھکر فظن قوم انھا مقصورۃ علی قبول الخلافۃ
یہ دعوا کر بیٹھے اور فریب ہی عوام کیواسطے اپنی طرف سے قوم کے معنی قوم علماء مجتہدین لکھدیے
یہ کونسی دیانت ہی اگر منکر وہین سے کوئی عالم مشہور یا مجتہد ہوتا تو بالضرور کوئی نہ کوئی مفسرین یا
شارحین حدیث مین سے کسی آیت یا حدیث کی تحت مین اس اختلاف کا ذکر کر دیتا اور مخالف کا
نام لکھدیتے اور بالفرض کسی نے لکھا بہی تو وہ اون لوگو مین سے ہی جنکو فن حدیث سے کچھ واقفیت نہین
اور قصوری صاحب کی طرح فہم علم سے قاصر ہین اوس قوم بے علم مجہول الاسم نے تو سوای بیعت خلافت
کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے انکار کیا ہی اور قصوری صاحب اونکے قول کی یون تاویل کرتے ہین
کہ اونکا دعوی یہ ہی کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک
ہوگئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب لغو ہی کیونکہ خلاف مدعیکے ہی حالانکہ قصوری صاحب نے
نہ کوئی منکر دلیل تحریر کی اور نہ اونکا کوئی دعوی سنا ہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تو کسیکی بات

باطل دعوی سنکر فقط قوم لکھدیا اور خود ہی اس قول مردود کا رد کیا قصوری صاحب نے نہ اونکا
قول دیکھا نہ سنا یون ہی اپنی طرف سے ایک مطلب تراش کر شاہ صاحب کے ذمہ دستی لڑائی باندھی اور
اونکو الزام ملا یلزم دیا حالانکہ شاہ صاحب کی ظاہر عبارت سے یہی مستفاد ہوتا ہی کہ اس طرح لوگ اونکے کو جملہ
اقسام بیعت کے وجود سے انکار ہی اسیواسطے اوسکا رد کردیا اور نہین معلوم کہ قصوری صاحب کیا سمجھکر
شیخ کے جواب کو خلاف دعوی بتلاتے ہین اور چھوٹا منہ بڑی بات اونکی نسبت لفظ لغو لکھتے ہین
کہان قصوری ہیچ نہ آگاہ اور کہان حضرت شاہ ولی اللہ آیۃ من آیات اللہ مگر اس کہنے سے کیا
ہوتا ہی ؎ سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند ✽ طعن خفاش کجا رونق خورشید برد ✽ **قولہ** اہم
یہ اعتراض ہی کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیون نجاری کی الخ اصل جواب اسکا یہ ہی
کہ خلفا کے وقت مین بیعت متروک نہ تھی جاری تھی پھر جاری کرنا چہ معنی دارد کہ تحصیل حاصل و اعلام
معلوم تھا صحابۂ کرام نے اول ابو بکر صدیق بعد اونکے عمر فاروق بعد اونکے عثمان ذی النورین بعد اونکے
علی مرتضے رضوان اللہ علیہم کے ہاتھہ پر بیعت کی معاذ اللہ قصوری صاحبکو خلفاء راشدین کی خلافت
اور بیعت سے بھی انکار ہی دیکھو سب مفسرین اس آیۃ کریمہ کو انھین منکرین خلافت خلفاء اربعہ کے حق مین صادق
بتلاتے ہین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی جن لوگون نے انکار کیا
بعد اسکے سو وہ لوگ فاسق ہین انتہی اگر کوئی یہان لکھے کہ یہ بیعت قبول خلافت کی تھی یعنی عہد اسبات کا تھا
کہ ہم بغاوت نکرینگے اور گفتگو انکار کی تو بیعت توبہ مین ہی سو ہم اوسکے جواب مین روایات کتب حدیث
پیش کرتے ہین اہل انصاف کو معلوم ہو جائیگا کہ حق بجانب کسکے ہی چنانچہ صحیح بخاری مین وارد ہی
کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت خلیفہ سوم کے بمشورت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت عثمان
کو خلیفہ مقرر کردیا اور بیعت کے وقت یہ کہا اُبَايِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالْخَلِيْفَتَيْنِ
مِنْ بَعْدِهٖ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب خدا و سنت رسول اللہ و طریقہ شیخین پر اور مسند امام
احمد مین مروی ہی اُبَايِعُكَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَسِيْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ
یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب خدا و سنت رسول خدا و طریقہ ابو بکر و عمر کے انتہی پس جب

بیعت کا ان روایتوں میں ذکر ہی ظاہر ہو کہ وہ بیعت تقوی ہی ہو خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین
داخل ہین اب اگر کوئی یہ کہے کہ جو بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے تک کرتے رہے وہ
اسلام اور جہاد کی بیعت تھی اور جو بیعت توبہ تھی وہ بعد ہجرت کے ترک ہو گئی پس یہ بیعت جو مشائخ
صوفیہ مین مروج ہی سنت مستفیضہ نہین ہی سو یہ کہنا اوسکا جہل و نادانی پر محمول ہوگا اسواسطے
کہ اگر مطلق بیعت بھی لیجاوے تو وہ بیعت توبہ سے خارج نہوگی بیعت توبہ مین تو کل اقسام بیعت
داخل ہین بیعت توبہ کیا ہی (سب گناہون سے توبہ کرنا اور اوامر شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ کرنا ہی) اور یہی
بیعت اسلام بھی ہی کہ اوسمین شرک وکفر و دیگر گناہون سے تائب ہونا اور بجا آوری احکام شرعیہ کا
عہد کرنا ہوتا ہی اسیطرح بیعت جہاد بھی ہی کہ اوسمین ثبات وصبر و استقلال کا اقرار کرنا اور نافرمانی
رسول اللہ و نزاع با ہمی اور میدان جنگ مین بھاگ جانے سے بیزار ہونا ہو پس جب بیعت توبہ کا
ترک ثابت ہو جائیگا تو بیعت مطلقہ کا ترک بھی لازم آئیگا حالانکہ یہ مطلق بیعت بنص قرآنی اور
احادیث صحیحہ سے ثابت ہی پس تفرقہ کرنا صحیح نہین کہ بعض سنت ہی اور بعض بدعت جیسا کہ قصور فہما
سکے وجہ سے ثابت ہوتا ہی باطل ہو گیا بیعت اسلام بیعت توبہ بیعت تقوی سب ایک ہی چیز ہین
اور بیعت جہاد انکی ایک فرد ہی اور سوا ایسکے اور اقسام کی بیعتین بھی مسنون ہین اور ہر زمانے مین جاری
رہین جیسا صحیح بخاری مین ہی صفحہ ۵ ۱ بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ و صفحہ ۱۸۸ بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى
إِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ و صفحہ ۱۰۶۹ بَابُ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ اس باب مین بہت سی حدیثین ہین اور
قسم قسم کی بیعت کا اسمین ذکر ہی مثلاً سچ بولنا اور دینی معاملات مین کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا اور مسلمان
بھائیون کی خیر خواہ رہنا اور مطابق کلام اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفای راشدین کے عمل کرنا
اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک ایسے امور مین امام کے ساتھ بیعت کرنی سنت ہی اور
صفحہ ۱۸ جلد ثانی مصفی شرح موطا مین ہی بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَ تَرْكِ الْكَبَائِرِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ
مِنْ أَحْكَامِ الشَّرْعِ اور اس باب مین عورتون کی بیعت کا بھی ذکر ہی پس بیعت صرف خلافت کے ساتھ خاص
نہین ہو بلکہ عام ہی جیسا کہ مذکور ہو چکا اور یہ بیعت توبہ و استغفار کی جو حضرات صوفیہ مین معمول ہی اسکی

اوسی سنت نبوی سے ثابت ہوتی ہی اسیواسطے مسوی شرح موطا کے باب مذکور مین مسطور ہی وَفِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی
اَنَّ الْبَیْعَةَ غَیْرُ مَقْصُوْرَةٍ عَلٰی قَبُوْلِ الْخِلَافَةِ وَالَّذِیْ یَتَعَاهَدُهٗ مَشَایِخُ الصُّوْفِیَّةِ لَهٗ
وَجْهٌ یعنی اسمین دلیل ہی اسبات پر کہ بیعت صرف خلافت پر موقوف نہین ہی اور جو صوفیون مین بیعت کا رواج
ہی سو اوسکے لیے شریعت مین اصل و ماخذ ضرور ہی اور اس آیت شریفہ مین بھی بما عاہد سے تعمیم بیعت کی سمجھی جاتی
ہی اور ایفا عہد و پیمان کیواسطے جو وعدہ ترک معاصی و بجا آوری احکام شرعیہ کا ہو حقتعالی کیطرف سے وعدہ
عطاسی اجر عظیم ہی وہ آیت یہ ہی وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا یعنی
جس نے پورا کیا کام جسپر اوسنے اللہ تعالی سے عہد و پیمان کیا تھا پس عنقریب دیگا اوسکو اللہ تعالی بڑا ثواب
اور ظاہر ہی کہ بنا کا بنانہ بیعت کی نیابت پر ہی اپنے پیر سے معاہدہ کرنا گویا خدا و رسول سے معاہدہ کرنا
ہی اور علماء شریعت و ہادیان طریقت نائب رسول اللہ اور وارث انبیا ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بھی حقتعالی کیطرف سے نائب ہو کر بیعت لیتے تھے چنانچہ یہ آیہ کریمہ اسپر نص صریح ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ یعنی تحقیق جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین بیشک وہ بیعت
کرتے ہین اللہ سے ہاتھ اللہ کا اونکے ہاتھ پر ہی اور اگر صاحب قول الجمیل کا طرز اختیار کیا جاوے تو جواب یہ
کہ بعد خلفاء راشدین کے اکثر خلفا فاسق گذرے ہین اور جو پرہیزگار مشہور تھے اونسے بھی سنتون مین قصور
ہوتا تھا چنانچہ بعض خلفا وقت رکوع و سجود کے بعض تکبیرات نہ کہتے تھے اور بعض نماز کو اول وقت نہ پڑھتے
جبکہ خلفا سے سنتون مین ایسی سستی ہوئی تو کیا تعجب ہے اس سنت بیعت مین بھی سستی آگئی ہو اگر بالفرض
کسی نے غیر خلفاء راشدین مین سے کسی سنت مین سستی کی ہو تو کیا وہ سنت ہمارے واسطے سنت نہ ہوگی اور کیا
حضرت رسالت کا قول و فعل عمر بن عبد العزیز کی تصحیح کا محتاج ہی فَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَاَطِعْ نَبِیَّكَ

قولہ معلوم ہوتا ہی کہ شیخ کی زعم مین بیعت شیخ خلیفہ پر منحصر ہی ع مرا خوانند و خود بدام آمدی الخ افسوس کہ
شیخ نے تو اس اعتراض کو بخوبی رفع کر دیا ہی مگر قصوری صاحب کو بسبب قصور حافظہ کے کچھ یاد نہین رہتا شاہ صاحب
نے فرمایا ہی کہ بیعت سے فتنے کا خوف تھا شاید لوگ بیعت خلافت کا گمان کرتے تو خلیفہ وقت دشمن ہو جاتا
پس احتیاطا علمانے اسکو ترک کر دیا اب معترض صاحب کو چاہیے کہ آئندہ اس جواب کو یاد رکھین اور سمجھا کرین ع

مرا خواندی خود بدام آمدی کے یہ بیت پڑھا کرین ع شد غلامی کہ آب جو آرد ہ آب جو آمد و غلام ببرد ✦

قوله اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ جو روم و شام وغیرہ ملکونسے آکر مسلمان ہوتے تھے کیا انکو بھی حاجت نہ تھی الخ پہلے تو صحابہ کرام کا ترک نا سخ حدیث تبلایا تھا اب شام و روم کے نو مسلمونکا ترک بھی ناسخ ٹھہرایا نو مسلمونکے ترک کرنیسے سنت ترک ہو گئی **قوله** السلام علیک ترک کرنا چاہیے تھا الخ واہ کیا خوب جب اب آپ اس سے لازم آتا ہی کہ مثلاً جس سے ادای نماز تہجد مین غفلت ہو جاوے تو وہ اوقات پنجگانہ کی سنتین بھی چھوڑ دے افسوس کہ مثل مشہور بھی یاد نہی ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اسکے ترجمے مین یہ ہندی مثال کافی ہی سارا جاتا دیکھیے تو آدھا دیجیے بانٹ اگر یہی قاعدہ قصوری صاحب کا جاری ہو جاوے تو رفتہ رفتہ تکلیفات شرعیہ مین تخفیف کر کے سب مسلمان غیر مکلف ہو جاوین **قوله** برکت صحبت علامت سنت کی دلیل ہی نہ ترک سنت کی قصوری صاحب کو سمجھنا چاہیے کہ بیعت اون شغلوں مین سے نہین ہے جو روز مرہ کیا جاوے بلکہ اگر عمر بھر مین ایک ہی دفعہ کرلو تو بھی کفایت کرتی ہی صحابہ کبار کو برکت صحبت نبوی نصیب ہوئی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر کے فیضیاب ہو چکے تھے پھر انکو دوسرے سے بیعت کرنے کی کیا حاجت رہی ع سامنے سورج کے شمع کا جلانا ہی عبث ✦ **قوله** بلکہ اتنا ہی کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہ الی آخرہ اسی خوف (یعنی خوف تفرقہ و فتنہ و فساد) سے ترک ہوئین الا بیعت قبول خلافت الخ خدا کی قدرت قصوری صاحب سے حق بات نکلی یہ کرامت صاحب قول الجمیل کی ہی کیونکر نہو کہ وہ اسم با مسمی ولی اللہ ہین بیشک خوف فتنہ سے علمای امت نے بیعت کو ترک کر دیا تھا اور یہی شاہ صاحب نے فرمایا ہی اب ساری بحث معترض صاحب کی نبو ٹھہری آیندہ ہرگز بیعت کو بدعت نہ کہین ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✦ **قوله** صوفیون نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا الخ بقول بعض محدثین محققین کے ثابت ہی کہ خرقہ خیر القرون مین جاری ہوا اور جس امر کا خیر القرون مین رواج ہو علمای محققین کے نزدیک وہ داخل بدعت نہین ہوتا علامہ جلال الدین سیوطی نے اتحاف الفرقۃ بوصل الخرقہ مین اور ملا علی قاری نے موضوعات کبیر مین رواج خرقہ کو خیر القرون سے ثابت کیا ہی اور خیر القرون تبع تابعین تک کا وہ زمانہ ہی کہ جسکے خیر ہونیکی آنحضرت مخبر صادق نے شہادت دی ہی قصوری صاحب کو اس تحقیق سے خبر نہین ورنہ ایسی جرأت نکرتے پس خیر القرون کے لوگون کو

اہل بدعت ٹھہرانا اور اونکے رواج کو بدعت قرار دینا خوارج کا کام ہی اور اگر خیر القرون سے قطع نظر کرین
اور روایات مذکورہ کو صحیح نہ سمجھین جیسا کہ بعض محدثین کا قول ہی تاہم طائفہ صوفیہ رحمہم اللہ حدیث
ام خالد اور معاذ سے استنباط کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد کو نوئی عنایت فرمائی
اور معاذ کو جب یمن کیطرف روانہ کیا تو عمامہ پہنایا **قولہ** چاہیئے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے الخ اوسوقت تمام
دار الاسلام تو خلیفہ وقت کا قلمرو تھا اور جو مخالفون کے ملک تھے وہ دار الحرب تھے پس ایک سنت کیواسطے دار الاسلام
کو چھوڑکر دار الکفر مین جانا اور ہزارون قباحت اور سیکڑون معصیت کے ارتکاب کو کوئی مسلمان پسند
نکریگا کیا عجب کہ اوسوقت خدا نخواستہ قصوری صاحب ہوتے تو فتوا اسکا دیتے **قولہ** اگر ہجرت نہو سکتی
تو ہجرت کی استطاعت یا انتک نقیہ کرتے اور چھپ چھپ کر ایسے طریق سے سنت ادا کرتے جس سے وہم بدعت مفادات
کا نہ پڑتا الخ بھلا اگر کوئی کہے کہ وہ لوگ ضرور چھپکر بیعت کرتے تھے تو قصوری صاحب ہرگز اسکو جھٹلا نہین سکتے
پردے کی بات کو سوای عالم الغیب کے کون جانتا ہی ہان کسیکو غیب کا علم ہو تو البتہ وہ اثبات یا انکار کا دعوی
کرسکتا ہی ایسا تو سوای حق تعالی کے کوئی نہین معلوم ہوتا پس اسکا علم خدا ہی کو ہی چونکہ اس معاملہ مین جانکا
خوف تھا حتی الوسع لوگ چھپاتے تھے جب اوسوقت کے حاکمونکو خبر ہوئی تو آج ہزار سال کے بعد ہمکو کسطرح حال
اونکا معلوم ہوجاوے کہ وہ بیعت کرتے تھے یا نہین اگر ہم فرض کرین کہ اون لوگون نے خوف حکام وقت سے
بیعت کو چھوڑ دیا تھا تو بھی اونپر شرعا کچھہ الزام اور مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ یہ ترک سنت کا عذر سے ہوا
بلکہ تارک سنت غیر موکدہ کا بلا عذر بھی قابل الزام وملامت کے نہین ہو سکتا اور یہ جو تقیہ کا ارشاد ہوا ہے
اونکو ثابت کرنا چاہیے کہ بیعت واجب تھی اور وہ لوگ در پردہ بھی نکرتے تھے ورنہ لیس فلیس **قولہ**
کیا یہ بھی دوا ہی ہی کہ ایک دوا نہ ملے تو دوسری دوا قائم مقام اوسکے کردیں الخ واہ قصوری صاحب اتنا
بھی نہین جانتے کہ حکیم مطلق نے دین محمدی مین بہ نسبت اور دینون کے کسقدر سہولت رکھی ہے
اور آسانی کی ہی کہ ہر چیز کے بدلے دوسری چیز بتادی ہی مثلا اگر پانی نملے یا پانی موجود ہو مگر اوسکا
استعمال نکر سکے تو تیمم بتا دیا ہی اور قرآن جسیا نہ ہو تو صرف سبحان اللہ والحمد للہ کہنا نماز مین
[illegible]

تو فدیہ ادا کرے اور نماز کے وقت مسجد پاس نہو تو تمام زمین مسجد ہو اور بھی شریعت مین ایسی بہت صورتین
بدل کی ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ طب روحانی مین بہ نسبت طب یونانی کے زیادہ آسانی رکھی گئی ہی
حق تعالی فرماتا ہی وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ یعنی اللہ نے دین مین تم پر تنگی نہین کی جب تک
جسمانی مین اصلاح بدنی کیواسطے اطبانے بدل تجویز کیے ہین تو علاج روحانی کے لیے حکیم حقیقی واسطے رفع حرج کے
بدل کیون نہ مقرر فرمائیگا ہان دوا کے تبدل و تغیر مین بیمار کو کچھ اختیار نہین یہ حکیم کا کام ہی **قولہ** اور کسی
تواریخ سے بھی ثابت نہین کہ خلفانے کسی مشائخ کو بیعت کرنے سے منع کیا ہو الخ جبتک رسم بیعت خلیفونکے
جاری تھی اونکے خوف سے دوسرے کی ہاتھ پر بیعت نہین ہوتی تھی اور جب خلیفون نے رسم بیعت کو ترک کر دیا
اور بیعت اونکی رسم نرہی تو لوگونکو اس کام سے کیون منع کرتے پھر بھی جسکے ہاتھ پر بیعت جماعت کثیر کی
ہوتی تھی تو حکام اونسے بخوف فتنہ دشمنی رکھتے تھے قصوری صاحب تو بالکل تاریخ سے واقف نہین ابھی
ہندوستان مین یہ واقعہ گذرا ہی اور تاریخ سے بھی یہ امر پیدا ہی کہ حضرت شیخ نظام الدین معروف سلطان الاولیا
کی ہاتھ پر جب لاکھون مسلمانون نے بیعت کی اور اونکے معتقدین کی جماعت کثیر ہوئی تو بادشاہ وقت کے
دل مین خدشہ گذرا اور ایک مدت تک شیخ کا دشمن رہا **قولہ** شیخصاحب تو خود اور اونکو والد ماجد اس بلا مین
مبتلا تھے انتہی یہان قصوری صاحب کا قصور اور اونکی عقل کا فتور کس درجے بڑھا ہوا ہی دیکھنا چاہیے کہ ایسے بڑے
شیخ کامل اور حدیث و قرآن کے عامل کو گرفتار بلا کہدیا اور بیعت مسنونہ کو اپنے گمان فاسد اور طبع حاسد مین
بدعت مذمومہ قرار دیا اور اپنے رسالہ تحقیق الکلام مین کھانا رکھکر بسم اللہ کہنے والیکو کفر کا فتوا دیا ہی چنانچہ
لکھا ہی کہ اگر کوئی کسیکے آگے کھانا رکھکر بطور اجازت کے کہے بسم اللہ جیسا کہ عام رواج ہی کہ کہتے ہین بسم اللہ کیجیے
یہ کہنے والا کافر ہو جائیگا پس کوئی یہان قصوری صاحب سے پوچھے کہ بسم اللہ کہنے سے اور سنت پر عمل کرنے سے آدمی کافر
اور بدعتی ہو جاتا ہی اب ہدایت کس چیز مین باقی رہی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا **قولہ**
مین کہتا ہون شیخصاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحدث کہنا چاہیے تھا الخ حالانکہ عبارت شیخ کی یہ ہی
(بیعت مسنونہ جاری کی) اگر لفظ استحدث لکھتے تو یون عبارت ہو جاتی (بیعت مسنونہ استحدث کی) بھلا امر
مسنون بھی کبھی بدعت ہوتا ہی قصوری صاحب نرے بے تامل ہیں تحقیق بیعت مسنونہ کوئی چیز ایسے جوا سی مرکب بھی نہیں

جسمین تاویل کرکے قصور صاحب کی اصلاح بحال رکھی جاوے کہ کچھہ سنت ہی اور کچھہ بدعت مستحدثہ لیں ایک ہی چیز کو
سنت وبدعت کہنا عاقلونکا کام نہین **قولہ** سنت متروکہ اور منسوخہ باجماع کو جاری کرنیوالیکی مصداق
ہوسے الخ واہ قصور صاحب آپکے بھی نئے نئے اجتہاد ہوتے ہین اور عجیب عجیب رنگ برنگی خیالی بیچ بوتی ہین پہلے تو
فَظَنَّ بِأَنْ قَدُوم کی معنی (قوم علمای مجتہدین نے ظن کیا) لکھے پھر اسپر حاشیہ چڑھایا (اکثر امیدا سکا رجعت مین بر
ساتھ ہین) اور پھر یہان پونچکر جو طبیعت جولانی پر آئی تو لکھدیا (یعنی سنت منسوخہ باجماع) ایسی بیدلیل
دعوون سے آدمی دروغگو کہلاتا ہی اگر دعوی صحیح ہی تو کسی عالم معتبر کا قول نقل کرتے اجماع یا اکثر اماہونکا
اتفاق ثابت کرنا تو امر محال ہی کیسے اعتراضات لایعنی سے قصور صاحب کا مبلغ علم معلوم ہوگیا کہ تعصب
اور نافہمی مین کامل ہین اور بزرگان دین کو برا کہنے مین بیباک یہانتک بڑھکر لکھا ہی کہ شاہصاحب نے قول الجمیل کو
کفر وشرک سے بھر دیا ہی استغفر اللہ بالکل یہ اتہام بیجا اور گمان ناروا ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ وہ شخص ہی
کہ جنسے سب سے پہلے اتباع سنت اور توحید کا بیج ہندوستان مین بویا ہی اور آجتک ایسا شخص جامع علم ظاہر وباطن
کا سرزمین ہند مین پیدا نہین ہوا ہی کہ کسی نے مثل اونکے رد شرک و بدعت و احیای سنت مین کوشش نہین کی
شاہصاحب کا علم و فضل و تبحر ہمہ دانی و کمال اتباع سنت اونکی تصانیف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی خاصکر
حجۃ اللہ البالغہ و عقد الجید و انصاف و تفہیمات کے مطالعے سے یقین ہوتا ہی کہ یہ شخص اپنا نظیر نہین رکھتا تھا
تو کیا متقدمین بھی کوئی ایسا کم گذرا ہوگا اس زمانے کے سب علما اوسی خاندان کے خوشہ چین ہین انہین سے
فیضیاب ہے تو اور اونہین پر اعتراض بیجا کرنا کفران نعمت کی علامت ہی ہم سب مسلمانونکو چاہیے کہ ایسے مقتدا
دین سے الفت و محبت رکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ
مَنْ يُحِبُّكَ یعنی ای پروردگار تو ہمین اپنی اور اپنے دوستون کی محبت نصیب کر **قولہ** اس آیت سے
معلوم ہوا کہ کوئی سوا اللہ کے کسیکے دل مین توبہ القا نہین کرسکتا الخ حالانکہ مضمون اس آیت کا یہ ہی کہ جسکو
اللہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین بیشک یہ بات حق ہی کہ جسکی قسمت مین گمراہی لکھی گئی وہ کبھی ہدایت
نہ پایگا مگر اس آیت کا یہ مطلب نہین کہ انبیا و اصفیا و اولیا سے خلقت کو کچھہ ہدایت حاصل نہین ہوتی دیکھو
پروردگار فرماتا ہی وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ یعنی ای نبی تو ہدایت کرتا ہی سیدھی راہ کی طرف

اور فرمایا کِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یعنی یہ کتاب ہمنے تجھپر نازل کی ہی
تاکہ تو نکالے لوگونکو اندھیرون سے طرف روشنی کے اور فرمایا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنی ہر گروہ کیواسطے ایک ہنما ہی
اور فرمایا وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ يَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ یعنی ہماری مخلوقات مین سے ایسے لوگ ہین جو سچی راہ بتلاتی
ہین پس ان آیتون سے صاف پایا جاتا ہی کہ حضرت خاتم المرسلین ہمین سیدھی راہ دکھلانیکو آئی ہین اور موافق ہدایت
قرآن کے ظلمات سے طرف نور کے کھینچکر لاتے ہین اور ہر اُمت کیطرف رہنمائی کیواسطے رسول آتی رہے ہین اور
ہر وقت بندگان خدا سے ایسے لوگ موجود رہتے ہین جو گمراہونکو راہ حق تبلاوین ہدایت وضلالت تو تقدیر
الٰہی کے تابع ہی وہ چاہے تو ہدایت کرے نہ چاہے تو نکرے اسمین کسیکو انکار نہین فاعل حقیقی وہی ہی مگر انبیا
وکتب آسمانی واولیا وصلحا وعلما کو پروردگار نے اسباب ہدایت مقرر فرمایا ہی اگر انکو ہدایت خلق مین کچھ
دخل نہوتا تو پروردگار رسول نہ بھیجتا اور کتابین نازل نفرماتا اور امر بالمعروف کی تاکید نکرتا اب جو کوئی
فوائد تاثیر صحبت صلحا وعلما کا انکار کرے وہ معاذ اللہ تمام اسباب ہدایت کو لغو اور بیکار ٹھہراتا ہی **قولہ**
اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی بندہ کامل کو حکم نہین کہ کسیکو اپنا عبد یا مرید یا چیلہ کہے الخ شان نزول اس آیت کا
مفسرین یون لکھتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور آپنے تمام خلقت کو طرف توحید
اور اقرار رسالت کے بلایا تو یہودیون نے لوگون مین یہ بات مشہور کی کہ خدا کو ہم بھی مانتے ہین مگر یہ شخص
مدعی نبوت چاہتا ہی کہ مجھپر ایمان لاؤ یعنی مجکو اپنا معبود سمجھو غرض اس تہمت سے آنحضرت کو بدنام کرنا چاہا
تاکہ کوئی شخص آپکی بات نہ مانے اور آپکا دین اختیار نکرے اللہ جلشانہ نے یہ آیت نازل فرماکر اونکا فریب
کھولدیا اور ارشاد کیا کہ نبی شرک نہین تبلایا کرتے بلکہ ہمارا رسول یہ حکم کرتا ہی کہ تم خدا پرست بنو افسوس کہ یہان
مصنف صاحب بھی احبار کی پیروی کرتے ہین اور اہل اللہ پر تعلیم شرک وبدعت کی تہمتین لگاکر خلقت کو اونسے نفرت
دلاتے ہین عباد کے معنی اسجگہ عبادت کرنیوالے کے ہین اس لفظ سے پیر و مرید کہنے کی ممانعت استنباط کرنا
سراسر تحریف ہی پیر و مرید مین تو شاگرد اور اوستاد کی نسبت ہوتی ہی جس سے کوئی فن یا علم یا احکام دین اسلام
سیکھے اوسکو استاد اور شیخ کہتے ہین اور جو مرد کامل طریقہ حضور دائمی کا جسکو اصطلاح شرع مین احسان کہتے ہین بتلاوے
تو اوسکو مرشد اور پیر کہکر پکارتے ہین احسان کا درجہ سب علمون سے بڑھکر ہی اور جو لوگ اس منزلت عالی پر

پوجتے ہین وہی پیر و مرشد سمجھے جاتے ہین اگر کوئی کہے کہ یہ سب صوفیونکے ڈھکوسلے ہین اسلام کے سوا اور
کچھ نہین ہے تو ہم فصل اول کتاب الایمان مشکوۃ شریف مین بتا دیتے ہین کہ درجہ احسان کو اوسمین صاف صاف
ذکر کیا ہے تصوری صاحب کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ تعلیم مرتبہ احسان کو شرک و بدعت کہتے ہین اور
اوس کے حق مین جو طریقہ مسنونہ کے معلم ہین آیت لَوْ نُوا عِبَادًا لِّي مِنْ دُونِ اللّٰهِ پڑھتے ہین آیت
کو بیجا لگانے سے معلوم ہوا کہ تحریف جو عادت یہود و نصاریٰ کی ہے آپ مین بھی موجود ہے اور جو بعض لوگ اس زمانے کے
کہتے ہین کہ بیعت صاحبون کے ہاتھ پر بیشک سنت ہے مگر پیری مریدی بدعت ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جب بیعت صاحبون
کے ہاتھ پر سنت جانتے ہین تو پیری مریدی کیونکر بدعت ہوئی اسواسطے کہ وہ عبارت ہے بیعت کرنے اور طریقہ
احسان بتلانے سے اور یہ دونون باتین کتاب و سنت سے ثابت ہین بلکہ اسوقت مین پیری مریدی فقط بیعت
لینے یا بیعت کرنیکا نام ہے جسکے ہاتھ پر بیعت کیجاوے اوسکو پیر اور بیعت کرنیوالیکو مرید کہتے ہین پس عجب ہے
کہ بیعت تو سنت ٹھہرے اور عمل اوسپر بدعت ہوجاوے اور عامل اوسکا بدعتی کہلاوے جب معترضین اس
تقریر سے عاجز ہوجاتے ہین تو باتین بنلاتے ہین کہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ نام اونکا یعنی بیعت لینے والیکو پیر
کہنا اور بیعت کرنیوالے کو مرید کہنا بدعت ہے حالانکہ یہ قول بھی اونکا غلط ہے کیونکہ اسما امور عادیہ سے ہین
اور امور عادیہ مین بالاتفاق بدعت نہین ہوتی ورنہ غلام علی و احمد اللہ و عطاء اللہ وغیرہ نام رکھنا اور استاد
و شاگرد وغیرہ کہنا بھی بدعت ہوجائیگا کیونکہ یہ نام سلف سے منقول نہین اب تصوری صاحب اس الزام و تحقیق
یہ شعر ورد زبان رکھین تو زیبا ہے ؎ ہم الزام اونکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا **قولہ** قرآن ہی کی تعلیم
کرین اور اسی سے راہ دین کھاوین نہ بذریعہ کسی اور طریقہ محدثہ کے الخ یہ بات تو نہایت ٹھیک ہے مگر اوسکی
غرض باطل ہے کَلِمَةُ الْحَقِّ وَ اَرَادَ بِهَا بَاطِلًا یہ طریقہ بیعت مسنونہ کہ جسمین تعلیم احسان ہوتی ہے
اور جملہ معاصی سے توبہ کرائی جاتی ہے اور تعمیل احکام دینیہ پر عہد لیا جاتا ہے اور یہ طریقہ قرآن و حدیث و تعامل
صحابہ و تابعین سے ثابت ہے ہرگز طرق محدثہ مین داخل نہین ہوسکتا تفسیر و حدیث و فقہ و سلوک سب
موافق قرآن کے ہے انکے ذریعہ سے تعلیم و ہدایت کرنا عین مقصود تعلیم قرآن ہے نہ دیگر بقول شخصی سے
آنکھین جدا جدا ہین مگر نور ایک ہے **قولہ** شاید شیخ صاحب نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا الخ واہ تصوری صاحب

فہم نے جو بیان قصور کیا تو مطلب شیخ کے کلام کا نہ سمجھے ورنہ یہ کیا عذر ہی کہ شیخ نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا بھلا کوئی ایسی مصلحت بھی ہی جسکے سبب شرک اور بدعت کا رواج دینا جائز ہو جائے اور خرابی کا نام مصلحت رکھا جائے پس یہین سے معلوم ہوا کہ قصوری صاحب کے نزدیک مسائل دینیہ مین جھوٹ بولنا درست ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ جب ہی آپکا رسالہ بہتان اور جھوٹ کا پوٹ ہی **قولہ** اس بیان سے ثابت ہوا کہ راقم اس بات مین منفرد نہین بلکہ اور مجتہدین بھی میرے ساتھ ہین الخ قصوری صاحب کا تو یہ تکیہ کلام ہی اور جھوٹ بولنے کا التزام ہی اجماع امت اور اتفاق اکثر ائمہ کا ثبوت اس باب مین قیامت تک اونسے ممکن نہوگا اگر سچے ہون تو صرف ایک مجتہد یا کسی عالم معتبر کا ہی اپنے ساتھ ہونا بتلا دین اور اونکے قول کو لکھین ورنہ یہ دعوای بے دلیل قبول خرد نہین شاہ صاحب نے صرف اتنا لکھا ہی کہ ایک قوم نے بیعت کو خلافت پر منحصر سمجھا ہی مگر ساتھ ہی اوسکے یہ بھی فرما دیا ہی وھذا ظنٌ فاسدٌ منھم یعنی یہ گمان اونکا غلط ہی تس شاہ صاحب تو اس قول کو رد کر چکے ہین قصوری صاحب کے پاس اور کوئی سند نہین ہی عبارت جسکا قائل بھی مصنف کے نزدیک مجہول ہی بار بار نقل کرتے ہین فضول تکرار سے اپنی کتاب کو بھرتے ہین اگر کوئی مجتہد یا امام یا عالم معتبر بیعت کو قبول خلافت پر منحصر سمجھتا تو بالضرور مفسرین اور محدثین کسی کتاب مین اوسکا قول نقل کرتے اور نام بھی لکھتے صدہا کتابین موجود ہین کسی مین یہ مسئلہ پایا نہین جاتا پھر اس بنا الفاسد علی الفاسد پر قصوری صاحب کا یہ دعوی کہ (اسمین بڑا خلل اور اختلاف ہی اور باجماع امت بیعت منسوخ ہی اور اکثر ائمہ دین میرے ساتھ ہین اور راقم اس باب مین منفرد نہین) کسقدر راستی اور حق سے دور ہی اگر لوگ اب بھی قصوری صاحب کے تعصب و ناانصافی کو نہ سمجھین تو اونکا قصور ہی **قولہ** بہت علمائے متصوفہ کی طرق کا انکار کیا ہی الخ ہان البتہ انہین جو بعض جہلا کی طریقے بالکل خلاف شریعت اور بدعت ضلالت ہین علمائے محققین و مشائخ کاملین نے اونکا رد کر دیا ہی مگر کسی نے قصوری صاحب کیطرح بیعت توبہ و بیعت اسلام و بیعت اتباع سنت کا رد نہین کیا اس انکار حق صریح کا حصہ آپ ہی کو مبارک رہے باوجودیکہ ابن جوزی کو صوفیہ سے نہایت تعصب تھا اور باوجود اونہونے اکثر طرق متصوفہ کا رد لکھا ہی لیکن دربارہ بیعت کے کہین اونکی زبان قلم سے حرف انکار نہین نکلا اسی قصوری صاحب کس گنتی اور شمار مین ہین جو اسمین قلم اوٹھا وین اور امر حق کو

مشائخ دین کے باطل ست انچہ مدعی گوید والحق یعلو ولا یعلی **قولہ** اقم کہا ہی کہ نووی کے بیان سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ بیعت توبہ و استغفار کی اول امر مین تھی یعنی قبل ہجرت اور بعد ہجرت متروک ہوئی الخ نووی رحمۃ اللہ
علیہ نے جو فرمایا درست فرمایا مگر قصوری صاحب کا استنباط اوس سے محض غلط اور بہتان ہی اسواسطے کہ اونھون نے
یہ نہین فرمایا کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہوگئی تھی یہ قصوری صاحب کا الحاق ہی چنانچہ واسطے تسکین
ناظرین کے ہم بیان اون روایتون کو نقل کرتے ہین بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی ان لا نشرک باللہ شیئا ولا نزنی ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم اللہ الا
بالحق یعنی عبادہ بن صامت فرماتے ہین کہ ہمنے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسبات کی کہ کچھ
ہم شرک اور زنا اور چوری اور خون ناحق نکرینگے امام نووی بعد نقل اس روایت کی فرماتے ہین کہ معاملہ
قبل از ہجرت ہوا تھا مگر یہ نہین کہا کہ ہجرت کے بعد کبھی آنحضرت نے بیعت توبہ نہین لی اور وہ ایسی
بات کیون کہتے اسواسطے کہ صحیحین کی روایت سے خلاف اسکا ثابت ہوتا ہی مگر قصوری صاحب کی سمجھ
کے قربان جائیے کہ انھون نے اپنی کج فہمی سے ایک بے اصل بات امام نووی کے ذمہ لگادی بخاری
ومسلم مین وارد ہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وحولہ عصابۃ من اصحابہ
تعالوا بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم
ولا تاتوا ببہتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصونی فی معروف وفی روایۃ
البخاری والنسائی وقرأ آیۃ النساء فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب
من ذلک شیئا فعوقب بہ فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک فسترہ اللہ علیہ فامرہ
الی اللہ ان شاء عاقبہ وان شاء عفا عنہ قال فبایعناہ علی ذلک یعنی آنحضرت کی مجلس
مین صحابہ کبار حاضر تھے آپنے ارشاد کیا کہ آؤ مجھسے اسبات پر بیعت کرو کہ ہم شرک اور چوری اور زنا نکرینگے
اور اپنی اولاد کو نمارینگے اور کسی پر بہتان نکرینگے اور خلاف حکم نبی کے نچلینگے اور صحیح بخاری و نسائی
کی روایت مین ہی کہ آپنے یہ آیت بھی پڑھی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الآیۃ اور فرمایا جو شخص
اس وعدے کو پورا کریگا اللہ اوسکو اجر دیگا اور جو ان گناہون کا مرتکب ہوا اور سزا دیا گیا پس سزا اوسکی

کفارہ ہی اور جس گنہگار کی اللہ تعالی پردہ پوشی کرے اوسکا معاملہ خدا کی سپرد ہی خواہ عذاب کرے خواہ بخشے
راوی کہتا ہی پھر ہمنے اسبات پر آنحضرت سے بیعت کی انتہی پس لفظ عوقب سے اور آیہ اذا جاءک کے
پڑھنے سے صاف واضح ہو گیا کہ آنحضرت نے یہ بیعت بعد ہجرت کے کی تھی کیونکہ لفظ عقاب سے حدود شرعی
مراد ہین اور حکم حدود کا بعد ہجرت کے نازل ہوا تھا اور اسیطرح آیت مذکورہ بھی بعد زمانہ ہجرت کے نازل ہوئی
تھی پس یہ حدیث دو طرح سے ہمارے دعوی کے موافق شہادت دے رہی ہی قصوری صاحب نے الفاظ صریحہ کو
چھوڑکر اولٹا دعوی کر کے ناحق اوسکو امام نووی کیطرف منسوب کر دیا ؎ دیانت ہو تو ایسی ہو امانت
ہو تو ایسی ہو + **قولہ** اس حدیث سے تصدیق ہوتی ہی قول مسلم کی جو اونسے کہا ہی کہ یہ بیعت اول اسلام
مین تھی الخ قصوری صاحب تو بے سمجھے بوجھے آنکھین بند کر کے لکھے چلے جاتے ہین صحیح مسلم مین تو اسکا اشارہ
بھی نہین ہان نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا لکھا ہی کہ یہ بیعت لَیۡلَۃُ الۡعَقَبَۃ مین ہوئی تھی اسپر یہ حاشیہ
اپنی طرف سے چڑھایا (کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہوئی) اور پھر اس حاشیہ کو امام نووی کیطرف منسوب
کر دیا کیا قصوری صاحب مسلم اور نووی کو ایک سمجھتے ہین یا افترای محض کی عادت ہو گئی ہی اگر نووی
مسلم ایک ہین تو آپ کیون غیر ہو گئے ؎ بے بصیرت را نباشد فرق در سود و زیان + کور یک داند
عصای موسوی و مار را + **قولہ** پھر آپ نے بیعت مردون سے بھی ترک کر دی الخ حال آنکہ حدیث متفق علیہ
صحیحین کی جسکو ہم ابھی لکھ چکے ہین اس دعوای قصوری صاحب کے ابطال کیواسطے کافی ہی حاجت دوسرے
کی نہین **قولہ** بیعت توبہ و استغفار کی اول ہین تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی
سپر دال ہی آیت شریف یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الۡمُؤۡمِنَاتُ وجہ استدلال کی یہ ہی کہ اسکے پہلے
آنحضرت نے عورتون کی بیعت کبھی نہین کی الخ اس قول مین دو احتمال ہین یا مراد اس سے قصوری صاحب کی
یہ ہی کہ آنحضرت قبل از ہجرت عورتون سے بیعت نہین کرتے تھے صرف مردون سے بیعت اسلام و جہاد
و توبہ کرتے تھے حال آنکہ یہ محض غلط ہی کیونکہ ہجرت سے پہلے بیعت جہاد نہین تھی بلکہ حکم جہاد کا بعد ہجرت
کے نازل ہوا ہی یا یہ مراد ہی کہ قبل نزول آیت مذکورہ کے بیعت اسلام و توبہ و جہاد مردون سے کرتے تھے
اور عورتون سے نہین یہ صورت بھی غلط ہی کیونکہ قصوری صاحب کا قول ہی کہ بیعت توبہ بعد از ہجرت متروک ہوئی

حال آنکہ یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی اور صلح حدیبیہ کی چھٹے سال ہجرت مین ہوئی کما فی کتب السیر
پس بیعت بعد صلح حدیبیہ کے متروک ہوئی نہ بعد از ہجرت۔ یہ سب قصوری صاحب کے کلام کا تناقض او
کج سمجھی کا بیان ہی ورنہ درحقیقت بیعت نہ بعد از ہجرت متروک ہوئی اور نہ بعد از نزول آیت جیسا کہ
ہم اسکو مفصل اوپر لکھ چکے ہین اگر اب بھی قصوری صاحب نہ سمجھین تو سہ بدین عقل و دانش بباید
گریست ✤ **قولہ** اور کہین ثابت نہین کہ بعد از ہجرت یہ آیت پڑھکر کسی مرد سے بھی آنحضرت نے
بیعت کی ہو الخ بیان سے قصوری صاحب کی بےعلمی ظاہر ہو گئی حال آنکہ ہجرت کے بعد ایسے واقعات
بروایات صحیحہ ثابت ہین بخاری مسلم ترمذی نسائی وغیرہم عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہین
قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى اَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا
تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ یعنی عبادہ کہتے ہین کہ ہم لوگ حاضر
تھے تو آنحضرت نے فرمایا مجھسے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک اور چوری اور زنا نکرینگے اور آپ نے آیۃ النساء
اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ جو عورتون کی حق مین نازل ہوئی ہی پڑھی پس ہمنے ان امور پر آپ سے بیعت کی
اس حدیث مین دو تو بیعے شاہد ہین اور تفصیل اسکی ہم اوپر ذکر کر چکے ہین آدمی ان مسائل کو ادنی
توجہ سے نکال سکتا ہی اگر اوسکو علم حدیث کا اسقدر نہو کہ وہ کتب حدیث سے امور دینی نکال سکے تو علما
دریافت کر لے کہ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ یعنی پوچھ لینا بےعلمی کا علاج ہی اور جو بے علم ہو اور علما
نہ پوچھے تو مثل قصوری صاحب کے جہل مرکب کے مرض مین گرفتار ہو جائیگا اور بے سمجھے اعتراض کر
پشیمانی اوٹھائیگا سہ مدار دنکتہ گیری حاصلے غیر از پشیمانی ✤ **قولہ** ورنہ اس آیت کے نزول کی
کیا حاجت تھی آگے تو بیعت مروج تھی الخ نہین معلوم قصوری صاحب کو کیا ہو گیا کہ اب آیات
قرآنی کے شان نزول مین بھی اپنی رائے سے حکم لگانے لگے اور اس وعید سے بالکل بےخبر ہو گئے
کہ آنحضرت نے فرمایا مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص قرآن کو
معنی اپنی رائے سے بیان کرے سو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا لیوے بخاری مین یہ حدیث وارد
ہی جس سے سبب نزول آیت کا صاف معلوم ہوتا ہی کَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یاتیک منا احد وان کان علی دینک الا
رددتہ الینا فکاتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک فرد یومئذ ابا جندل
ولم یاتہ احد من الرجال الا ردہ وان کان مسلما وجاءت المؤمنات مہاجرات
وکانت ام کلثوم ممن خرج الی رسول اللہ فجاء اہلہا یسئلون النبی ان
یرجعہا الیہم فلم یرجعہا الیہم لما انزل اللہ فیہن اذا جاءک المؤمنات مہاجرات
فامتحنوھن وکان رسول اللہ یمتحنہن بہذہ الآیات یا ایہا الذین آمنوا
اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات الی غفور رحیم یعنی جو شرائط سہیل بن عمرو نے آنحضرت
سے منظور کرائے تھے اونمین سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو ہمارا آدمی تمہارے پاس آوے اگرچہ
وہ مسلمان ہوگیا ہو ہمارے حوالے کردینا آنحضرت نے یہ شرط منظور کرکے عہدنامہ لکھدیا اور اوسی
دن ابو جندل رضی اللہ عنہ کو جو آنحضرت کے ساتھ ہجرت کرنیکو تیار تھے آپ نے لوٹادیا اور جو شخص
کہ اگرچہ وہ مسلمان ہوکر آتا اوسکو بھی لوٹادیتے اور مسلمان عورتین گھر بار چھوڑکر آپکی جناب مین
حاضر ہوئین بی بی ام کلثوم انھین مین سے تھین اونکے رشتہ دارون نے آکر درخواست کی کہ
ام کلثوم ہمارے حوالے کیجاوے سو آپنے اونکو نہین پھیرا کیونکہ پروردگار نے یہ چند آیتین سورہ ممتحنہ
کی نازل فرمائین یا ایہا الذین آمنوا الخ یعنی ای ایمان والو جسوقت عورتین ایمان والی
ہجرت کرکے تمہارے پاس آوین تم اونکا امتحان کرو اور آپ ان آیتون سے اونکا امتحان کرتے تھے
ایام حدیبیہ مین جو عہد وپیمان ہوا تھا اوسمین یہ شرطین درج تھین اور اس شرط مین کہ جو ہمارا
آدمی تمہارے پاس جاوے اوسکو واپس کردینا عورتین بھی داخل تھین جب پروردگار کو اونکا
پھیرنا منظور نہوا تو یہ آیتین نازل کرکے کفار کے عہد کو توڑدیا۔ دیکھو اس حدیث مین ان آیتون کے
نازل ہونیکا سبب کس تصریح سے مذکور ہے قصور صاحب نے اس ظاہر روایت سے عدول
کرکے اپنی رائے سے ایسی توجیہین تراشین اور باتین بنائین کہ جس سے علما کے نزدیک اونکی
لیاقت علمی کچھ باقی نرہی سو پہلے ہی دنیا کی بھی قدر ومنزلت بمضمون [illegible] رہی ہی

قولہ مومنات کی لفظ سے مومن مرد نکل گئے الخ ہم پہلے ہی اسکو بروایت صحیحین ثابت کر
چکے ہین کہ آنحضرت نے مردون سے بیعت لی اور آیۃ النساء کہ جسکو قصوری صاحب نے عورتون کے ساتھ خاص
کیا ہی پڑھی اور بھی نسائی مین ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنِیْ
عَلٰی مَا بَایَعَ عَلَیْہِ النِّسَاءُ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی آنحضرت نے
صحابہ سے فرمایا کیا تم مجھسے بیعت نہین کرتے ہو اوس عہد پر جسپر عورتون نے بیعت کی ہی عرض کی
ہمنے ہان یا رسول اللہ پس ہمنے اوس عہد پر بیعت کی۔ ہر چند کہ آیت مذکورہ مین خاصکر عورتون
کا ذکر اور اونھین سے خطاب ہی لیکن آنحضرت نے مردون کے حق مین یہ آیت پڑھکر سبکو اس حکم مین شامل
کر دیا حالانکہ آنحضرت مومنین اور مومنات مین فرق کر سکتے تھے یہان قصوری صاحب ایسے
بہتے کہ توضیح نبوی کے بھی مخالف ہو گئے ؎ مرا با ور نمی آید ز روی اعتقاد * انچنین بد کر
دین پیمبر داشتن * **قولہ** اور شرط اِذَا جَاءَکَ سے یہ نکلا کہ جب آنحضرت کے پاس آوے اپنی
خواہش سے تو اوس سے بیعت توبہ کی لین نہ بلا بلا کر تحریص کر کے بیعت کرین الخ لفظ بایعونی
صیغہ امر یعنی مجھسے بیعت کرو صحیح روایت مین وارد ہی پھر با اینہمہ تحریص نبوی کے قصوری صاحب کا
یہ کہنا کہ نہ بلا بلا کر تحریص کر کے بیعت لین کسقدر جہالت ہی اور نیز صحیحین مین بروایت ابن عباس
وارد ہی کہ آنحضرت عورتون کے پاس تشریف لیگئے اور آیۃ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ
عَلٰی اَنْ لَا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ اخیر تک پڑھکر سنائی اور فرمایا کہ تم بھی اس عہد پر بیعت کرو کسی ایک
نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ پس اس سے بڑھکر کیا ترغیب ہوگی کہ آنحضرت خود تشریف لیجا کر
بیعت کی درخواست کی اور نسائی کی روایت مین تو تصریح ہی کہ آنحضرت نے مردون کو ارشاد کیا
کہ تم مجھسے اسطرح بیعت نہین کرتے ہو جیسی عورتون نے کی ہی اور بخاری مین سلمہ بن الاکوع سے
روایت ہی قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰی ظِلِّ شَجَرَۃٍ فَلَمَّا
خَفَّ النَّاسُ قَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ اَلَا تُبَایِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَایَعْتُ قَالَ وَاَیْضًا قَالَ [illegible]
[illegible]

بس جب مجلس خلافت مین آدمی کم ہو گئے تو فرمایا اے بیٹے اکوع کے کیا تو ہم سے بیعت نہین کرتا
سلمہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ مین بیعت کر چکا ہون فرمایا اور دوبارہ بھی سلمہ کہتے ہین بس
مین نے دوبارہ بیعت کی مقام غور ہے کہ جب آنحضرت کو ایک شخص پر ترک بیعت کا گمان ہوا تو آپ نے
اسکو بھی بیعت کی رغبت دلائی پس قصوری صاحب اگر منصف ہین تو اپنی کج بحثی سے باز آئینگے
اور اس جواب سے دل مین شرمائینگے ورنہ سمجھ لین کہ جہل مرکب کا مرض علاج پذیر نہین ؎ رہا ٹیڑھا
مثال نیش کژدم ✤ کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا ✤ **قولہ** اور کاف خطاب سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے الخ سبحان اللہ کیا اعتراض ہے کہ بار بار اسی کی رٹ چلی جاتی
ہے مکرر سہ کرر آموختہ پڑھنے سے شرم بھی نہین آتی ہے تو ہم بھی قصوری صاحب کی یاد دہی کیواسطے
پھر دوبارہ لکھے دیتے ہین کہ صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر
بیعت کی اور بیعت کرتے وقت یہ بھی کہا کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر آپ سے بیعت کرتے
ہین دیکھو صحیح بخاری اور مسند امام احمد بن حنبل مین قصہ بیعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا موجود
ہے اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ بروز فتح مکہ کوہ صفا پر آنحضرت مردون سے بیعت لیتے
تھے كما اخرجه ابن ابي حاتم عن مقاتل قال نزلت هذه الآية يوم الفتح فبايع رسول
اللہ صلى اللہ عليه وسلم الرجال على الصفا وعمر يبايع النساء تحتها عن رسول اللہ
صلى اللہ عليه وسلم واخرج نحوه ابن جرير وابن مردويه عن ابن عباس اور
ابوداود اور بیہقی اور طبرانی اور ابویعلی وغیرہم راوی ہین ام عطیہ سے کہ جب حضرت رسالت پناہ
مدینہ مین تشریف فرما ہوے انصار کی عورتون کو ایک مکان مین جمع ہونیکا حکم دیا اور حضرت
عمر کو اپنی جگہ بیعت لینے کیواسطے بھیجا چنانچہ در منثور مین حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
لکھے ہین واخرج ابن سعد وعبد بن حميد وابو داود وابو يعلى والطبراني
وابن مردويه والبيهقي عن ام عطية قالت لما قدم رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم
المدينة جمع نساء الانصار في بيت فارسل اليهن عمر بن الخطاب فقام على الباب

وسلم فقال انا رسول رسول اللہ الیکن نبایعن علی ان لا تشرکن باللہ شیئا ولا تسرقن ولا تزنین قلنا نعم فمد یدہ من خارج البیت ومددنا ایدینا من داخل البیت

یعنی ام عطیہ نے فرمایا کہ جسوقت آنحضرت مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے آپ نے انصار کی عورتونکو حکم دیا کہ ایک جگہ جمع ہوجاوین اور عمر فاروق کو عورتون کی طرف بھیجا سو حضرت عمر دروازے پر کھڑے ہوے اور سلام کیا اور کہا کہ مین حسب الحکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمھارے پاس آیا ہون کیا تم بیعت کرتی ہو اس بات پر جو کبھی شرک اور چوری اور زنا نکروگی ہمنے کہا ہان پس عمر فاروق نے باہر سے دروازے کے اندر ہاتھ بڑھایا اور ہمنے بھی گھر کے اندر سے اونکی طرف ہاتھ پھیلائے اب قصوری صاحب خود انصاف کرین کہ اگر کاف خطاب سے خصوصیت آنحضرت کی مراد ہوتی تو آپ عمر فاروق کو ہرگز نائب کرکے نہ بھیجتے اور صحابہ کبار خلفاے راشدین سے بیعت کرنیکو جائز نہ سمجھتے پس ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ بیعت توبہ اور بیعت خلافت کوئی بھی خاصہ آنحضرت کا نہین ہان البتہ قصوری صاحب کا یہ خاصہ ہی کہ آپ تنہا جمہور علماے محققین سے علیحدہ ہوکر بیعت توبہ کے منکر ہو بیٹھے عقل و دانش کھو بیٹھے۔

قصور اسمین قصوری کی سمجھ کا خاصہ نکلا	بیچ	کہ منکر ہو گیا وہ بیعت مسنون توبہ کا

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ علی نوالہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اما بعد یہ کتاب ہدایت نصاب القول الجمیل مع ترجمہ موسومہ بہ شفاء العلیل باضافہ فوائد وضمیمہ رسالہ ہدایۃ السبیل مطبع نظامی واقع کانپور مین ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۱ہجریہ کو باہتمام بندہ امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمن سے مطبوع وہدایت تمامی اہل اسلام اور فائدہ بخش خاص وعام ہوئی

وجہ مہر و دستخط
واسطے سند اسبات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کانپور کی ہی مہر و دستخط مہتمم کے خاتمہ پر ثبت کیے گئے

محمد روشن خان حنفی ۱۲۸۱
محمد عبد الرحمن بن حاجی